تحقیق و تدوین دیوان مسعود بک

مع مقدمہ و حواشی

مقالہ

برائے پی۔ ایچ۔ ڈی۔

پیش کردہ :

محمد طارق

ریسرچ اسکالر

زیر نگرانی:

ڈاکٹر محمد اصغر

ریڈر

شعبۂ فارسی

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

۲۰۰۸ء

پیش لفظ

زیرنظر مقالے کا عنوان ''تحقیق وتدوین دیوان مسعود بک مع مقدمہ وحواشی'' ہے۔اس میں شاعر مسعود بک کے دیوان کا تعارف اور کلام کے ساتھ ساتھ کچھ معلومات بھی فراہم کی گئی ہیں۔شاعر کے حالات زندگی پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔مسعود بک کے ہمعصر تذکرہ نگار خاموش ہیں۔بعد کے چند تذکروں میں ان کا مختصر ذکر ملتا ہے۔لہٰذا کافی تحقیق اور کاوشوں کے بعد جو کچھ بھی معلومات حاصل ہوسکی ہیں ان کو درج کر دیا گیا ہے۔

مسعود بک کے حالات کو جاننے کے لئے ان کے کلام سے بھی مدد لی گئی ہے۔مسعود بک وحدۃ الوجود کے فلسفے پر یقین رکھتے تھے۔اس فلسفے کے ماننے والے کچھ ایسے صوفیا بھی گزرے ہیں جنھوں نے خلاف شرع باتیں کیں جنکی اشاعت امت کے لئے گمراہی کا سبب بن سکتی تھیں اور جن سے فتنہ انگیزی کا ڈر تھا۔اسی لئے علماء اور حکمران دونوں طبقے ایسے صوفیا کے خلاف رہے ہیں،انکی زبان بند کرنے کے لئے ان پر سختی بھی کی ہے اور سخت سزائیں بھی دی ہیں حتیٰ کہ موت کی سزا بھی دی۔ایسے ہی صوفیوں میں ایک منصور حلاج ہیں۔

منصور حلاج نے جب تصوف میں مستغرق ہوکر ''انا الحق'' کا نعرہ لگایا تو انکو تختۂ دار پر چڑھا دیا گیا۔

مسعود بک بھی ایک ایسے ہی صوفی تھے اور ان کو بھی موت کی سزا دی گئی۔تفصیل کے لئے دیکھئے مقدمہ کا صفحہ نمبر ۴۔

مسعود بک نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی اسکا ذکر بھی کسی تذکرے میں نہیں ہے بلکہ اپنی غزل کے ایک شعر میں انھوں نے خود یہ بات کہی ہے۔دیکھئے مقدمہ کا صفحہ نمبر ۲۔

مسعود بک چونکہ معتوب تھے،شاید اسی لئے ہمعصر تذکرہ نگار علما اور حکمران طبقے سے خوف کے باعث ان کے بارے میں لکھنے سے اجتناب کرتے تھے یا پھر وہ بھی ان سے متنفر تھے۔

بہرحال اس مقالے میں مسعود بک کے حالات زندگی پر روشنی ڈالنے کی پوری کوشش کی گئی ہے اور جو بھی معلومات مل سکیں انکے سہارے لکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

میں اپنے سپروائزر ڈاکٹر محمد اصغر صاحب کا شکر گزار ہوں جنکی کاوشوں سے یہ مقالہ جمع کرنے کے لائق ہوا۔ خاص کر اپنے سابق سپروائزر رخصت یافتہ پروفیسر سید محمد طارق حسن صاحب کا بھی بہت ممنون ہوں۔ ان دونوں حضرات کی نگرانی میں یہ مقالہ پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

میں استاد پروفیسر اور صدر شعبہ محترمہ ماریہ بلقیس صاحبہ کا بھی ممنون ہوں جنکی شفقت، محبت اور مشوروں سے میں مستفید ہوتا رہا ہوں۔

میں سیمینار لائبریرین شمشاد صاحب کا بھی شکر گزار ہوں جو ضرورت پر مجھے کتابیں مہیا کراتے رہے ہیں۔

المحقق

محمد طارق

ریسرچ اسکالر (شعبۂ فارسی)

مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

فہرست مندرجات

مندرجات	صفحہ نمبر
مقدمہ	۱
حمد بہ توحید خدائی	۱۰
نعت اوّل	۱۲
مناجاتِ سحر گہ	۱۳
شعر رابع بہ دلم ممتد واحوال دلست	۱۵
مناجات خصوصاً ز پی خاصان	۱۶
نعت محمد حبیب اللہ	۱۹
شعر کلام قدسی	۲۰
شعر بہ مدح رکن الدین	۲۳
شعر اسرار خفیات	۲۴
مدح شیخ	۲۶
مدح خلفِ شیخ	۲۷
شعر بہ صفت اہل صفا	۲۸
شعر کلام کہ بیرون است ز عقل	۲۹
شعر بہ مدح کلہ اہل صفا	۳۰
نظم بیان شجر موسیٰ	۳۲
شعر وعظ	۳۳
نظم تعارف	۳۵
ابواب	
باب اوّل ردیف ''ا''	۳۵
غزل نمبر ۱	۳۵
غزل نمبر ۲ درصفت نور رسول اللہ	۳۶

غزل نمبر۳، در طلب پیر	۳۷
غزل نمبر۴	۳۸
غزل نمبر۵	۳۹
غزل نمبر۶	۳۹
غزل نمبر۷	۴۰
غزل نمبر۸	۴۱
غزل نمبر۹	۴۲
غزل نمبر۱۰	۴۲
غزل نمبر۱۱	۴۳
غزل نمبر۱۲	۴۳
غزل نمبر۱۳	۴۴
غزل نمبر۱۴	۴۴
بابِ ثانی ردیف ''ب''	
غزل نمبر۱۵	۴۵
غزل نمبر۱۶	۴۵
غزل نمبر۱۷	۴۶
غزل نمبر۱۸	۴۶
غزل نمبر۱۹	۴۷
بابِ ثالث ردیف ''تا''	
غزل نمبر۲۰	۴۸
غزل نمبر۲۱	۴۸
غزل نمبر۲۲	۴۹
غزل نمبر۲۳	۴۹
غزل نمبر۲۴	۵۰
غزل نمبر۲۵	۵۱

غزل نمبر ۲۶	۵۱
غزل نمبر ۲۷	۵۲
غزل نمبر ۲۸	۵۲
غزل نمبر ۲۹	۵۳
غزل نمبر ۳۰	۵۳
غزل نمبر ۳۱	۵۴
غزل نمبر ۳۲	۵۴
غزل نمبر ۳۳	۵۵
غزل نمبر ۳۴	۵۵
غزل نمبر ۳۵	۵۶
غزل نمبر ۳۶	۵۶
غزل نمبر ۳۷	۵۷
غزل نمبر ۳۸	۵۷
غزل نمبر ۳۹	۵۸
غزل نمبر ۴۰	۵۸
غزل نمبر ۴۱	۵۹
غزل نمبر ۴۲	۵۹
غزل نمبر ۴۳	۶۰
غزل نمبر ۴۴	۶۰
غزل نمبر ۴۵	۶۱
غزل نمبر ۴۶	۶۲
غزل نمبر ۴۷	۶۲
غزل نمبر ۴۸	۶۳
غزل نمبر ۴۹	۶۳

غزل نمبر ۵۰	۶۴
غزل نمبر ۵۱	۶۴
غزل نمبر ۵۲	۶۵
غزل نمبر ۵۳	۶۵
غزل نمبر ۵۴	۶۶
غزل نمبر ۵۵	۶۶
غزل نمبر ۵۶	۶۷
غزل نمبر ۵۷	۶۸
غزل نمبر ۵۸	۶۸
ردیف ''ث''	
غزل نمبر ۵۹	۶۸
غزل نمبر ۶۰	۶۹
ردیف ''ج'' باب موجود نیست	
غزل نمبر ۶۱	۶۹
غزل نمبر ۶۲	۷۰
ردیف ''ح'' باب موجود نیست	
غزل نمبر ۶۳	۷۱
غزل نمبر ۶۴	۷۱
ردیف ''خ'' باب موجود نیست	
غزل نمبر ۶۵	۷۲
غزل نمبر ۶۶	۷۲
غزل نمبر ۶۷	۷۳
ردیف ''د'' باب موجود نیست	
غزل نمبر ۶۸	۷۳
غزل نمبر ۶۹	۷۴
غزل نمبر ۷۰	۷۴

غزل نمبر۷۱	۷۵
غزل نمبر۷۲	۷۵
غزل نمبر۷۳	۷۶
غزل نمبر۷۴	۷۶
غزل نمبر۷۵	۷۷
غزل نمبر۷۶	۷۷
غزل نمبر۷۷	۷۸
غزل نمبر۷۸	۷۸
غزل نمبر۷۹	۷۹
غزل نمبر۸۰	۷۹
غزل نمبر۸۱	۸۰
غزل نمبر۸۲	۸۰
غزل نمبر۸۳	۸۱
غزل نمبر۸۴	۸۱
غزل نمبر۸۵	۸۲
غزل نمبر۸۶	۸۲
غزل نمبر۸۷	۸۳
غزل نمبر۸۸	۸۳
غزل نمبر۸۹	۸۴
غزل نمبر۹۰	۸۵
غزل نمبر۹۱	۸۶
غزل نمبر۹۲	۸۶
غزل نمبر۹۳	۸۷
غزل نمبر۹۴	۸۷

غزل نمبر ۹۵	۸۸
غزل نمبر ۹۶	۸۸
غزل نمبر ۹۷	۸۹
غزل نمبر ۹۸	۸۹
غزل نمبر ۹۹	۹۰
غزل نمبر ۱۰۰	۹۰
غزل نمبر ۱۰۱	۹۱
غزل نمبر ۱۰۲	۹۱
غزل نمبر ۱۰۳	۹۲
غزل نمبر ۱۰۴	۹۲
غزل نمبر ۱۰۵	۹۳
غزل نمبر ۱۰۶	۹۳
غزل نمبر ۱۰۷	۹۴
غزل نمبر ۱۰۸	۹۴
غزل نمبر ۱۰۹	۹۵
غزل نمبر ۱۱۰	۹۵
غزل نمبر ۱۱۱	۹۶
غزل نمبر ۱۱۲	۹۶
غزل نمبر ۱۱۳	۹۷
غزل نمبر ۱۱۴	۹۷
غزل نمبر ۱۱۵	۹۸
غزل نمبر ۱۱۶	۹۸
غزل نمبر ۱۱۷	۹۹
غزل نمبر ۱۱۸	۹۹

غزل نمبر ۱۱۹	۱۰۰
غزل نمبر ۱۲۰	۱۰۰
غزل نمبر ۱۲۱	۱۰۱
باب تاسع ردیف ''ذ''	
غزل نمبر ۱۲۲	۱۰۱
غزل نمبر ۱۲۳	۱۰۲
باب عاشر ردیف ''ر''	
غزل نمبر ۱۲۴	۱۰۲
غزل نمبر ۱۲۵	۱۰۳
غزل نمبر ۱۲۶	۱۰۳
غزل نمبر ۱۲۷	۱۰۴
غزل نمبر ۱۲۸	۱۰۵
باب احدیٰ عشر ردیف ''ز''	
غزل نمبر ۱۲۹	۱۰۵
غزل نمبر ۱۳۰	۱۰۶
غزل نمبر ۱۳۱	۱۰۶
غزل نمبر ۱۳۲	۱۰۷
غزل نمبر ۱۳۳	۱۰۷
غزل نمبر ۱۳۴	۱۰۸
باب ثالث عشر ردیف ''ش''	
غزل نمبر ۱۳۵	۱۰۸
غزل نمبر ۱۳۶	۱۰۹
غزل نمبر ۱۳۷	۱۰۹

باب رابع عشر ردیف ''ص''

غزل نمبر ۱۳۸	۱۱۰
غزل نمبر ۱۳۹	۱۱۱
غزل نمبر ۱۴۰	۱۱۱

باب خامس عشر ردیف ''ض''

غزل نمبر ۱۴۱	۱۱۲
غزل نمبر ۱۴۲	۱۱۲

باب سادس عشر ردیف ''طا''

غزل نمبر ۱۴۳	۱۱۳
غزل نمبر ۱۴۴	۱۱۳

باب سابع عشر ردیف ''ظا''

غزل نمبر ۱۴۵	۱۱۴

باب ثامن عشر ردیف ''ع''

غزل نمبر ۱۴۶	۱۱۴
غزل نمبر ۱۴۷	۱۱۵

باب تاسع عشر ردیف ''غ''

غزل نمبر ۱۴۸	۱۱۵
غزل نمبر ۱۴۹	۱۱۶

باب عشرین ردیف ''فا''

غزل نمبر ۱۵۰	۱۱۶
غزل نمبر ۱۵۱	۱۱۷
غزل نمبر ۱۵۲	۱۱۷

باب احدیٰ عشرین ردیف ''ق''

غزل نمبر ۱۵۳	۱۱۸

غزل نمبر ۱۵۴	۱۱۸
غزل نمبر ۱۵۵	۱۱۹
غزل نمبر ۱۵۶	۱۱۹
باب اثنی عشرین ردیف ''ک''	
غزل نمبر ۱۵۷	۱۲۰
غزل نمبر ۱۵۸	۱۲۰
غزل نمبر ۱۵۹	۱۲۱
باب ثالث عشرین ردیف ''ل''	
غزل نمبر ۱۶۰	۱۲۱
غزل نمبر ۱۶۱	۱۲۲
غزل نمبر ۱۶۲	۱۲۳
غزل نمبر ۱۶۳	۱۲۳
غزل نمبر ۱۶۴	۱۲۴
باب رابع عشرین ردیف ''م''	
غزل نمبر ۱۶۵	۱۲۴
غزل نمبر ۱۶۶	۱۲۵
غزل نمبر ۱۶۷	۱۲۵
غزل نمبر ۱۶۸	۱۲۶
غزل نمبر ۱۶۹	۱۲۷
غزل نمبر ۱۷۰	۱۲۸
غزل نمبر ۱۷۱	۱۲۸
غزل نمبر ۱۷۲	۱۲۹
غزل نمبر ۱۷۳	۱۲۹
غزل نمبر ۱۷۴	۱۳۰

غزل نمبر ۱۷۵	۱۳۰
غزل نمبر ۱۷۶	۱۳۱
غزل نمبر ۱۷۷	۱۳۱
غزل نمبر ۱۷۸	۱۳۲
غزل نمبر ۱۷۹	۱۳۲
غزل نمبر ۱۸۰	۱۳۳
غزل نمبر ۱۸۱	۱۳۳
غزل نمبر ۱۸۲	۱۳۴
غزل نمبر ۱۸۳	۱۳۴
غزل نمبر ۱۸۴	۱۳۵
غزل نمبر ۱۸۵	۱۳۶
غزل نمبر ۱۸۶	۱۳۶
غزل نمبر ۱۸۷	۱۳۷
غزل نمبر ۱۸۸	۱۳۷
غزل نمبر ۱۸۹	۱۳۸
غزل نمبر ۱۹۰	۱۳۸
غزل نمبر ۱۹۱	۱۳۹
غزل نمبر ۱۹۲	۱۳۹
غزل نمبر ۱۹۳	۱۴۰
غزل نمبر ۱۹۴	۱۴۰
غزل نمبر ۱۹۵	۱۴۱
غزل نمبر ۱۹۶	۱۴۱
باب خامس عشرین ردیف ''ن''	
غزل نمبر ۱۹۷	۱۴۲

غزل نمبر ۱۹۸	۱۴۲
غزل نمبر ۱۹۹	۱۴۳
غزل نمبر ۲۰۰	۱۴۴
غزل نمبر ۲۰۱	۱۴۴
غزل نمبر ۲۰۲	۱۴۵
غزل نمبر ۲۰۳	۱۴۵
غزل نمبر ۲۰۴	۱۴۶
غزل نمبر ۲۰۵	۱۴۶
غزل نمبر ۲۰۶	۱۴۷
غزل نمبر ۲۰۷	۱۴۷
غزل نمبر ۲۰۸	۱۴۸
غزل نمبر ۲۰۹	۱۴۸
غزل نمبر ۲۱۰	۱۴۹
غزل نمبر ۲۱۱	۱۴۹
غزل نمبر ۲۱۲	۱۵۰
غزل نمبر ۲۱۳	۱۵۰
غزل نمبر ۲۱۴	۱۵۱
غزل نمبر ۲۱۵	۱۵۱
غزل نمبر ۲۱۶	۱۵۲
باب سابع عشرین ردیف ''ہا''	
غزل نمبر ۲۱۷	۱۵۲
غزل نمبر ۲۱۸	۱۵۳
غزل نمبر ۲۱۹	۱۵۳
غزل نمبر ۲۲۰	۱۵۴

غزل نمبر ۲۲۱	۱۵۴
غزل نمبر ۲۲۲	۱۵۵
غزل نمبر ۲۲۳	۱۵۶
باب ثامن عشرین ردیف ''لای''	
غزل نمبر ۲۲۴	۱۵۶
باب تاسع عشرین ردیف ''یا''	
غزل نمبر ۲۲۵	۱۵۷
غزل نمبر ۲۲۶	۱۵۷
غزل نمبر ۲۲۷	۱۵۸
غزل نمبر ۲۲۸	۱۵۸
غزل نمبر ۲۲۹	۱۵۹
غزل نمبر ۲۳۰	۱۶۰
غزل نمبر ۲۳۱	۱۶۰
غزل نمبر ۲۳۲	۱۶۱
غزل نمبر ۲۳۳	۱۶۱
غزل نمبر ۲۳۴	۱۶۲
غزل نمبر ۲۳۵	۱۶۲
غزل نمبر ۲۳۶	۱۶۳
غزل نمبر ۲۳۷	۱۶۴
غزل نمبر ۲۳۸	۱۶۴
غزل نمبر ۲۳۹	۱۶۵
غزل نمبر ۲۴۰	۱۶۵
غزل نمبر ۲۴۱	۱۶۶

رباعیات

رباعی نمبر	صفحہ نمبر
ردیف "ا"	
رباعی نمبر۱	۱۶۷
رباعی نمبر۲	
رباعی نمبر۳	
رباعی نمبر۴	
رباعی نمبر۵	
رباعی نمبر۶	۱۶۸
رباعی نمبر۷	
ردیف "با"	
رباعی نمبر۸	
رباعی نمبر۹	
رباعی نمبر۱۰	
رباعی نمبر۱۱	
ردیف "تا"	
رباعی نمبر۱۲	۱۶۹
رباعی نمبر۱۳	
رباعی نمبر۱۴	
رباعی نمبر۱۵	
رباعی نمبر۱۶	
ردیف "ثا"	
رباعی نمبر۱۷	
رباعی نمبر۱۸	۱۷۰

رباعی نمبر	صفحہ نمبر
ردیف "ج"	
رباعی نمبر۱۹	۱۷۰
رباعی نمبر۲۰	
ردیف "ح"	
رباعی نمبر۲۱	
رباعی نمبر۲۲	
ردیف "خ"	
رباعی نمبر۲۳	
رباعی نمبر۲۴	۱۷۱
رباعی نمبر۲۵	
ردیف "د"	
رباعی نمبر۲۶	
رباعی نمبر۲۷	
رباعی نمبر۲۸	
رباعی نمبر۲۹	
رباعی نمبر۳۰	۱۷۲
رباعی نمبر۳۱	
رباعی نمبر۳۲	
رباعی نمبر۳۳	
رباعی نمبر۳۴	
رباعی نمبر۳۵	

ردیف ''ذ''

رباعی نمبر۳۶ ۱۷۳

رباعی نمبر۳۷

ردیف ''را''

رباعی نمبر۳۸

رباعی نمبر۳۹

ردیف ''زا''

رباعی نمبر۴۰

رباعی نمبر۴۱

ردیف ''س''

رباعی نمبر۴۲ ۱۷۴

رباعی نمبر۴۳

ردیف ''ش''

رباعی نمبر۴۴

رباعی نمبر۴۵

رباعی نمبر۴۶

دریف ''ص''

رباعی نمبر۴۷

رباعی نمبر۴۸ ۱۷۵

ردیف ''ض''

رباعی نمبر۴۹

رباعی نمبر۵۰

رباعی نمبر۵۱

ردیف ''طا''

رباعی نمبر۵۲ ۱۷۵

رباعی نمبر۵۳

ردیف ''ظا''

رباعی نمبر۵۴ ۱۷۶

رباعی نمبر۵۵

رباعی نمبر۵۶

ردیف ''غ''

رباعی نمبر۵۷

رباعی نمبر۵۸

ردیف ''ق''

رباعی نمبر۵۹

رباعی نمبر۶۰ ۱۷۷

ردیف ''ک''

رباعی نمبر۶۱

رباعی نمبر۶۲

ردیف ''گ''

رباعی نمبر۶۳

ردیف ''ل''

رباعی نمبر۶۴

ردیف ''م''

رباعی نمبر۶۵

رباعی نمبر۶۶ ۱۷۸

رباعی نمبر۶۷

رباعی نمبر ۶۸	۱۷۸
رباعی نمبر ۶۹	
رباعی نمبر ۷۰	
ردیف ''ن''	
رباعی نمبر ۷۱	
رباعی نمبر ۷۲	۱۷۹
ردیف ''و''	
رباعی نمبر ۷۳	
رباعی نمبر ۷۴	
رباعی نمبر ۷۵	
ردیف ''ہ''	
رباعی نمبر ۷۶	
ردیف ''لا''	
رباعی نمبر ۷۷	
ردیف ''ی''	
رباعی نمبر ۷۸	۱۸۰
رباعی نمبر ۷۹	
رباعی نمبر ۸۰	
رباعی نمبر ۸۱	
رباعی نمبر ۸۲	
رباعی نمبر ۸۳	
رباعی برای تاریخ تکمیل دیوان از ناقل نسخه	۱۸۱
کتابیات (آیات قرآنی) که در کلام آمدند	۱۸۲
مصادر و مآخذ	۱۸۵

مقدمہ

مسعود بک کی مختصر سوانح

تعارف:

مسعود بک متوفی ۸۳۲ھ کا شمار ہندوستان میں فارسی کے عظیم صوفی شعراء میں ہوتا ہے۔ مسعود بک نظریہ وحدۃ الوجود کے معتقد تھے ان کا تعلق شاہی خاندان سے تھا۔ مصنف ''مبلغ الرجال'' نے ان کو فیروز شاہ تغلق کا بھانجہ لکھا ہے۔ لکھتے ہیں:

''مسعود بک خواہرزادۂ سلطان الشہید فیروز شاہ بن سالار رجب''[۱]

شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں:

''از اقران سلطان فیروز است نامِ اصل او شیر خان است''[۲]

یعنی فیروز شاہ بادشاہ کے رشتہ دار ہیں، انکا اصلی نام ''شیر خان'' ہے۔

مسعود بک جب تک صوفیائے کرام سے منسلک نہیں ہوئے تھے تب تک بڑی شاہانہ زندگی گزارتے رہے اور جب محی الدین عربی کے فلسفۂ وحدۃ الوجود سے متاثر ہوئے تو خلعت وشاہی لباس چھوڑ دیا۔ ترک دنیا کر کے گوشہ نشین ہو گئے اور سلسلۂ چشتیہ کے مشہور صوفی بزرگ شیخ رکن الدین بن شہاب الدین کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اپنے شیخ کی شان میں باقاعدہ ایک نظم لکھی۔ اس نظم کا تعارفی شعر ملاحظہ ہو:

ہست این شعر بہ مدح ملک ملک صفا
کہ ہم از قلب جہانست ہم از رکن الدین

اس نظم کے چند اور اشعار پیش ہیں:

جلیس مجلس علوی درون پردۂ نور | یگان رکن معظم غریق نور حضور
ہمہ جہانست منور بنور طلعت او | اگرچہ ہست جمالش ز چشم ما مستور

۱۔ مبلغ الرجال ص ۲۶ ۲۔ اخبار الاخیار ص ۱۶۸

هزار دیده چو پروانه عاشقند برو — که تا چشم که آید کرا شود مقدور

شعاع طلعت زیباش شمع ارواحست — بجز ملایک بروی زدن کرا مقدور

بہر دماغ که پیوست بوی ساغر او — میان حلقهٔ مستان سرش چون منصور

کسی که خاک ره او کشیده در دیده — شده ز کحل یقین هر دو چشم او پرنور

ایک اور جگہ کہتے ہیں:ـ

شیخ رکن الدین که از تاثیر فیض نور او — سایهٔ خورشید دل بر لامکان خواہم فگند

دوسری مدحیہ نظم کے تعارفی شعر میں کہتے ہیں:ـ

مدح شیخست درین شعر که بر خاک درش — بتفاخر ملک و حور بمالند جبین

مزید کہتے ہیں:ـ

شیخ شیوخ شهاب الدین کاز نور ہدایت — ہمچو محمد راه حق بنمود بکم ره

مسعود بک نے جب راہ طریقت کی طرف قدم بڑھایا تو پھر پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔ دنیا کے تمام عیش و آرام اور شہوات کو ترک کر دیا حتٰی کہ اپنی بیوی کو بھی طلاق دے دی۔ کہتے ہیں:ـ

داده ام ترک یکی زن زنِ دیگر چکنم — کرده ام خانه خرابی دگر از سر چکنم [1]

مسعود بک نے دنیا اور دنیاداری کو اس طرح چھوڑ دیا تھا جیسے دنیا کوئی بدبودار چیز ہو۔ انھوں نے ازروی حدیث دنیا کو "جیفہ" یعنی "بدبودار" کہا ہے:

"الدنیا جیفة طالبها کلاب" (الحدیث)

کہتے ہیں:ـ

دنیا همه جیفست وسگان طالب اویند — جیفه بسگ انداز وگرنی زسگانی

دنیا سے متنفر اور دنیاداری سے کنارہ کش ہو کر گوشہ نشین ہو گئے اور مجرد زندگی گزاری۔ عقیدۂ وحدۃ الوجود کے ذریعہ کہیں غلط عقائد امت میں سرایت نہ کر جائیں اس لئے علمائے شریعت اس عقیدے کے مخالف رہے اور سختی سے اس فلسفے کو دباتے رہے ہیں۔

---

[1] مطلع غزل نمبر ۱۹۷

وحدۃ الوجود اور مسعود بک:

مسعود بک نے جب تصوف کی طرف قدم بڑھایا اور فلسفۂ وحدہ الوجود کو اپنا بستر بنالیا تو اس میں پوری طرح مستغرق ہوگئے۔ انکے ہر قول وعمل سے اس کا اظہار ہونے لگا۔ ان کی شاعری اور نثر دونوں میں اس کی چھاپ نظر آتی ہے۔ وحدۃ الوجود کے فلسفہ میں ڈوب کر اس طرح اسرار خفیات بیان کرنے لگے کہ سلسلۂ چشتیہ میں کسی بھی سوفی شاعر نے نہیں کئے۔ شیخ عبدالحق کہتے ہیں:

''مرید شیخ رکن الدین بن شہاب الدین ایام شد،
بغایت حالت سکر داشت، وی از مستان بادۂ وحدت
وخم شکنان خم خانۂ حقیقت است۔ سخن مستانہ می گوید،
در سلسلۂ چشتیان ہیچ کسی این چنین اسرار حقیقت را
فاش نگفتہ''۔[1]

مسعود بک سلسلۂ چشتیہ کے بزرگ صوفیائے کرام سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ خاص کر اپنے پیر، منصور حلاج، بایزید بسطامی، ابوسعید ابی الخیر وغیرہ سے انکو بہت عقیدت تھی۔ اپنے کلام میں جگہ جگہ اِن کا ذکر بھی کیا ہے۔ ایک جگہ منصور حلاج کے بارے میں کہتے ہیں:

لیس فی الدارین غیری برسر منبر بخوان پس اناالحق نیز گو، بردار چون منصور من

مسعود بک کی سانسوں اور آنسوؤں میں وہ گرمی تھی کہ اس کی حدت کسی کو بھی جلاسکتی ہے۔ شیخ عبدالحق کہتے ہیں:

''اشک بحدی گرم بود کہ اگر بردست یکی می افتادی سوخت''۔[2]

یہ صوفی لوگ اپنی نثر ونظم دونوں کے ذریعہ اپنے خیالات کا اظہار کرتے تھے۔ بقول پروفیسر خلیق احمد نظامی صاحب مرحوم:

''خاص کر مسعود بک اور شیخ شرف الدین یحیٰی منیری وغیرہ نے
وحدۃ الوجود کے خیالات کو اپنے اشعار اور تصانیف میں عوام

۱۔ اخبار الاخیار ص ۱۶۸ ۲۔ ایضاً

تک پہنچانا شروع کردیا''۔[1]

شہادت

علمانے بہت کوشش کی کہ مسعود بک کو اپنے خیالات پھیلانے سے روکا جائے، ایسا نہ ہو کہ خلاف شرع خیالات عوام میں نفوذ کر جائیں لیکن جب علما کی یہ کوششیں ناکام ہوگئیں تو پھر ان پر سختی شروع کردی اور انکے خلاف کارروائی کرنے کا موقع بھی جلد ہی ہاتھ آگیا۔ اور مسعود بک کے قتل کا فتویٰ دے دیا گیا۔

''روزی حضرت مسعود بک نعلین برائے شیخ خود می آورد، یکی عالمی درراہ ملاقی شد۔ پرسید کہ کفش کدام کس برداشتہ آید؟ فرمودند کہ کفش حق تعالیٰ برداشتہ ام'' [2]

یعنی ایک روز مسعود بک اپنے شیخ کے لئے جوتے لے جارہے تھے۔ راستے میں ایک عالم نے پوچھا کہ یہ جوتے کس کے لئے لے جارہے ہو؟ بولے حق تعالیٰ کے لئے۔

تمام علمانے بالاتفاق مسعود بک کے قتل کا فتویٰ دے دیا۔

''زیر قلعۂ فیروز آباد برلب جون آنحضرت راشہید ساختہ''[3]

یعنی مسعود بک کو فیروز آباد قلعہ کے نیچے دریائے جمنا کے کنارے قتل کردیا گیا۔

''اعضای مبارک او پارچہ پارچہ کردہ درآب انداختند''[4]

یعنی ٹکڑے ٹکڑے کرکے ندی میں پھینک دیا گیا۔

بعد میں مسعود بک کے معتقدین نے ان کے اعضا جمع کرکے خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی قبر کے قریب دفن کردیا۔

''درمقبرۂ پیران قریب مقام خواجہ قطب السلام بختیار کاکی اوشی مدفون ساختند۔[5]

مصنف اخبار الاخیار کہتے ہیں:

قبر او در مقبرۂ پیر اوست قریب مقام خواجہ قطب الدین

۱۔ سلاطین دہلی کے مذہبی رجحانات ص ۳۸۹ ۲۔ تکملہ سیر الاولیا ص ۲۴۲ ۳۔ ایضاً

۴۔ ایضاً ۵۔ ایضاً

در لادو سرائے بسیار مجردانہ و غریبانہ خفتہ است"[1]

یعنی ان کی قبر خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی قبر کے قریب ہے۔

مسعود بک کی تصانیف

دیوان

مسعود بک کی تصانیف میں سب سے اہم انکا دیوان ہے۔ یہ دیوان کافی عرصہ پہلے شائع بھی ہوا تھا لیکن اب ناپید ہے۔ اسکے دو قلمی نسخے مسلم یونیورسٹی کی مولانا آزاد لائبریری میں محفوظ ہیں اور ایک قلمی نسخہ رامپور کی رضا لائبریری میں ہے۔

مولانا آزاد لائبریری میں حبیب گنج کلیکشن کا نسخہ بہتر حالت میں ہے جو بادشاہ فرخ سیر کے زمانے میں حبیب اللہ ولد عنایت اللہ نے نقل کیا تھا۔

یونیورسٹی کلیکشن کا نسخہ اگرچہ کہیں کہیں کرم خوردہ ہے، نقل کرنے والے کا نام نہیں ہے۔ رضا لائبریری کا نسخہ کافی بہتر حالت میں ہے اس میں نقل کرنے والے کا نام نہیں ہے۔

تینوں نسخوں میں کمی بیشی بھی ہے یعنی کسی میں کلام کم ہے اور کسی میں زیادہ ہے۔ کچھ غزلیں ایسی ہیں کہ ایک دو میں نہیں یا دو نسخوں میں ہیں ایک میں نہیں ہیں۔

حبیب گنج والا نسخہ جو قدرے ضخیم بھی ہے اسی کو میں نے اس مقالے کی بنیاد بنا کر کام کیا ہے اور اس نسخے کا نام "الف" رکھا ہے۔

حبیب اللہ ولد عنایت اللہ نسخے کے آخر میں لکھتے ہیں:

تمام شد دیوان مسعود بک دہلوی بتاریخ بیست و پنج شہر شوال،
سنہ احد در عہد بادشاہ فرخ سیر۔ کاتبۃ الحروف فقیر حقیر پر تقصیر
حبیب اللہ ولد عنایت اللہ"۔

یعنی مسعود بک دہلوی کا دیوان ۲۵/شوال سنہ احد کو مکمل ہوا۔ کاتب حبیب اللہ ولد عنایت اللہ سن کتابت پورا نہیں ہے۔

---

[1] اخبارالاخیار ص ۱۶۸

آزاد لائبریری کا دوسرا نسخہ "یونیورسٹی کلیکشن" کا ہے لیکن اس نسخہ میں اور رضا لائبریری والے نسخے میں نہ تو کاتب کا نام ہے اور نہ سن کتابت۔

یونیورسٹی والے نسخے کا نام "ب" اور رضا لائبریری والے کا نام "ج" رکھا ہے۔

شیخ عبدالحق کہتے ہیں کہ مسعود بک نے اکثر قصائد اور اشعار امیر خسرو کے کلام کے جواب میں کہے ہیں۔

اکثر قصائد و اشعار امیر خسرو را جواب گفت"۔[1]

مسعود بک نے اپنے دیوان کا نام "نور یقین" رکھا ہے جو اپنے چھوٹے بھائی نصیر الدین محمد کے اصرار پر نظم کیا۔ دیوان کا تعارف کراتے ہوئے کہتے ہیں:

"بدان این کتاب نور یقین است بالتماس فرزند قرة
العین خلاصة الکونین نصیر الدین محمد پرداختہ آمد"۔[2]

"بدان این کتاب نور یقین است بالتماس برادرم قرة
العین خلاصة الکونین نصیر الدین محمد پرداختہ آمد"[3]

مسعود بک دیوان کا آغاز ایک تعارفی نظم سے کرتے ہیں۔ جس میں غزلوں اور رباعیوں کی تعداد بتاتے ہیں اس نظم کے چند اشعار ملاحظہ ہوں:

شانزدہ شعر درین است کہ ہر یک صحف است	گر بخوانند ملایک رسد از چرخ برین
دو صد و دہ غزل عشق درین مجموعست	کہ دہد در دل ہر غمزدہ را فتح مبین
نود و پنج رباعی کہ درین ثبت افتاد	حل کنند مشکل دل را بر موزات متین

ان اشعار کی رو سے غزلوں کی تعداد ۲۱۰ اور رباعیوں کی تعداد ۹۵ ہونی چاہئے لیکن کل ملا کر ۲۴۱ غزلیں دیوان میں پائی جاتی ہیں۔ جو معلوم ہوتا ہے کہ شاعر نے بعد میں اضافہ کیا ہوگا۔ لیکن رباعیاں صرف ۸۴ ہی ملتی ہیں۔ حروف تہجی کی بنیاد پر ابواب مقرر کیے گئے ہیں۔ کل انتیس ابواب ہیں۔ کہتے ہیں:

۱۔ اخبار الاخیار ص ۱۶۸ ۲۔ نسخہ حبیب گنج کلیکشن ۳۔ نسخہ یونیورسٹی کلیکشن و رضا لائبریری

این صفحہ شد آغاز بتوحید خدائی بیست و نہ حروف تہجی است یگانہ باب دین

ہر باب کے لئے ردیف شروع کرنے سے پہلے ایک تعارفی شعر دیا گیا ہے۔لیکن یہ تعارفی اشعار بھی صرف نسخہ''الف''یعنی حبیب گنج والے نسخے میں دیئے گئے ہیں۔باقی دونسخوں میں نہیں ہیں۔تعارفی اشعار بھی ایک بحر میں ہیں اور سب کی ردیف ''ین'' ہے۔مثلاً ''ا'' کی ردیف کے تعارف کہتے ہیں:۔

الف ازداب قدیمست اشارت بکتاب باب اول بالف کردہ ام آغاز ازین

کسی کسی نسخے میں پوری پوری ردیفوں کا کلام نہیں ہے۔نسخہ''الف''میں ''چ،ح اور خ'' کی ردیفیں نہیں ہیں۔

نسخہ''ج''یعنی رضا لائبریری والے نسخے میں ''خ،ف اور لا'' کی ردیفیں نہیں ہیں۔تینوں نسخوں میں ''پ،ژ اور گ'' کی ردیفیں نہیں ہیں۔

غزلوں کے بعد دیوان میں رباعیاں دی گئی ہیں۔لیکن یونیورسٹی کلیکشن والے نسخے میں رباعیاں نہیں ہیں اور رضا لائبریری کے نسخے میں کم رباعیاں دی گئی ہیں۔دیوان کی تعارفی نظم کے آخر میں کہتے ہیں:۔

بیست و نہ حروف تہجی است کہ غزلیات آمد ہمبرین نوع نو دو پنج رباعی است تو از فکر بہ بین

اس شعر کی رو سے تو پچانوے رباعیاں ہونی چاہئیں لیکن حبیب گنج والے نسخے اور رضا لائبریری والے نسخے دونوں میں ملا کر کل چوراسی رباعیاں ہیں۔

جیسا کہ تعارفی شعر میں کہا گیا ہے کہ یہ رباعیاں بھی حروف تہجی کی بنیاد پر ہیں۔

شاعر نے اپنا دیوان ماہِ رمضان، بروز جمعہ ۸۷۷ھ کو مکمل کیا۔شاعر نے یہ تاریخ خود آخری رباعی میں بیان کی ہیں:۔

روز آدینہ میان دو نماز این دیوان ختم شد در ماہِ مبارک رمضان

سن بر ہفصد و ہفتاد ثمانی است کین سواد آمدہ در دیدۂ عشاق عیاں

مسعود بک محبت خدا اور حب رسول سے سرشار ہیں۔جسکا ثبوت انھوں نے حمد اور نعت میں دیا

ہے۔اسی کے ساتھ خلفائے راشدین اور اہل بیت سے بھی عقیدت کے اظہار میں اشعار کہے ہیں۔
ان کے علاوہ بزرگ صوفیائے کرام اور اولیاء اللہ سے بھی گہرے لگاؤ کا اظہار کیا ہے۔

نمونے کے طور پر چند اشعار پیش کیے جاتے ہیں۔ان اشعار سے مسعود بک کے قدرتِ کلام کا اندازہ ہوتا ہے۔

کشتہ ام نفس سگ خویش بہ تیغ فاقہ　　مردہ را باز بشہوات و ہوا برچکنم
مامست الستیم قضارا نشناسیم　　از غایت مستی سروپارا نشناسیم

غزلیں زیادہ تر عاشقانہ ہیں:۔

از سؤال بوسہ تنگ آید دہانش　　وز برای کشتنم حاضر جواب
گر کشی بوسہ دہ خون بہا　　تا نماند خون من برگردنت
وقت صحبت مشو برسربام ای خورشید　　کہ نماز ہمہ اصحاب قضا خواہی کرد
صوفی کہ مرا توبہ ہمی داد ز مستی　　چون حال مرادید بہ میخانہ نشست او
اگر آن یار خرامد بسرِ اہل قبور　　ہر یک از خاک لحد نعرہ زنان بر خیزد
بگشای لب کہ از وی ہوس شراب دارم　　نمک بریز ازان لب کہ دل کباب دارم
گر خوی عارض تو چکد درمیان جام　　ازبوی او شراب سراسر شود گلاب
کشند پیش درت گر مرا روا باشد　　کہ کشتہ اند بکویت ہمہ احباب را
حسن تو کامل شدہ است ای ماہ نو　　یک نظر بنما زکات آن نقاب
برمن مجروح می آیی چو تو آتش زنان　　دل ہمی گردد کباب دیدہ می ریزد شراب
گرسینۂ مسعود شگافند پس از مرگ　　ہر گوشہ خدنگ مژہ یابند خلیدہ
در انتظار رویت چشم براہ ماندہ　　از دیدہ خواب رفتہ در سینہ آہ ماندہ

پروفیسر خلیق احمد نظامی صاحب مرحوم نے تاریخ مشائخ چشت میں سلسلۂ چشتیہ کا جو شجرہ دیا ہے۔اس میں مسعود بک کو اس سلسلے کی آخری اہم کڑی کی شکل میں پیش کیا ہے۔

خواجہ معین الدین سنجری چشتی

شیخ حمید الدین ناگوری

شیخ قطب الدین بختیار کاکی (دہلی)

شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر

بدر الدین سلیمان

علاء الدین صابر (کلیر)

شیخ نظام الدین اولیا (دہلی)

مولانا شہاب الدین

شیخ رکن الدین

مسعود بک

مسعود بک کی دیگر تصانیف:

مرأۃ العارفین

تنزیۃ العقائد

ام الصحائف

این سوادیست که در دیده دهد نور یقین — گر کنی ورد بیابی ز بیاضش تمکین
این کلام شعرانیست که کلام قدسی است — گر بخواهی[1] که بخوانی گذر از دنیا و دین
شانزده شعر درین است که هریک صحف است — گر بخوانند ملایک رسد از چرخ برین
دو صد و ده[2] غزل عشق درین مجموعست — که دهد در دل هر غمزده را فتح مبین
نود پنج رباعی که درین ثبت افتاد[3] — حل کنند مشکل دل را برموزات متین

[10] هست این شعر بتوحید خدای بی چون
کز دل طالب ظلمت برباید پیشین

ای الٰهی[4] کاندرون هر انسان توئی — ظلمت کفر است از تو نور هر ایمان توئی
دو جهان مومنان و کافران چون گوئی هاست — باز گشت جمله سوی تست خود چوگان توئی
تابش معنی زتست وحسن هرصورت تراست — بلک در صورت بمعنی محسن و تابان توئی
نیست را تو هست بنمائی و بخشی صورتی — هستی کان نیست نماید حقیقت آن توئی
می نمائی حسن خود در هر رخی نوع دگر — لیک در معنی چو بینم واحد و سبحان توئی
انجم و افلاک در چرخ اند از فرمان تو — لیک در گردش چو بینم جمله را گردان[5] توئی
سرو را قامت تو بخشی تازگی[6] گل زتست — بلک در هر غنچه ای بی واسطه خندان توئی
نار را حرقت تو وادی نور را تابش زتست — درمیان نار و نور آن دلبر تابان[7] توئی
سردی و گرمی و خشکی و تری از فیض تو — خاک و باد و آب و آتش صورتست و جان توئی
انبیارا معجزه بخشی که تا دعوت کنند — چون به بینم خوی[8] و دعوت برهان توئی
آن چه[9] آید در تصور ذات تست از وی برون — لیک آنکس کو تصور می کند درشان توئی
قبض کن هر نفس را وسط ده در هر دلی — قابض و باسط صفات تست الرحمٰن توئی جاری

۱۔ ج=بخوانی ۲۔ ج=صدوده ۳۔ افتاده است ۴۔ ج=خدائی
۵۔ ج=ارکان ۶۔ ج=نازکی ۷۔ ج=پنہان ۸۔ ج=خودبنی ۹۔ ا=آنکه
۱۰۔ 'ب وج' این شعر تعارفی ندارند

گرچه در زندان تن انداختی ارواح را — سایه را زندان چه باشد خود درین زندان توئی
خلق چون گوئیست گردان درخم چوگان تو — خود به میدان نیست کس هم گوئی و[1] هم چوگان توئی
صورت و معنی و رسم پیدا هم ز تست — تن توئی و جان توئی و این توئی و آن توئی
تحت وفوق ونور وظلمت کفر ودین خطهای تست — هم دبیر وهم دبیرستان و هم فرمان توئی
داروی دل از تو می خواهم و ناله می کنم — زانکه هم درد[2] از قضای تست وهم درمان توئی
هم تو کردی خسته دلهارا بشمشیر فراق — مرهمی بخش از کرم چون شافی ایشان[3] توئی
بستگی ما ز تست و خستگی ما ز تست — بلکه در هر قالبی خندان توئی گریان توئی
وه چرا ترسانی از دوزخ دل[4] عشاق را — چون[5] درون جان هر یک جنت ورضوان توئی
[6] خسته گردانی تو جسم و روح را داری برنج — گرچه در دلم وهم ز تست و داروی نالان توئی
جمله بی سامان شدیم از کردهای خویشتن — کردها به پذیر و سامان بخش چو سامان توئی
غنچه ها آرائی و مرغان بران عاشق کنی — زیب هر غنچه ز تست و نالهٔ مرغان توئی
چون توئی هستی عالم پس که می جوید ترا — خود بهر نقشی جمال خویش را جویان توئی [7]
بندگی خواهی زما و خویش را سلطان کنی — چون رسم در تو به بینم بنده و سلطان توئی
تیر چرخ اندازی و دلهای خسته کنی — چون[8] کمان ابروی تست[9] واندرون پیکان توئی
[10] نطق تو دایم میان خاطر پیغامبرانست[11] — شان همه درهای تو خود ناطق قرآن توئی
کعبه را بتخانه سازی دیر را مسجد کنی — مومنانرا دین توئی کفر ترسایان توئی
بت پرستی و نماز و کعبه و دیر مغان — نزد من یکسانست چون درنفس علمت خوان توئی
من ترا می جویم از در ماندگی هجر تو — چون بیایم بنگرم هم وصل وهم هجران توئی
چند گویم من توئی چون توئی مسعود بک — من نمی گویم بمعنی این سخن گویان توئی

۱۔ ب 'و' ندارد ۲۔ ج=دردم ۳۔ ج=انسان ۴۔ ا ''دل'' ندارد
۵۔ ا=خود ۶۔ ب و ج این 'شعر' ندارند ۷۔ مصرع در 'ا و ج' چون بیایم بنگرم هم وصل وهم هجران توئی، و این مصرع در 'ب' در شعر متاخری آید ۸۔ ج=خود ۹۔ ج=شست
۱۰۔ ج این 'شعر' ندارد ۱۱۔ ا=پیغمبران

۱ نعت اوّل کہ ہم از خواندن آن صاحب دل
بزند خندہ ز فرحت بطریق پروین

نور خداست[۲] لوای محمد صلی اللہ علیہ وسلم — ملک بقاست برای محمد صلّی اللہ علیہ وسلم
جلوہ چو دادہ در رخ آدم کرد ملایک سجدہ دمادم — وحدت بر وی گشت مسلم صلّی اللہ علیہ وسلم
روح قدس از پرتو رویش چشمہ حیوان آب وضویش — خضر و مسیحا زندہ بویش صلّی اللہ علیہ وسلم
خستہ دلانرا آب حیات او خضر و شہانرا رہبر ذات او — مالک کل[۳] باذات صفات او صلّی اللہ علیہ وسلم
محرم راز نہان[۴] الٰہی ہمدم مجلس لا متناہی — بر ہمہ عالم یافتہ شاہی صلّی اللہ علیہ وسلم
خاتم ملکش میم محمد[۵] تاج کلاہش نون[۶] نبوت — برسر عالم سایۂ رحمت صلّی اللہ علیہ وسلم
اسلم محمد اوست مسمیٰ تسع و تسعین دارد اسما — اسم مسمیٰ زو شدہ پیدا صلّی اللہ علیہ وسلم
۷ پرتو نور رخش خوشیدہ خلق ز ظلمت جملہ رہیدہ — سوی یقین از وہم کشیدہ صلّی اللہ علیہ وسلم
زنگ نشستہ بود بہر دل نور جمالش گشت مصقل — ۸ جاء الحق و زھق الباطل صلّی اللہ علیہ وسلم
نور رخش چون کرد تجلی رفت بکلی ظلمت دلہا — ۹ ان الباطل کان زھوقا صلّی اللہ علیہ وسلم
قرۃ عینی نور جمالش درتن ہر یک جان زخیالش — زندہ جہان از بوی وصالش صلّی اللہ علیہ وسلم
چشمۂ عالم ظل وجودش گوہر جان ز معدن جودش — انجم و گردون ز آتش و دودش صلّی اللہ علیہ وسلم
کعبہ معنی ذات کریمش سرالٰہی خلق عظیمش — ملک مؤید زیر گلیمش صلّی اللہ علیہ وسلم
زیر لوایش عالم و آدم[۱۰] نور ہدایت در رخ اوضم — روح ایمن بمقامش پر گم صلّی اللہ علیہ وسلم
عالم نکتہ علم لدنّی مالک عالم انسی و جنّی[۱۱] — ہر دو جہان را رہبر دینی صلّی اللہ علیہ وسلم
روح ملک از نور جمالش[۱۲] زیب بہشت[۱۳] از تاب جمالش — سرمۂ حوران خاک نعالش[۱۴] صلّی اللہ علیہ وسلم
یوسف گرچہ بودست اصبح صورت اوست بغایت املح — روح جہان زو گشت مفرح صلّی اللہ علیہ وسلم
نورش آن دم مرسل دین بُد آدم بین الماء وطین بُد — آنچہ کہ بود[۱۵] او ظہور[۱۶] ہمین بُد صلّی اللہ علیہ وسلم
نفخۂ او بُد روح در آدم[۱۷] از دم او شد عیسیٰ مریم — اوست حقیقت نافخ آن دم صلّی اللہ علیہ وسلم جاری

۱۔ ب وج 'این شعر تعارفی' ندارد ۲۔ ج=نور ہداست ۳۔ ج=ماکل ۴۔ ج ''نہان'' ندارد
۵۔ ا=محبت ۶۔ ج=نور ۷۔ شعر در 'ا'=پرتو نور رخش خورشیدہ سوی یقین زو ہمہ کشیدہ خلق را
ظلمت جملہ رہیدہ صلّی اللہ علیہ وسلم ۸،۹۔ آیۂ قرآن ۱۰۔ ج=آدم وعالم ۱۱۔ ج=انس وجنّی
۱۲۔ ا=جلالش ۱۳۔ ا=زمین است ۱۴۔ ا=لوایش

چیست رخ[1] ما نشو نمائی چیست تن ما قطرهٔ مائی — لیک بهر دل زوست[2] ضیائی صلّی الله علیه وسلم
دیدهٔ جان را اوست منور در همه دلها حاضر و ناظر — ظاهر و باطن[3] اول و آخر صلّی الله علیه وسلم
او مه و یاران مثل کواکب رهبر و هادی بر همه طالب — رست هر آنکو گشت مصاحب صلّی الله علیه وسلم
بوبکر و عمر صادق و عادل و عثمان و علی عالم و فاضل — شان اوتاد، او قطب مکمل صلّی الله علیه وسلم
اوست مدینه عالم و دران باب علی است همه یاران — زو شد عالم جان فقیران صلّی الله علیه وسلم
فخر بفقر است آن محمد شاه مساکین جان محمد — ملک قناعت زان محمد صلّی الله علیه وسلم
[4] فخر غنای[5] ذات بایزید فقر قناعت جود موجد — فقر مجاهد اوست مجاهد صلّی الله علیه وسلم
جان مراست حضور محمد در رخ ما بین نور محمد — صورت ماست ظهور محمد صلّی الله علیه وسلم
آمد خرقهٔ فقر پس او بر اسد الله از پس او[6] — غن غن[7] ما بکمینه کسی او صلّی الله علیه وسلم
در دل مسعود او[8] ست مصور ظاهر و باطن از وست منور — صورت و معنی اوست نه دیگر صلّی الله علیه وسلم

این مناجات سحرگه به تضرع بر خوان
تاز[9] بالات بگویند ملایک آمین

یا غیاث المستغیثین الغیاث والغیاث — نفس کافر گشت از دین الغیاث والغیاث
در هوا بگذشت عمری یک عمل نامد پدید[10] — دور ماندم زال[11] یاسین الغیاث والغیاث
می کند وسواس الخناس در دل هر زمان — دشمنی داریم پرکین الغیاث والغیاث
عم القرآن ورد[12] تست الرحمن توئی — جهل مارا گشت آئین[13] الغیاث والغیاث
از حجاب جان برون آ و برآ بر عرش دل — در گرفتاری ما بین الغیاث والغیاث
از خیال غیر بینی روح در ظلمت فتاد — بخش اورا چشم حق بین الغیاث والغیاث
دل رسول و کافران حسن بروی غالبند — کن دل و دین[14] تو تلقین الغیاث والغیاث [16]
وه کجا[15] باران رحمتهای تو کز تشنگی — خشک گشته حلق مسکین الغیاث والغیاث
تلخی جان کنونست ای دوست مارا این حیات — وار ها این جان شیرین الغیاث والغیاث

جاری

۱۔ ب=رخ او ۲۔ ب=ازوست ۳۔ ب=ظاهر باطن ۴۔ 'ب' این شعر ندارد
۵۔ ا=فخر غنای دلست ۶۔ ا=نفس او ۷۔ ب=غرغر ۸۔ ب 'او' ندارد
۹۔ ب و ج 'این شعر تعارفی' ندارند ۱۰۔ ب=نامه زمن ۱۱۔ ا=زآل ۱۲۔ ودود
۱۳۔ ب=امین ۱۴۔ ب= کن دل دینی ۱۵۔ ج=درگشا ☆ج 'این شعر' ندارد، مصرع
در 'ب'= دل رسول کافران شد حسن روی غالبند ۱۶۔ 'ج' این شعر ندارد

لا و بالی[1] دور ماندم غافل از احوال قبر … خاک بستر خشت بالین الغیاث و الغیاث
تا الست[2] از تو شنیدم و بلیٰ گفتیم ما … دل نداد هیچ تسکین الغیاث و الغیاث
صورت ابروی تو متکبر است نون والقلم … کوست خود پیوسته در[3] چین الغیاث و الغیاث
کرهٔ تند[4] فلک بس شهسواران را فگند … کس نیفگنده بر[5] وزین الغیاث و الغیاث
وه چه قوس سخت دارد چرخ کز راه اجل … می زند در دیده ژوپین الغیاث و الغیاث
سخت بر فرزین بند کردست نفس بکنا ورخ … بشکند تا بند فرزین الغیاث و الغیاث
باز عشق تو رهاند از اجل ورنی به بین … چیست مرغی بهر شاهین الغیاث و الغیاث
روز روشن خانه غارت[6] می کند دزد اجل … غافل است زو خصم در زین الغیاث و الغیاث
عالمی چون گوی گردان در خم چوگان او … وه چه گردانی تو چندین الغیاث و الغیاث ۲۴
خون خلقی ریختی کردی همه تن غرق خون … باک زان[7] دست نگارین الغیاث و الغیاث
وه چه ایمانست که ما داریم آلوده بکفر … از دلم پوشیده شد دین الغیاث و الغیاث
خسروان بفریفته از عذر این مکاره دهر … هم بتاج و تخت زرین الغیاث و الغیاث
نو عروسان را بحسن و ناز و شکل دل فریب … مردمان را هم نه تحسین الغیاث و الغیاث
انس را با مال و فرزند و عیال و[8] نام و ننگ … جن را با ملک تلوین الغیاث و الغیاث
وحش را با سبزه و با آب صحرا های خوش … طیر را با باغ رنگین الغیاث و الغیاث
دابه را بفریفته او هم ببوی اکل و شرب … مانده عالم در[9] تلاوین الغیاث و الغیاث
حور و غلمان و قصور و اشجار و انهار[10] بهشت … هم فریبست[11] نی دروغ این الغیاث و الغیاث
خاک[12] را تلوین جمال تست فلک[13] را نور دگر … نیست کس را جز تو تمکین الغیاث و الغیاث
در دلم تمکین ز تو خواهم که در دو کون[14] نیست … جز تو سلطان و سلاطین الغیاث و الغیاث
قابض و باسط توئی کن قبض نفس و بط روح … تا کنم از غیر نفرین الغیاث و الغیاث
باهمه اقرب توئی پیوسته من حبل الورید[15] … ما ز تو دوریم چیست این الغیاث و الغیاث ۲۵

جاری

۱۔ ا=لاوبالائی ۲۔ عهد ربوبیت خدا با ارواح بندگان 'الست بربکم' ۳۔ ج=بر
۴۔ ب=شدند ۵۔ ب=برون ۶۔ ب=غیرت ۷۔ ا=تازان ۸۔ 'ا' 'و' ندارد
۹۔ ب 'در' ندارد ۱۰۔ ج 'انهار' ندارد ۱۱۔ ب=همه فریبست، ج=هم قرین است
۱۲۔ ا=خاصه، ج=خاص ۱۳۔ ا=ملک ۱۴۔ ب=دیگر هیچ ۱۵۔ از آیهٔ قرآن
۲۴۔ 'ج' این اشعار ندارد ۲۵۔ 'او ج' این شعر ندارند

[۱] مرگ یکیک برده مارا از جهان ناپدید | عبرت از یاران پیشین[۲] الغیاث و الغیاث ق
هر سحر مسعود بیک می نالد از درماندگی | یا غیاث المستغیثین الغیاث و الغیاث

شعر رابع به دلم ممتد و احوال دلست
که چکاند می قربت بلب هر مسکین[۳]

گر نماید رو مرا آن شاهد مستور من | آنچه از عالم برونست آن شود منظور[۴] من
روح قدس از ماورای عرش تا تحت الثریٰ | گم شود او نیز از جان گر برآید نور من
جمله حوران از جمال[۵] روی او گیرند زیب | گر بیفتد بزارم[۶] یک پرتو آن[۷] حور من
روی خوبانرا بحسن خویشتن آراستست | لیک غافل از جمالش دیدهٔ مغرور من
از جمال اوست در هر صورتی حسنی که هست | در نقاب معنوی[۸] آن شاهد مستور[۹] من
قبله ام ابروی خوبانست طاقش سجده گاه | روی گردانیدن از دین کی بود مقدور من
ظاهر و باطن همه[۱۰] یار است و دیگر سایهٔ | سایه کی ماند چو خیزد آن مه مستور من
از کششهای سر زلفش شب معراج شد | رنگ بگرفت[۱۱] از سوادش چون شب دیجور من
شیخ رکن الدین عثمان ابن قطب الحق و دین[۱۲] | کز جمال اوست بسطی در دل مسرور من
حاجیان را گر طواف کعبه آید دستگیر | خود طواف روضهٔ ایشان بود دستور من
حجت غفرانست قبر او ز دیوان غفور | کشتهٔ عشقست چون آن[۱۳] غازی مغفور من
باز عشق او رهاند دل ز شاهین هوا[۱۴] | ورنه خواهد داد سر در[۱۵] پنجهٔ عصفور[۱۶] من
شهد لعل اوست در دل روح زو محروم زانست[۱۷] | کز هوای نفس گردانست این زنبور من
از نمایشهای تلوین شد گرفتاری دریغ | غافلست از نحن اقرب[۱۸] این دل مغرور من
لیس فی الدارین غیری بر سر منبر بخوان | پس انا الحق نیز گو، بردار چون منصور من
من چو موسیٰ هر سحر انّی انا الله[۱۹] بشنوم[۲۰] | چون علو روضهٔ خواجه است کوه طور من
صورت ما نایها و نغمه اش نای ما | کز نوای[۲۱] اوست بانگی خوش درین طنبور من

جاری

۱۔ 'ج' این شعر ندارد ۲۔ ا= نشین، ب= گیر ۳۔ 'ب و ج' این شعر تعارفی ندارند
۴۔ ب=نقطور ۵۔ ب=نور ۶۔ ج=بربرم ۷۔ ب=از ۸۔ ا=معنی است
۹۔ ب=مشهور ۱۰۔ ب=همای ۱۱۔ ا= نگرفت ۱۲۔ او ج=والدین ۱۳۔ او ج=همچون
۱۴۔ ج=هوات ۱۵۔ 'ب' در ندارد ۱۶۔ ج=مقصور ۱۷۔ ب=از و محروم از انست
۱۸، ۱۹۔ از آیهٔ قرآن ۲۰۔ ا=بشنویم ۲۱۔ ج=هوا

بانگ سبحانی روان آمد[1] برون از نغمه اش — از نوای او چو پرشد سینهٔ طیفور من
از سر مستی بسازم هر دو عالم را خراب — مست گردد از میش گر نرگس مخمور من
۲ صور اسرافیل[3] کز حشر جهان آرد بدید ق — من شوم زنده ز نفخش خود ماتست صور من
جز جمالش هیچ ناید در نظر مسعود بک — گر بیاید از رخش ضؤ دیدهٔ بی نور من

این مناجات خصوصاً ز پی خاصانست
[4] تا به هر صبح بجویند خلاص از تلوین

بر آ ای آفتاب جان ز شرق چرخ روحانی — منور کن همه عالم ازان رخسار نورانی
در آ در دیدهٔ مردم بکن در خانه اش منزل — بر افگن پردهٔ ظلمت ز چشم روح انسانی
به پیش چشم دل بی عین القا پرده افتاداست — که هفصد[5] سال نتوان رفت زان یک پرده تابانی
تو داری قدرت آن کز همه پرده برون آری — نمائی صورت جان وکنی اجسام روحانی
اگر یک ذره از مهر تو در دل تافتن[6] گیرد — بسوزد پرده ها[7] جمله چه نورانی چه ظلمانی
فروزی در دل تاریک شمع نور ایمان را — بسوزی[8] ز آتش قربت وجود نفس شهوانی ق
کنی هر ذره را خورشید از انوار بی چونی — دهی هر قطره را امواج از دریای ربانی
باوصاف حمیده جان هر[9] مومن بیارائی — ز اوصاف ذمیمه هر دلی را پاک گردانی
خزان هجر تو بستان دل را داد بی برگی — ازان هر صبح می نالیم چون مرغان بستانی
فتاده روح ما تا کی درین زندان تن مانده — خلاصی بخش از رحمت چو کردی هم تو نورانی
همه[10] ارواح قدسی را بزنجیر هوا بستی — همه افراد علوی را بدادی خوی نفسانی
زبون نفس کافر گشته ایم از کبر و از شهوت — کجا ما و کجا ایمان کجا دین مسلمانی[11]
ز دست ما همی نالیم[12] هم پیش تو از حیرت — که درد ما همه[13] از تست هم دردی و درمانی
به بستی نقش عالم را و کردی یک نظر در وی — ز فیض آن نظر شد روح انسانی و روحانی
نسیم روح ریحانست مشام جان نمی یابد — که ماندست درخور و درخواب چون وحش بیابانی

جاری

۱۔ ا= آید ۲۔ 'او ج' این شعر ندارند ۳۔ ب= ازیل ۴۔ 'ب' این مناجات ندارد، 'ج' این شعر تعارفی ندارد. ۵۔ ج= هفصد ۶۔ ج= تاختن ۷۔ ج= پرده ی
۸۔ او ج= بسوزد ۹۔ ج= بهر ۱۰۔ ج= همین ۱۱۔ ج= دین و مسلمانی
۱۲۔ ج= ما همین نالم ۱۳۔ ج= هم

حجاب ما همین آمد که از وی شد دوئی پیدا ‌ ‌ ‌ شراب بی خودی در ده زخود گردیم نافانی
تو دریائی که امواجش درون جان انسانست ‌ ‌ ‌ که از هر موج می آید برون آواز سبحانی
منم چون موج دریای محیط بی کران او[1] ‌ ‌ ‌ کرا جویم چو با اویم بمانم[2] گم بحیرانی
چرا داری تو امواجی که از دریای پل بندی[3] ‌ ‌ ‌ چه سازی کاه و[4] خاشاکی حجاب بحر عمانی
اسیر چار[5] طبع ارواح ماندست همچو حیوانی ‌ ‌ ‌ گرفتست[6] جای در خاطر همه وسواس شیطانی
بزیر آسیای چرخ افتادیم چون دانه ‌ ‌ ‌ جسدها آس می گردد زگردشهای ایوانی
قیام جان بآبی و بنائی[7] کرده ای حیف است ‌ ‌ ‌ قیام جان ز تو باید که جانم را تو جانانی
مرا در دل هوای تو، توئی در هر دلی ناظر ‌ ‌ ‌ چرا از خود جدا داری چو درد ما همی دانی
دلم خلوت سرای تست جان نور از ظهور تو ‌ ‌ ‌ درآ از راهِ جان در دل بکن ظاهر جهانبانی
تو بینائی و دیده از تو نا بینا چرا ماندست ‌ ‌ ‌ تو دانائی و عقل از تو چرا غافل بنادانی
چو هستی همه عالم ز هستی وجود[8] تست ‌ ‌ ‌ به پیش کیستی پیدا نمی دانم[9] که پنهانی
بجز تو نیست چون چیزی که می جوید که می پوید ‌ ‌ ‌ مگر حسن جمال خود تو در هر نقش[10] جویانی
توئی صورت توئی معنی که هم حسنی وهم عشقی ‌ ‌ ‌ توئی در دل توئی در تن که هم عقلی وهم جانی
جمال یوسفی[11] بنما و هر دیده بکن روشن ‌ ‌ ‌ که گشتست هر دلی مجوب چون یعقوب کنعانی[12]
غباری آمدست در دل که بیند یکی را دو ‌ ‌ ‌ نه بیند جز یکی چیزی غبارش گر تو بنشانی
گر از گلزار حسن تو بیابد مرغ جان بویی ‌ ‌ ‌ کند پرواز ازین گلخن چو کرّوبی و روحانی
برون[13] آ از حجاب کبریا وجلوه ده خود را ‌ ‌ ‌ که تا گیرد همه دلها جمال از شاهد جانی[14]
تو آن شاهی که در میدان خاک و چرخ مینائی ‌ ‌ ‌ بچوگان اجل چون گو سر شاهان بغلطانی ۱۸
خلافت مشت خاکی رادهی خوانی بسوی خود[15] ‌ ‌ ‌ نهی برجبهٔ ابلیس داغ لعنت و رانی
بر آئی گر بقهاری سلیمانی شود موری[16] ‌ ‌ ‌ در آئی گر بغفاری کند[17] موری سلیمانی
۱۹ گنهگاران امید از عفو می دارند از رحمت ‌ ‌ ‌ که شان چون گوی غلطانند زیر زخم چوگانی

جاری

۱۔ ج=تو ۲۔ ج=بمانده ۳۔ ج=خومانند ۴۔ ج 'و' ندارد ۵۔ ج=چهار
۶۔ ج= گرفته ۷۔ ج=بیابی و نیابی ۸۔ ج=وجوی ۹۔ ج=ندانم ۱۰۔ ا=نفس
۱۱۔ اشاره بحسن یوسف ۱۲۔ نام پدر یوسف که در کنعان زندگی می کرد ۱۳۔ ج=برون آر
۱۴۔ ج=جمال شاهد وجانی ۱۵۔ ج=تو دادی وخواندی خود ۱۶۔ اشاره به سلیمانؑ ۱۷۔ ج=شود
۱۸،۱۹۔ 'ج' این اشعار ندارد.

اگر رانی سزا باشد ندارم دست آویزی | دگر خوانی روا باشد که غفاری و رحمانی[1]
چرا ارواح علوی را اسیر نفس می داری | نمی شاید بملک جان کند اماره سلطانی ۱۷
خطاب از دل برون آمد چرا سرگشته ای هرجا | زبان بر بند و دل بگشا مکن دیگر پریشانی
چو سرّ روح انسانست نفخنا فیه من روحی[2] | نکو[3] بشناس این نکته[4] که غافل از که می مانی
خلافت نامهٔ داری ازو با حجت قرآن[5] | چرا از نفس اماره ستانی شغل سگبانی
صراط اینجانست راه شرع بروی گیر روی ثابت[6] | چو برقی از[7] صراط آنجا گزریابی بآسانی
بسنج اعمال را با عقل کین میزان اعمال است | گران گر پلهٔ نیکی است رستی ورنه نتوانی
تنت قبر است و جان در وی چو زندانیست درمانده | نیابی[8] گر خلاص این دم بآخر سخت درمانی ق
بهشت و دوزخ است اینجا به بین روحی و یا جسمی | که روح صاف فردوس است جهنم نفس جسمانی
که نفس از قوت نار است و دروی[9] شمع انوار است | هم اینجا زن درو آتش که آنجا تا نسوزانی
فرشته می کند ناله زدست نفس شیطانی | چرا از کردهٔ دیوی ملایک را برنجانی
به ناموس و مرزائی مشو مغرور ای غافل | که آن یک جو نمی ارزد دران بازار یزدانی
خرابات خراباترا چه می پوئی بهر سجده | سواد کفر را بنگر که[10] در سودای ایمانی
چه پوشی جامهٔ تقوی ردا از کبریائی کن[11] | چه نوشی بادهٔ انگوری، و می از یار نستانی[12]
شراب از ساقی جان خور زهر ساقی چه می جوئی | ق بسماع وصل او بشنو چه داری گوش برغانی[13] ۱۸
بکش این نفس اماره بکن آب این دل خاره | وگرنه ملک جان آرد از ایشان رو به ویرانی
ز خود فارغ شو و بگذر ز هر دو کون در یکدم | وگر باخود شوی همراه هم برجا و امانی
چو مار از پوست بیرون آئی تو از جان و دل و قالب[14] | برآ بر عرش جاویدی و[15] بنگر هم تو درمانی
جمال لایزالی بین بحسن روی خود آن دم | جلال لم یزل بنگر درون پردهٔ جانی
ازین دولت چرا غافل شوی بر طمع[16] فردوسی | وزین نعمت چرا فارغ شوی بر کوی رضوانی
تو کی یابی چنین ملکی چو جان در راه او بازی | بده یک حبه و بستان که خوش گنجیست ارزانی

جاری

۱- آیهٔ قرآن 'انت الغفور الرحیم' ۲- از آیهٔ قرآن ۳- ا=برو ۴- ج=نقطه
۵- ج=از وجهت قرآن می خوان ۶- ا=ره ثابت ۷- ج=چو برق بر ۸- او ب=نیاید، ج=نیابد
۹- ج=دران ۱۰- او ب=چه ۱۱- ج=زدل کبر و ریا کن دور ۱۲- ا=بستانی
۱۳- ج=زغانی ۱۴- ب=تو از جان و از قالب ۱۵- ج=به ۱۶- ا=طمع
۱۷،۱۸- 'او ب' این اشعار ندارند

باستغفار باز آیم که کس را درمیان دیدم / تو می گوئی تو می جوئی که هم راهی و همدانی[1]
بحق احمد مرسل که جام عشق نوشیده است / مرا بی خودکنی زان می زدست خویش برهانی
چو از نور سعادت کرده ای مسعود را پیدا / روا نبود که میرد در شقاوت از پریشانی

هست این نعت محمد حبیب الله
گر بخوانند بر قصند روان روح امین[2]

ق افروخته عشقند[3] بهر سوی چو قندیل / پروانه صفت چرخ زنان سوخته جبریل
جلوه بده از حسن درین عرش دل من / تا کور شود دیدهٔ اوهام عزازیل
آن کس[4] که ز رخسارهٔ تو بربست[5] نظر را / عشاق کشیدند بهر دیده چو او نیل
شیطانست که سجده نکند پیش رخ تو / در قبلهٔ ابروی تو کس رانبود قیل
بر فرق سر تو بنهادند ملایک / از درّ حقیقت چو مرصّع شده اکلیل[6]
احمد شده نام تو احد آمده در وی / هم در تو بجوئیم[7] و نیفتیم بتاویل
ما عارف مستیم که کس را نشناسیم / جز صورت پاک تو که در جانست چو قندیل
برگرد لب تو خط سبزه نبشتند / در وی همه اسرار الٰهیت بتفصیل
می گفت خضر آب حیاتست لب تو / گفتیم بکن توبه که هست این همه تمثیل
چون حسن جمال تو به بینم بهر چشم / در هر دهن از[8] وصف تو گوئیم اقاویل
ما نعره زنان سجده کنان[9] پیش رخ تو / خلقی همه مشغول به تکبیر[10] و به تهلیل
ما[11] قبلهٔ ابروی تو دیدیم بماندیم / یاران سفر کعبه گزیده[12] ز سرانديل
ای رحمت عالم نظری جانب مسعود / کز وهم و خیالات[13] بماندست به تعطیل

۱- ا= که هم اینی و هم آنی ۲- ب و ج "این شعر تعارفی ندارند ۳- او ب= عشق تو، ج= عشق
۴- ج= کانکس ۵- ب= بررخسارهٔ بربست ۶- ج= الیل ۷- ب= نجوئیم
۸- او ج "از" ندارند ۹- ب= ماسجده مسانه کنان ۱۰- ب= تکبیر ۱۱- ج= تا
۱۲- ج= گزیدند ۱۳- ا= خیالت، ب= خیالا

اندرین شعر کلام قدسی افتاده است
نکند فهم مگر عارف صاحب تمکین[1]

مامست الستیم[2] قضارا نشناسیم — از غایت مستی سرو پارا نشناسیم
در آب حیاتیم و سر چشمه بجوییم — در عین بقاییم و فنارا نشناسیم
ما گوهر عشقیم که در بحر خداییم — در خاک ازانیم[3] که جارا[4] نشناسیم
در کسوت ما اوست برون آمده[5] از مکر — لیکن چه توان کرد[6] دغا را نشناسیم
عشق رخ معشوق[7] چنان شیفته کرداست — کز شیفتگی هیچ هوا را نشناسیم
زهر غم سوداش چو جلاب بنوشیم — در جور نه بینیم و جفارا نشناسیم
هر جاکه غمی[8] هست بنوشیم و بخندیم — غم را نگذاریم[9] و بلارا نشناسیم
هر درد که باشد بکشیم از سرمستی — بی درد نباشیم و دوارا نشناسیم
تا وصف و جودش در خویش بدیدیم — از خوف گزشتیم و رجارا نشناسیم
برکرّهٔ گردون بنشستیم و بگردیم — از چرخ نترسیم و قضارا نشناسیم ۱۶
گشتیم همه راست چو بالای دل آرام — این قامت چون چنگ دو تارا نشناسیم
لامیم که دور از الف قامت یاریم — بروی چو رسیم این قدبالا را نشناسیم
بر مرده نگرییم و نه بر زنده[10] بخندیم — در ضحک نه خفتیم و بکارا نشناسیم
در میکده شینیم و بخمار نه بینیم — معشوقه[11] پرستیم و لقا را نشناسیم
ق بادرد کشان خوی گرفتیم و نشستیم[12] — ما خانقهٔ اہل صفا را نشناسیم
لب خشک نماییم و[13] همه غرق درآبیم — صد چشمه بنوشیم و سقارا نشناسیم
نی صاف و نه دردیم که بی چون و چراییم — در درد نه بینیم و صفا را نشناسیم
۱۴ در قرب ''وفی انفسکم'' مست نباشیم — این عالم پیوسته و جدا را نشناسیم
ما ذات صحیح ایم که بر شکل مسیحیم — باقی[15] کن روحیم و بقا را نشناسیم جاری

۱۔ 'ب وج' این شعر تعارفی ندارند ۲۔ اشاره به عهد خداوند باارواح بندگان ۳۔ ب=ازاییم
۴۔ ج=جان را ۵۔ اوب=آمد ۶۔ ب=کردکه ۷۔ ا=معروف ۸۔ ج=غم
۹۔ ب=نگزاریم ۱۰۔ ا=بہ زنده ۱۱۔ اوج=معشوق ۱۲۔ درهرسه نسخه=نشستن
۱۳۔ 'ا' ندارد ۱۴۔ ازآیهٔ قرآن ۱۵۔ اوب=باقی کن وروحیم
۱۶۔ 'ج' این شعر ندارد

ما نور خدائیم که بر خلق رسیدیم … مشغول بخویشیم و خدارا نشناسیم [20]
با آنکه محیطیم[1] زمین را و سمارا … مستیم چنان کارض و سمارا نشناسیم
بی لب سخن سرّ[2] بگوییم بهر دل … حرف و[3] کشش وصوت و صدارا[4] نشناسیم
گوش دل ما پر ز سماع ابدی شد … این چنگ و رباب و دف و نارا نشناسیم
از بهر می صاف مصلا[5] بفروشیم … ما مکر و دغای صلحارا نشناسیم
ما قلب ترازوی کنیم از سرّ رندی … نفعی نستانیم و جزارا[6] نشناسیم
ما مسند خاک در معشوق[7] گزیدیم[8] … بالشت سیاهِ وزرا را نشناسیم [21]
هر عهد که بایار بکردیم شکستیم … پیمان شکنانیم و وفارا نشناسیم
ما گنج صوابیم که در[9] مخزن لطفیم … از جرم نترسیم[10] و خطارا نشناسیم
ما رقص کنان بر سر بازار بگردیم … بی شرم کسانیم و حیارا نشناسیم
ما شاهد گلرنگ بزانو بنشانیم … سجادهٔ تزویر و ریا را نشناسیم
ما ملک قناعت چو شه بلخ گزیدیم … تخت جم و تاج سر دارا نشناسیم
گر خلق زند سنگ چو گلدسته ستانیم … از زخم نرنجیم و قضارا نشناسیم
ق بیرون شدگانیم[11] ازین عالم فانی … نور و ظلم و صبح و مسارا نشناسیم
بی چون و چرا صورت[12] دلدار ببینیم … ای مدعیان چون و چرارا نشناسیم
صد چشمهٔ حیوانست درون دل ما گم … ما[13] چشمهٔ صحن خضرا را نشناسیم
شد از نظر[14] مهر رخش سنگ دلی[15] لعل … ما جوهر پاکیم که خارا[16] نشناسیم
تن مهر گیاهست[17] که بر چشمهٔ جانست … خشک است ازان مهر گیارا نشناسیم
پیوسته صدا می کند آن یار بهر دل[18] … از بانگ صدا[19] لیک صلارا نشناسیم
ازدرد و بلای غم او ذوق نیابیم … تا صورت اخلاص و رضا را نشناسیم
هر نفس عصائیست که بر صورت ماراست … از مار نترسیم و عصارا[22] نشناسیم

جاری

۱۔ ب وج= محیطم ۲۔ ب= سخن سرخ ۳۔ ب 'و' ندارد ۴۔ ب=صلارا ۵۔ ا=مصا
۶۔ ب=ضرررا ۷۔ اوب=مسعود ۸۔ ج= نشینم ۹۔ ا=از ۱۰۔ ب=برآیم
۱۱۔ درہرسہ نسخہ=شدہ گانیم ۱۲۔ ج=صحبت ۱۳۔ ب=تا ۱۴۔ ب=نظرم ۱۵۔ ا=دل
۱۶۔ ب=جارا ۱۷۔ ا= گیائیست ۱۸۔ ا'دل' ندارد ۱۹۔ ب=صلآ ۲۰۔ شاعر مشرق اقبال
درشعر اردو گفتہ: کار جہان دراز ہے اب میرا انتظار کر ۲۱۔ 'ب' این شعر ندارد ۲۲۔ اشارہ بہ عصا و مار موسیٰ

ماکوه تن خود برباییم چو کاهی	اسرار که و کاه ربارا نشناسیم
بی یوسف خود هیچ رخ خوب[1] نه بینیم	بی پیرهنش هیچ قبارا نشناسیم
وابیضت عیناه من الحزن بگوییم	جز سوختن و یا اسفیٰ را نشناسیم [15]
سلطان دل ماست محمد که ز سوداش	فیروزی تاج امرا را نشناسیم
پا مال بسازیم همه تاجوران را	جز چتر سواد فقرا را نشناسیم
ماییم فقیران درِ او که بصد شوق	خرسند بفقیریم[2] و غنا را نشناسیم
ماراست شکنهای دو زلفش شب معراج	معراج سمٰوٰت علا را نشناسیم
در دیدهٔ ما[3] نور ازان زلف سیاهیست	در ماه نه بینیم و ضیارا نشناسیم
بگرفت ز گیسوش[4] دماغ و دل ما بوی	مشک ختن و عنبر سارا نشناسیم
تا غرّهٔ مه[5] بر رخ خورشید بدیدیم	واللیل نخوانیم وضحیٰ را نشناسیم
ما عاشق گلزار خط و عارض اوییم[6]	در باغ نه بینیم و صبارا نشناسیم
فردا که همه خلق رود[7] زیر لوایش	مامست بخیزیم[8] و لوا را نشناسیم
برقاضی حاجات چنان مست در آییم	در خصم نه بینیم و گدارا نشناسیم
ماییم شهید لب خونخوارهٔ معشوق	در حرب نیاییم و غزارا نشناسیم
ما ذکر مسمّیٰ حقیقی بگزیدیم[9]	اسم صغراء و کبرا را نشناسیم
ما آیینهٔ عشقیم که صافیم همیشه	ما مصقل[10] زنگار زدارا نشناسیم
هستی همه ماییم اگر نیست نماییم	این نیستی هست نما را نشناسیم
جز در کمی[11] ظلمت اغیار نه کوشیم[12]	جز طلعت انوار فزا را نشناسیم
قارون حقیقت شده ایم[13] از ملک العرش	این عالم درویش و گدارا نشناسیم
ما هشت گلستان بفروشیم بکندیم	جز عارض رنگ سمرارا[14] نشناسیم
ما دیدهٔ روحیم که در عین یقینیم	گم گشتهٔ یاریم و هدارا نشناسیم

جاری

۱۔ ب=خواب ۲۔ ا=بفقریم ۳۔ 'ما' ندارد ۴۔ اوج=زگیسوی ۵۔ ا=ماطرّهٔ شب،
ج=تاطرّهٔ شب ۶۔ ا=اویم ۷۔ ا=رودخلق همه ۸۔ نخیزم ۹۔ ج=نگیریدیم
۱۰۔ اوج=صیقل ۱۱۔ ج=درکمین ۱۲۔ ج=نگوییم ۱۳۔ ب=شده ام ۱۴۔ ج=سمررا
۱۵۔ آیهٔ قرآن، ترجمه: چشمهای او از غم سپید گشت۔ این واقعهٔ پدر یوسف است که بعد گم شدن پسر "یوسف"
او بسیار گریست و گفت "یا اسفیٰ علیٰ یوسف" یعنی: های یوسف

در پردهٔ خاصیم ندیم[1] شه معنی　　آواز قبیح[2] نقبا را نشناسیم
درس علماء و فضلا را نشناسیم [18]
ما جمله مقیمان سرای غم[3] یاریم　　دل شاد بگردیم و سرارا نشناسیم
مد هوش چنانیم ز سودای رخ او　　کین وهم[4] و خیال من و مارا نشناسیم
طاقیم که باغیر خدا جفت نداریم　　زوجیت و شهوات[5] و هوا را نشناسیم
روحیم که در قالب هر مرد و نسائیم　　مردیم[6] که اندام نسارا نشناسیم
ما کوکب حسنیم شهاب فلک دل　　برجیس و ثریا و سها[7] را نشناسیم
ما اختر سعدیم که مسعود شدستیم　　بخت بد دوران سما را نشناسیم

هست این شعر بمدح ملک ملک صفا
که هم از قلب جهانست هم از رکن الدین [8]

جلیس مجلیس علوی درون پردهٔ نور　　یگان رکن معظم غریق نور حضور
همه جهانست[9] منور زنور طلعت او　　اگرچه جمالش ز چشم ما مستور
هزار دیده چو پروانه عاشق اند برو　　که تا بچشم که آید کرا شود مقدور[10]
شعاع طلعت زیباش شمع ارواحست　　بجز ملایک بروی زدن[11] کرا مقدور
ق بهر دماغ که پیوست[12] بوی ساغر او　　میان حلقهٔ مستان سرش[13] چون منصور
بهر دلی که فگنده نظر رهیده ز غم　　نمود آن[14] نظر اورا مقام اهل سرور [19]
کسی که خاک ره او کشیده در دیده　　شده ز کحل یقین هر دو چشم او پر نور
نرفت هر که براهش، بماند در ظلمت　　ندید هر که جمالش ز عشق شد مغرور
چگونه وصف کنم من بدین زبان اورا　　که هست وصف[15] جمالش ز فهم مردم دور
به ملک فقر[16] شه است او سپاهش اهل صفا　　که هر یکیست ازیشان بصفیه[17] مشهور

جاری

۱۔ ا=ندیم ۲۔ ج=قبیح ۳۔ ا=رخ ۴۔ ا'و' ندارد ۵۔ ب=لذات ۶۔ ب‌وج=فردیم
۷۔ ج=شهارا ۸۔ 'ب‌وج' این شعر تعارفی ندارند ۹۔ ا=همه جهان منور ۱۰۔ اوج=منظور
۱۱۔ ب= گزاردن، ج=زدن ۱۲۔ درهر سه نسخه=پیوسته ۱۳۔ اوج=سرست ۱۴۔ ج=از
۱۵۔ ب=وهم ۱۶۔ ج=فخر ۱۷۔ ب=صحیفه ۱۸۔ 'مصرع' محواست، 'اوب' این شعر ندارند
۱۹۔ 'ا' این شعر ندارد

منم که دور فتادم ز دور چرخ ازو — کنم شمار ازان روز و شب سنین و شهور
شراب وصل ز دستش گهی بنوشیدم[1] — خمار هجر مرا کرد ناگهان مخمور
حریف مجلس او بود دل که پیوسته — جدا فگند[2] ز غیرت قضای چرخ غیور
ز دست چرخ به پیش خیال نالیدم — جواب داد که صبراست چاره، باش صبور
ز پیش دیده[3] نهان گشت تا رخ آن مه — جهان شداست ز سوداش چون شب دیجور
فتاده[4] در چه هجران بعاقبت مسعود — که قدر وصل ندانست این[5] دل مغرور
بحق روح امین و بحق میکائیل — بحق قابض روح و بحق نافخ صور
بحق حامل عرش و بحق عالم قدس — بحق آیت کرسی و بحق سورت نور
بحق ام کتاب و بحق چهار کتاب — بحق پنج اولوالعزم یا رحیم و غفور
بحق فرق علی فاطمه حسین حسن — بحق فرق محمد بحق ده منشور
بحق احمد مختار چهار یار عظیم[6] — دل خراب مرا کن بوصل او معمور

اندرین شعر که اسرار خفیات دروست
شنود[7] هر که گیرد ز دو عالم نفرین

سایهٔ همت ورای لامکان خواهم فگند — دیده را بر طلعت آن بی نشان خواهم فگند
از پی رفتن بهفتم[8] آسمان از زلف یار — تا بام[9] عرش اعلیٰ نردبان[10] خواهم فگند
از رخ هر ذره خورشید ازل خواهم نمود — عکس دل گر بر زمین و آسمان خواهم فگند
شاهد جان را بخواهم داد جلوه آشکار — پردهٔ وهمی[11] ز چشم مردمان خواهم فگند
نور ایمان در دل هر کافری خواهم نهاد — سرمهٔ توحید اندر چشم شان[12] خواهم فگند
مومنانرا غرق خواهم کرد در آب حیات — کافرانرا تشنه[13] اندر خاکدان خواهم فگند
سرخواهم ساختن گرمی دوزخ[14] ز آب چشم — راهِ دل[15] درباغ فردوس جهان خواهم فگند

جاری

۱- ا و ب=همیشه نوشیم ۲- ج= فگنده ۳- ا=دید ۴- ا=فتاد ۵- ب=از
۶- اشاره به خلفای راشدین که نیز چهار یار گفته می شوند ۷- 'ب و ج' این شعر تعارفی ندارند
۸- ا=ازبرای رفتن هفت، ب=ازپی رفتن هفت ۹- ب=تابنام ۱۰- ب=بردن ۱۱- ا=وهم
۱۲- ا=مردمان، ج=جان ۱۳- ب=بسته ۱۴- ا= گرمی ز دوزخ ۱۵- ا=زآب دل

خار غیر از نرگس گلزار جان خواهم کشید — بوی دل در غنچهٔ هر بوستان خواهم فگند [26]

گلبنانرا آب خواهم داد از چشم روان — آتشی[1] از سوز دل[2] در گلخنان خواهم فگند

مانده است از پنج حس و شش جهت دل از دوئی[3] — دیدهٔ جان را جدای این و آن خواهم فگند [4]

ظاهر و باطن بنور خویشتن خواهم گرفت — از دل اوهام و خیالات و گمان خواهم فگند [5]

چون خلیل بت شکن[6] جمله بتان خواهم شکست — آتشی در دیر ترسان[7] و مغان خواهم فگند

هر که در[8] توحید خواهد گفت بر من نکتهٔ — گنگ خواهم کرد مهرش بر دهان[9] خواهم فگند

معجز روح الله است اندر لب جان بخش من — روح قدسی در تن[10] مرده دلان خواهم فگند

مرغ جان تا ز آشیان تن روان آید برون — پنجهٔ مرغ[11] هوا در آشیان خواهم فگند

بر دو کف بیضا و ثعبان از عصا خواهم نمود — میل ایمان در دل فرعونیان خواهم فگند

هر تنی نفس است ثعبانی که بر گنجی[12] دل است — من یگان را چون عصا اندر دهان[13] خواهم فگند

پای را خواهم نهادن برسر کرسی و عرش — دست در فتراک آن صاحبقران خواهم فگند

شیخ رکن الدین که از تاثیر فیض نور او — سایهٔ خورشید دل[14] بر لامکان خواهم فگند

[15] جست و جوئی در دل روحانیان خواهم نهاد — ولوله از عشق چون در اختران خواهم فگند

غلغله برهفت چرخ و نُه فلک خواهم فتاد[16] — [17] هائی هوئی درمیان قدسیان خواهم فگند

آفتاب و ماه را بی تاب خواهم ساختن — مشتری و زهره را انگشت سان[18] خواهم فگند

[19] خامهٔ دست عطارد از بتان خواهم برید — خنجر مرغ را نیز ازمیان خواهم فگند

آن زحل کو نحس اکبر گشته[20] است بر عالمی — گردنش خواهم شکست و ز زمان[21] خواهم فگند

می کشد پروین دندان[22] بر دل شوریده ام — مشت خواهم زد همه دندان آن خواهم فگند

گوی خواهم ساخت این نُه چرخ از چوگان کن[23] — برسر آن گو زخم از سنگ گران خواهم فگند

چند باشم برسر ساحل نشسته تشنه لب[24] — کشتی دل را به بحر بی کران خواهم فگند

دشت و صحرا از هوای روی او خواهم گرفت — غارتی[25] در کاروبار خان مان خواهم فگند

جاری

۱۔ اوج= آتش ۲۔ ج=دلان ۳۔ ب=دل در دوئی، ا=در دل از دوئی ۴۔ مصرع در 'ج' ناخوانان
۵۔ ج=ناخوانان ۶۔ لقب ابراهیمؑ ۷۔ ا= آتش در دیر ترسا، ب= آتش در دین ترسا ۸۔ ب=جز ۹۔ ب
وج=مهر برزبان ۱۰۔ ج=دردل ۱۱۔ ا=باز ۱۲۔ ب وج= گنج ۱۳۔ ب=سر بزیر پای آن قطب جهان ۱۴۔
ا=در ۱۵۔ در 'ب وج' این مصرع در شعر مابعد می آید ۱۶۔ ب=نهاد ۱۷۔ در 'ب وج' این مصرع در شعر ماقبل آمده
است ۱۸۔ اوج=شان ۱۹،۲۰۔ در 'ج' این مصرعها محواست ۲۱۔ ب وج=زبان ۲۲۔ اوج=می کشد پروین که
دندان ۲۳۔ این نُه فلک چوگان زلف ۲۴۔ ب وج= آب ۲۵۔ ج=غارت ۲۶۔ 'ب' این شعر ندارد

این سر یر سر را از کوی او[۱] برکرده ام — وین سر بی اصل را برآستان خواهم فگند
وهم مسعود از دل و دیده برون خواهم کشید — عکس روی او درون چشم جان خواهم فگند

مدح شیخ است درین شعر که بر خاک درش
بتفاخر[۲] ملک وحور بمالند جبین

بر فلک دل[۳] خاسته آن قطب[۴] چو ناگه — گشت جهان از نور او روشن چومه
گفت ملایک کیست او از[۵] غیب خطابی — آمد انّی جاعل فی الارض خلیفه [۶]
جمله نحوست از جهان زایل شود[۷] اکنون — [۸] کاختر مسعود آمدست از برج سعاده[۹]
شیخ شیوخ شهاب الدین[۱۰] کز نور هدایت — هم چو محمد راه حق بنمود بگمره
خضریست[۱۱] و مسیح دم کز یک[۱۲] نفس او — چشمهٔ حیوان آمده در شهر[۱۳] بهر چه
چو انا بشر مثلکم بودست[۱۴] خطابش — صورت مرد آمدست بر خلق ز درگه [۲۳]
گرچه بصورت چون بشر درخواب وخوراست او — لیک بمعنی زین صفت پاک است ومنزه[۱۵]
هست بدستش امرکن برجمله ملایک — شان همه جمله سپاه او، او برسر شان شه
[۱۶] کرد تجلی نور حق از بس که بجانش — [۱۷] خاسته از هرموی او آواز اناالله
ملک وجودش چون گرفت از نور سراسر — رفت ز[۱۸] ظاهر و باطنش بود آنچه سوی الله
تاج خلافت یافت[۱۹] اندر شب قدر او — لشکر شیطان گشت چون پامال سحرگه
گر ید بیضا نور را[۲۰] از دیده ربوده — گشت ز نور وی او[۲۱] بینا همه اکمه
سجده فریضه است پیش او بر جمله خلایق[۲۲] — عاق چو شیطان گردد آنکس که کند نه
تا که فلک درگردش است و مه به تابش — حجت حسنش در جهان داری تو موجه

۱۔ ا=درکوی دلبر،ازان کوی دلبر ۲۔ 'ب وج' این شعر تعارفی ندارند ۳۔ ب=برفلک جان ودل ۴۔ ج=قطبه
۵۔ ب= کیست این ۶۔ ازآیهٔ قرآن، ترجمه: من برزمین خلیفهٔ خودخواهم آفرید ۷۔ اوج=شد ۸۔ در'ب'
این مصرع درشعرمابعدمی آید ۹۔ اوج=سعادت ۱۰۔ ج=شهاب دین ۱۱۔ ا=خضرلبیست، ج=خضرلبش
۱۲۔ ب= کان زیک ۱۳۔ ب=وبهر ۱۴۔ ا=بردست ۱۵۔ ب=منورمه ۱۶۔ در'ب' این مصرع درشعر
ماقبل آمده است ۱۷۔ مصرع در'اوج'=خاسته بهرسوآوازانی اناالله ۱۸۔ ب وج 'ز' ندارند ۱۹۔ ا=یافته ۲۰۔ ا
وج=نوراو ۲۱۔ اوج=زپرتونوراو ۲۲۔ ب=ملایک ۲۳۔ ازآیهٔ قرآن

۱ هست این شعر بمدح خلف شیخ جهان

ق که[۲] ازو گشته منور همهٔ روی زمین

کاروان ره روان بین از هوای یار مست — عالمی از نور مست و عالمی از نار مست

رهروان مست اند از احوال آن مست جمال — وان ولی الله از جام مئی جبار مست

قرة العین مشائخ خواجه بزرگ بو سعید[۳] ق — کز مئی اسرار او گشته دل ابرار مست

۴ مستی احوال او کردست در عالم اثر — کاین چنین گشتست هر سوی درو دیوار مست

۵ روضهٔ وصلست جان او که از امداد لطف — کرد دلها را ز تجری تحتها الانهار[۶] مست

شاهدان از نماز[۷] مست و مطربان از بانگ چنگ — ۸ ساقیان از باده مست و عاشقان از یار مست

۹ مطربان مست از نی و نی از حدیث مطربان — عارفان از باده مست و یار از دیدار مست

چشم مست از حسن او لب بذوق باده اش — مست بوی او دماغ و گوش از گفتار مست

عشق باده، حسن ساقی، لب پیاله، تن سبو — دل شده از روح مست و روح از دلدار مست

روح مست و قلب مست و عقل مست و عشق مست — و از نسیم شان شده این نفس دُردی خوار مست

لوح مست و عرش مست و کفر مست اسلام مست — ۱۰ و از شراب لایزالی مومن و کفار مست

روح مست و راح مست درویش از دیدار مست — خط او از لوح مست و این لب از گفتار مست

زلف او از کفر مست و درویش از اسلام مست — شکل مست و حسن مست و غمزه مست و یار مست

زلف مست و روی مست و خط مست و خال مست — چشم مست و آن لب و آن قد و آن رفتار مست

باغ مست و غنچه مست و سرو مست و جوی مست — شاخ مست و برگ مست و سبزه و اشجار مست

چرخ مست و ماه مست و ابر مست و باد[۱۱] مست — انجم و خورشید و افلاک از می دیدار مست

فاخته از ذکر مست و قمری از آواز مست — بلبلان[۱۲] مست از گل و گل از دم اشجار مست ۱۳

هر طرف بی می عروسان چمن گشتند مست — شد مگر از عکس چشمش ابر نرگس وار مست ۱۴

رنگیان باغ از مستی خرامان کرد گل — وز دهان گل شده مرغان شکر خوار مست ۱۵

جاری

۱۔ 'ب و ج' این شعر تعارفی ندارند ۲۔ در هر سه نسخه = گر ۳۔ در هر سه نسخه محواست ۴۔ 'ا' این شعر ندارند

۵۔ 'ب' این شعر ندارد ۶۔ از آیهٔ قرآن ۷۔ ا=نماز ۸۔ مصرع در 'ج'=عارفان از یار مست و یار از دیدار مست ۹۔ 'ب و ج' این شعر ندارند ۱۰۔ در 'ج' مصرع در شعر متاخری آید ۱۱۔ ج=باده

۱۲۔ ج=بلبل آن ۱۳۔ مصرع در 'ب'=بلبلان از رنگ گل و گل از همه اشجار مست

۱۴،۱۵۔ 'ا' این اشعار ندارد

چرخ مست از عکس ماه و ماه مست از عکس گل — آفتاب از عکس چشم و نرگس گلزار مست [الف]

تا[1] پیاله برکف ساقی جان گردان بود — باد پیوسته چو روح الله از انوار مست[2]

باغ مست از خط و گل از روی غنچه از دهن — نرگس از چشم و چمن از رخ آن رخسار مست [14]

مستی احوال او کرد است در عالم اثر — کاین چنین گشت هر سوی در و دیوار مست [الف]

عالمی مست از می و مسعود زان ساقی مست — چشم او از روح مست و روح از اسرار مست

[15] اندرین شعر بشتم صفت اہل صفا
چکنی رقص نداری چو تو احوال چنین

آن طائفه کز اہل سماعند کیا نند — آنان که بجز دوست نه بینند و ندانند

در رقص در ایند چو غایت[3] مستی — از گردن دل رشتۂ جان را گسلانند

در وقت تواجد بجهند از همه اوصاف — وان را که بخواهند ز کونین جهانند

دستک چو زنند از سرمستی بتواجد — هم از ازل وهم ز ابد دست فشانند

بی پای ورای فلک و عرش خرامند — بی چشم ثری[4] تا به ثریا نگرانند

با آنکه بظاهر همه درویش فقیرند — در ملک قناعت همه شاه دو جهانند[5]

دیوانۂ یارند ز اغیار رمیدند — بیگانه ز[6] خویشند یگانه[7] شدگانند[8]

در دیر بتان معنی، دیار پرستند — در مصحف جان صورت دلدار بخوانند

نی آتش و نه آب و نه خاکند و نه بادند — نه اسم[9] و نه جسمند و نه عقل اند و نه جانند[10]

این حرف بریشان نتوان گفت که سرند — وین وصف دریشان[11] نتوان خواند[12][الف] که آنند

گه آتش سوزان ز دل خویش برارند — گه چشمۂ حیوان زلب خویش چکانند

گه بادۂ گلرنگ به بازار بنوشند — گه شاهد سرمست بزانو بنشانند[13]

سجّاده فروشند و خرند از لب او می — اسلام دهند و همۂ کفر ستانند

جاری

۱۔ 'تا' ندارد ۲۔ ا=ازمی انوار مست ۳۔ اوب=غایتی ۴۔ ا=تر ۵۔ ب=شاہان جهانند

۶۔ ج 'ز' ندارد ۷۔ ب=بیگانه ۸۔ ج=شده گانند ۹۔ ا=زاسمند ۱۰۔ ج= کذا

۱۱۔ اوج=بریشان ۱۲۔ ب= گفت ۱۳۔ ا=بنشانند الف۔ 'ا' این اشعار ندارد

۱۴۔ 'اوج' این شعر ندارد ۱۵۔ 'ب وج' این شعر تعارفی ندارند

زاهد نتوان گفت که پیوسته خرابند — عابد نتوان خواند که شان باده کشانند
بر تختهٔ بازار برقصند ز مستی — وان کس که کند منع ازو، دور[1] برانند[2]
چون دوله آیند بسوزند در آفاق — چون در فرح آیند ز گل جامه درانند
بادوست یکی اند چو جان در تن مردم — چون نیک به بینی بحقیقت تو، همانند ۱۸
دایم بسماعند همه وقت برقصند — در عین عیانند ز اغیار نهانند ۱۹
نزدیک تر از بینش و از دیده بعید اند — بیرون ز همه نقش و بهر نقش عیانند
در عین خزان از رخ جان بخش بهارند — در عین بهار از دم جانسوز[3] خزانند
فردان همه آنند[4] و دگر فرق دو رویند[5] — مردان همه آنند دگر قوم زنانند
[6] شیران همه آنند دگر روبه لنگند — مردان همه آنند دگر ماده سگانند
مسعود تو در خلوت دل چون ره ایشان[7] — دانی که نشان چیست که بیرون ز نشانند

اندرین شعر کلامیست که بیرونست زعقل
تو نه ای مرد حقیقت سخن عشق مبین[8]

مارا تو جان مخوان که زجان نیز برتریم — در هیچ جا[9] نه ایم و بهر جای حاضریم[10]
گه چرخ زاده ایم گه از چرخ زاده ایم — گاهی در امر آمر[11] وگه امر آمریم
جان گرچه نور ماست بهرتن که بنگریم — عشاق را چو روی نماییم دل بریم
گه کعبهٔ ایم و گاه کنشتیم و گاه دیر — گه مومنیم و گه منع وگه گبر و کافریم
گه کفر کافریم[12] و گه ایمان مومنیم — این هر دو وصف ماست گهی[13] چیز دیگریم ۲۰
از اسمها غنی و بهر اسم مضمریم[14] — از نقشها بری وبهر نقش ظاهریم
گوییم هر زبان[15] و بهر گوش بشنویم[16] — حسن و جمال خویش بهر دیده بنگریم
آیینهٔ جمال رخ ماست هر طرف[17] — هر رخ جمال خویش به بینیم و بنگریم

جاری

۱- ب=ازان ذوق ۲- ا=ترانند ۳- ا=دلسوز ۴- ب= آیند ۵- ب=درنید
۶- ج= کذا ۷- ج= کذا، اوب 'محو' ۸- 'ب وج' این شعرتعارفی ندارند ۹- ا=خا
۱۰- ا=حاضرم ۱۱- ا=درامراوامر ۱۲- ج= گه کفروکافریم ۱۳- ا= گه، ج= گه ما
۱۴- ا=مضمرم ۱۵- ا=هرزمان ۱۶- بشنوم ۱۷- اوج=هرچه هست
۱۸،۱۹،۲۰- 'ب' این اشعار ندارد

نوریم کاسمان وزمین زان[1] منور است — گوییم نور لیک به معنی منوریم
بیرون ز عالمیم و عالم[2] ز فیض ماست — ما عالمی نه ایم از الله اکبریم
شیطانست قهر ما و رسول است لطف ما — در هر دلی همیشه بدین[3] وصف حاضریم[4]
ماییم وراه و منزل و راهرو و راه بر — نی بلک ازین صفات برونیم و برتریم
جای که ذات ماست نیابی تو هیچ چیز — آنجا اگر اله[5] بگوییم قاصریم
بیرون ز چشم و جانست همه ذات ملک ما[6] — نی بلک انیست چادر و ما زیر چادریم[7]
هژده هزار عالم حادث ز فیض ماست — ارواح شانست جامه و ما دست گازریم[8]
شویندهٔ گناه همه عالمیم ما — دلهای شانست جامه و ما دست گازریم [19]
در هر دلی که آتش سوزان بسته است — زان هر دلی بسوز در آییم گازریم [20]
در عالم صور چو نماییم صورتیم — چون بگذریم از همه صورت مصوریم
بیرون ز پنج وهفت و نُه است اوج جان ما — بل نی، جهان است چادر و ما زیر چادریم[9]
در هر رخ جمال ز نور ظهور ماست — کان مظهرست و مابته[10] پرده مظهریم
این نکته نی زماست من الله[11] گفته ایم — ماخود نه ایم، صورت اوصاف قادریم[12]
مسعود بک برای دعا نام کرده ایم — سر از[13] صفات ماست که ستار ساتریم

هست این شعر بمدح کله اهل صفا
که کند مرکب شان نعل از تاج زرین[14]

کلاه بر سر درویش چتر توحید است — چهار ترک که بنی نشان تجرید است
موحد است کسی[15] آنکه درمیانهٔ جمع — بنفس[16] شاغل خلق است ودل به توحید است
ق موالی[17] است حریفم که از مهاوت او — قلندر جبروتی چو سایه گردید[18] است
مرا که خرقهٔ فقر است از علی موروث — برای سکهٔ وحدت گشاد تشهید است

جاری

۱- ب=را ۲- اوج=عوالم ۳- اوج=برین ۴- ب وج=ناظریم ۵- ا=اراده
۶- ج=پاک ما ۷- ا=صدرمصدریم ۸- ب وج=صادروماصدرمصدریم ۹- مصرع دو 'ا'=در هر دلی که راز نهانست ناظریم، ج=در هرسری---- ۱۰- ج=ومائینه ۱۱- ا=عن الله ۱۲- ب=قاصریم
۱۳- اوج 'از' ندارند ۱۴- 'ب وج' این شعر ندارند ۱۵- ا=که ۱۶- ب=بحسن ۱۷- در هر سه نسخه=مولهی است ۱۸- ب=کندید ۱۹، ۲۰- 'اوب' این اشعار ندارند

میان حلقهٔ مستان سزا[1]ست چون منصور
کسی که ساغر مارا بشوق لیسید است

مرا دلیست که دریای بیکران خوانند
که بحرهای حقیقت درو بجوشید است

جمال طلعت مارا ز چشم بد چه اثر
که از شعاع رخش دیدها بترقیداست[2] ق

مراست سکه که هر دو جهان برونقش است
میان صورت ما زان نشان تفریداست [24]

دل رمیدهٔ مارا چه جای هشیار است
که در الست[3] ز دستش شراب نوشیداست

هلال ابروی او پیش ما چو پیوسته است
مرا ز طلعت میمونش هر زمان[4] عیداست

بعید نیست ترا دوست[5] در دو دیده نگر
که هرچه درنظراست آن توئی واو دیداست

حریف مجلس ما خود دغا همی بازد
نگر[6] که بر رخ خورشید خاک مالیداست

شراب ریز وشکن زود ساغر ای ساقی[7]
ز شوق آن لب شیرین دلم بجوشیداست

سواد فقر ز سودای زلف معشوق است
سیاهیش دل عشاق زان پسندیداست

دلی که زلف درازش[8] میان هیچ فگند
تو دست کوته[9] ازو کن که بخت لغزیداست

چه نرگس است دغاباز ومست ازمی عشق[10]
ز[11] بهر کشتن مردم بمکر غلطیداست

چرا شداست پریشان دل گرفتاران
مگر که گیسوی اورا صبا بژولیداست

کمند زلف سیاهش که کفر را مایه است
برای بردن ایمان چه سخت پیچیداست

مرا چو کفر حقیقی نمود راه[12] بجان
ق هیچ[13] دین[14] نستانم که محض تقلیداست

جمال شاهد غیب است در نظر مارا
که از لطافت آن دل چو غنچه خندیداست

همای همت ما کی بدین[15] فرود آید[16]
سگ است آن که به بینی به جیفه چسپیداست [17]

شفای قلب رفیقان اگر همی خواهید
بفکر نظم مرا بنگرید، تعویذاست

یگان قصیده چو سوره[18] شمار بست[19] آیتهٔ
زو هم رست[20] برو هر دلی که گردیداست

جمال ام کتاب ار چه از نظر[21] پنهاست
بخوان تو نظم مرا کان بیان تحمید[22] است ق

میان قالب[23] مسعود مرغ لاهوتست
که جای دانه سر جملهٔ قدسیان چیداست

☆☆☆

۱۔ ا=سرّ ۲۔ درهرسه نسخه=ترقیداست ۳۔ اشاره به عهد ربوبیت خدا ''الست بربکم'' ۴۔ ا=دمی
۵۔ ا ''دوست'' ندارد، ج=دردو دیدهٔ اوست بنگر ۶۔ ب=زنگر ۷۔ ا=دوست ۸۔ ا=درازیش
۹۔ ا= کوتاه ۱۰۔ اوج= کزمی عشقش ۱۱۔ ب= که ۱۲۔ ب=روی ۱۳۔ درهرسه نسخه=هیچ
۱۴۔ ب=دل ۱۵۔ ب=درین ۱۶۔ ا= آمد ۱۷۔ ب=به دنیا حیفی جفشیداست ۱۸۔ اوج=شنود
۱۹۔ ا=شماریست ۲۰۔ ب وج=بسته ۲۱۔ ب=ازنظر اگرچه ۲۲۔ اوج= تمهید، ب= تمجید
۲۳۔ ا=میان تو ۲۴۔ 'ب' این شعر ندارد

اندرین شعر بیان شجر موسیٰ[2] است
[1] که شود دانهٔ بخشش چمن اهل یمین

هر که مست جمال یار شود　　فارغ از زخم روز گار شود [17]
در ازار[3] جهان مبین ای دوست　　تا جهان مر ترا ازار شود
نفس[4] بگذار سوی عرش خرام　　تا عزازیل سنگسار شود
واحد است او بچشم کفر مگر　　که یکی دست چپ[5] هزار شود
ذاتت[6] آئینهٔ خداوند است　　ظلم باشد[7] که زنگ دار شود
آن که او از[8] ملک عزیز تر است　　حیف باشد که دیو وار شود [9]
حسن او در سواد[10] دل بینی　　لیک چون صاف[11] برقرار شود
بهتر از طاعتست گر سنگی　　که ز سیری دل تار شود
بوستان جهان مبین که خوش است[12]　　چون گلش مرد جمله خار شود[13]
گرچه ابلیس هست دشمن دین　　گر بمانی گرسنه، یار شود
نفس فرعون دینست سیر مکن　　ورنه عاصی زکرد گار شود
روح پرورند بذکر و گرسنه باش　　نفس بگذار تا نزار شود
ساربان را کشد[14] ز مستی خون　　اشتر مست بی مهار شود
چشم چون ابروار خون افشان　　تا خزانِ دلت بهار شود
نفس را بندکن بفاقه و فقر　　ورنه مردود نابکار شود
گر تو بوی بیابی از گل دوست　　هر دو عالم ترا چو خار شود
او درختست شاخها ارواح　　گل برد گاه بار بار شود [18]
تو گلی وز شاخ[15] مانده جدا　　خشک گردد چو گل نثار شود
گر تو بر شاخ خویش جاگیری[16]　　شاخ هم از تو میوه دار شود

جاری

۱۔ 'او ب' این شعر تعارفی ندارند ۲۔ اشاره به شجری که موسیٰ براو آتشی دید ۳۔ ب=عذار ۴۔ ج= تش
۵۔ ج=حبّه ۶۔ ب=دل ۷۔ اوج=حسن نبود ۸۔ ب= آواز ۹۔ مصرع در 'ا'= حیف تا که دیر
خوار شود، ج= دیووار خوار شود ۱۰۔ اوج=جمال ۱۱۔ ج=بان ۱۲۔ ا=چنین ناخوش است
۱۳۔ ب= خوار شود ۱۴۔ ب=شتر ۱۵۔ ب= کو ز شاخ ۱۶۔ ب= بکنی
۱۷، ۱۸۔ 'ب' این اشعار ندارد

در همه گل جمال اوست نهان — رو نماید چو وقت کار شود
گل شود میوه، میوه تخم دهد — گر بکاری شجر دو بار شود
دانهٔ آن درخت در دل تست — گر دهی آب آشکار شود
صد هزاران گلست در هر جزو[1] — عین بینی چو بخت یار شود
دل که مست هواست، شعرمرا — گر بخوانی تو هشیار شود
هر که این راز را کند ظاهر — همچو منصور سوی دار[2] شود
شاخهای رفیع اوست ارواح — که ز دلها برو شمار شود ۱۶
شجر سیرتست طینت نام — که باخلاق خود ببار شود ۱۷
۳ گر بکاری تو تخم دل مسعود — بوستانهای بی شمار شود

۴ اندرین شعر هران وعظ که گفتیم شنو
تاکشد روح تو از سفل سوی علیین

ای غافل محروم ز اسرار نهانی — سرّی که خفی در دل انسانست چه دانی[5]
آن سرّ خفی کشف شود گر ز خواطر — بینی که توئی جان همه انسی و جانی
مغرور بعلمی[6] که منم عالم آفاق — مسرور بزهدی که منم اوحد ثانی[7]
دانی که همه علم درین چند کتابست — کزویش تشاویش[8] دل و قال زبانی
کشاف[9] که پرداختهٔ معتزلی هست — علام نگویند ترا تا تو[10] نخوانی
۱۱ تفسیر باندازهٔ عالم و عام است — تا خدمت خاصان نکنی هیچ ندانی
گر سمع کنی پاک ز وسواس شیاطین — یک حرف پسنداست ازین سبع مثانی[18]
برپشت خری گر بنهی چند کتابی — اورا نتوان گفت که هست اهل[12] معانی
این علم ندانی[13] تو که میراث رسولست — کان[14] فیض دلست این بکسی گر تو بخوانی[15]

جاری

۱۔ ا=در هر طرف، ج=ز هر طرف ۲۔ ب=تاجدار (اشاره به منصور حلاّج که بردار کردندش) ۳۔ مصرع در "ج" گرتو کاری بکنی دل ای مسعود ۴۔ 'ب وج' این شعر تعارفی ندارند ۵۔ اوب=انسان تو چه دانی ۶۔ ج=معانی ۷۔ ج=واحد ثانی (صوفی بزرگ) ۸۔ ب وج= کزویش وشاویش ۹۔ اشاره به تفسیر کشاف ۱۰۔ ا=تا که ۱۱۔ ب=مصرع در 'ب'= تفسیر نه اندازهٔ هر عالم وعامین ۱۲۔ 'ا' اهل' ندارد ۱۳۔ ا=علم لدنّی ۱۴۔ ا= که از، ج=از ۱۵۔ ج= گرتو بدانی ۱۶، ۱۷۔ 'اوج' این اشعار ندارند ۱۸۔ نام دیگر سورهٔ فاتحه

علمت همه جهل است عمل تا نکنی تو — بربند زبان کار بکن گر بتوانی
دانی اگر ای دوست که[1] دنیا همه هیچ است — پیش امرا بر چه دوی[2]، شغل ستانی
خود نیک بدانی وازو حظ[3] بگیری — بر خلق بگوئی که بدست[4] دنیا[5] ثانی
اسراف[6] بگوئی که حرامست در اخبار — خود صرف کنی مال بلذات نهانی
گر مرد دلی[7] بر تو گوید که بده ترک — گوئی ز صحابه سخن از پیش برانی
دنیا همه جیفست و سگان طالب اویند[8] — جیفه به سگ انداز وگرنه ز سگانی
چو دنیای فانی[9] همگی خواب و خیال است ق — از خواب و خیالات تو چندین گله رانی[10]
گر اهل دلی نکتهٔ اسرار بگوید — تسلیم شو آن را اگر از اهل قرآنی
تا چند بامید درائی[11] بتجاهل — ایام به امروز و[12] به فردا گذرانی
از ضعف به پیری نتوانی که کنی کار — ای دوست غنیمت شمر ایام جوانی
از مرگ بیندیش بکن ترک فضولی — می کوش که ایمان ز شیاطین برهانی
در پیش تو[13] چشم است ترا قبر نه بینی ق — هر روز درین[14] خانه عمارت چه کنانی
مشغول به حق باش بده[15] ترک شواغل — کوحی وقتی است[16] و دگر حادث و فانی
درویش که او یافته[17] از فقر سوادی — هرگز نستاند بجوی ملک کیانی
هربار که از[18] وجد بگوید ارنی[19] مست — بی واسطه آواز براید که ترانی
گر حالت مستان حقیقت بشناسی — در حال درائی و ازین قال بمانی
[23] تو مرده دلی زنده دلانرا چه شناسی — افتاده باوهام و بوسواس[20] گمانی
شان از هر دو جهان دست فشانند و برقصند — پیوسته تو محتاج بآبی و بنانی
در حلقهٔ خاصان چه روی چون تو خسیسی — در چشم خدابین[21] چه کنی چون زخسانی[22]

جاری

۱- ب 'که' ندارد ۲- ب=روی ۳- ج= کذا ۴- ب=بودست ۵- ج=دینی ۶- اوب= اصراف ۷- اوج= گرمست دلی ۸- ترجمهٔ حدیث "الدنیا جیفة طالبها کلاب" ۹- ا=چون دنیا فانی ،ب=چون عالم فانیست، ج=چون دنیای فانی همه ۱۰- ج= کذا ۱۱- ب=دراز ۱۲- اوج 'و' ندارند ۱۳- درهرسه نسخه=دو ۱۴- اوج=دگر ۱۵- اوج= بکن ۱۶- ا= کوحی اقتی است گرجز اقتی ۱۷- ا=یافت ۱۸- ب 'از' ندارد ۱۹- اشاره به آیهٔ قرآن ۲۰- ب=بوشواش ۲۱- اوج=درچشم خدائی ۲۲- ب=زخشانی ۲۳ درهرسه نسخها ترتیب مصرعها مبدل است

غزلیات

راه آنست[۱] که رفتند همه اهل طریقت — اندر رهِ شان رو تو اگر بس پریشانی
دریای حقیقت که محیط است جهانرا — لب خشک چرائی[۲] تو که پیوسته درانی
در چشمهٔ جان جو[۳] رهِ دریای حقیقت — از چار طبیعت بگور چون تو ازانی
هر پنج حواس از چه بدست دل سوی وی دار[۴] — خواهی که اگر پردهٔ حسی بدرانی
چون پردهٔ حسّی[۵] بدرد از نظر دل — بی واسطه دیده به بنی که همانی
مسعود اگر ترک دهی[۶] آنچه که غیر است — در خویش بیابی[۷] که بجان طالب آنی

این صفحه که شد آغاز بتوحید خدائی
بیست و نُه حرف تهجی است یگانه باب دین ۸
الف از داب قدیمست اشارت بکتاب — باب اوّل بالف کرده ام آغاز ازین

غزل نمبر:۱

سپاس و شکر بگوییم جمله[۹] یزدان را — که داد خلعت توحید روح انسان را
هزار صورت زیبا ز آب و خاک سرشت — ز نور خویش عطاکرد در همه جان را
بداد نور بصارت به دیدهٔ مردم — برای آنکه به بیند جمال خوبان را
بخواند عرش دل مومن از صفا در وی — فروخت[۱۰] از سر لطافت تو نور ایمان را
برای آنکه خرامند دوستان در وی — ز کلک صنع بیاراست هشت بستان را
بیافرید دو عالم بامر کن فیکون — نهاد در شب و روز این دو شمع تابان را ۱۶
به بست[۱۱] بررخ افلاک زیور انجم — بسبزه ساخته خورم[۱۲] بساط بستان را
برای زینت گلزار سبزه می آرد — میان صحن بساتین بصنع یاران را[۱۳]
بداد جلوه ز روی صفا چو در آدم — نکرده سجده برانده ز[۱۴] قهر شیاطین را
کسی که قبلهٔ ابروی نیکوان بشناخت — بروی شان پرستد جمال[۱۵] یزدان را

جاری

۱۔ اوج=راهیست ۲۔ ا=چرای ۳۔ ب=خواه‌تو،ج=چون ۴۔ ا=ازبدست دل سوی اودار، ب=ازبدردل ۵۔ اوج=حیرت ۶۔ ج=دہد ۷۔ ج=درخویشتن بیا ۸۔ ازینجا آغاز غزل می شود که به ردیف 'ا' است 'ب وج' این دو اشعار ندارند ۹۔ اوج=حمد ۱۰۔ ب=فروخته است
۱۱۔ ب=بربست ۱۲۔ ج=خرّم ۱۳۔ ب=پاره‌را ۱۴۔ ب=براندازه ۱۵۔ ب=بپوشید جان، ج=نپرستد جمال ۱۶۔ ازآیهٔ قرآن، ترجمه: شو، پس می شود

میان دیده دل هست ذات او پنهان — تو آشکار[۱] نگر درمیان دل آن را
چو هست ظاهر و باطن گرفته قدرت او — بجان خویش نگر آشکار و پنهان را[۲]
مرا نماز بجانست و ایمان باوی[۳] — نکرده ای تو چه دانی نماز مستان را
اگر معائینه خواهی که ذات او بنی — دمی قرار بده این دل پریشان را
مجوئی[۴] گم شده اورا بهر طرف مسعود — میان جان تو طلب کن جمال جانان را

غزل نمبر:۲

این غزل در صنعت[۵] نور رسول الله است ق
که منور شد ازان نور جبین حور العین

ساقئی مست من بده بادهٔ عاشقانه را — از دل خسته دور کن درد و غم[۶] زمانه را
جان همه تو بسته[۷] ای درخم زلف پر شکن — کی برهم زین محن[۸] تا نه کنی تو شانه را
جان زتنم تو می بری مرگ بهانه درمیان — روی نما وجان ببر دور کن[۹] این بهانه را
ساقئی جان محمد است که بدهد[۱۰] شراب هو — برکشد از وجود من[۱۱] صورت خسروانه را
پنج حسم[۱۲] یکی شود از می لایزال او — در دل خویش بنگریم کوکب شهانه را
آب حیات جاویدان آمده درمیان جان — مطرب خوش نوای من[۱۳] کرده چو برترانه را
تاج رسید وتخت هم شاه بلند و بخت هم — خصم نماندو[۱۴] رخت هم کرده[۱۵] خراب خانه را ۲۵
مرغ دلم چو یافته[۱۶] بوی نسیم زلف او[۱۷] — مست خراب شد چنان کرد گم آشیانه را ۲۶
نقش که آهنین[۱۸] زره یافته بود از هوا — کرد سه رخنه زد چو او از[۱۹] مژه طوغیانه را
سینهٔ من نشانه ای ساخته بود[۲۰] ز تیر غم — گشت[۲۱] خیال او سپر کرده رہا[۲۲] نشانه را
هست در خزانیش[۲۳] در دل بی نوای تو — ساز کلید ذکر حق باز گشا خزانه را
چشم به بندو[۲۴] دل گشا جانب غیر او مبین — گرچه ز در براند او گیر تو آستانه را
ساقی جان باوز دل عشق محمد است یقین — گر یعقول می دهد بادهٔ بی هشیانه را[۲۷]

جاری

۱۔ ب= آشکاره ۲۔ ب= نهانرا ۳۔ ب= بااو ۴۔ ج= بجوی ۵۔ 'ب وج' این شعر تعارفی ندارند، ا= صفت ۶۔ ب= دردغم ۷۔ ب= توبستهٔ ۸۔ ب= بلا ۹۔ ب= بکن ۱۰۔ در 'ج' محوست، ب= گر ۱۱۔ ب= وجودتو ۱۲۔ ب= پنج حسی ۱۳۔ ج= ما ۱۴۔ 'ب' ونداردد ۱۵۔ ب= کرد ۱۶۔ ا= یافست ۱۷۔ ا= تو ۱۸۔ ا= آهنی ۱۹۔ ب= آواز ۲۰۔ ا= ساخت بود ۲۱۔ اوج= گشته ۲۲۔ ا= کرده نما، ج= کرده زغل ۲۳۔ ا= خزانه اش ۲۴۔ 'ب' ونداردد ۲۵،۲۶۔ 'ج' این اشعار ندارد ۲۷۔ 'اوج' این شعر ندارند

نفس کہ ابرسان زرہ یافتہ بود خاک شد — زد کی بغمزہ چوجو برق خنجر صد زبان را ۲۷

گشت جمال یار ما[1] ز مسعود بک نہان — ہم بہ خیال روی او ساختہ این فسانہ را[2] ۲۸

غزل نمبر:۳

[3] گفتہ ام در طلب پیر کہ این ہفت غزل
درد احباب شنو در طلب محبوبین

گشتہ[4] خراب عیش من ساقی جان بیا بیا — بادہ بدہ قدح قدح مست کنان بیا بیا

ہست[5] درون دل نہان روی تو چون درابرمہ[6] — پردۂ وہم بر فگن نور فشان بیا بیا

[7] خود تو شہاب ثاقبی راہبر کواکبی — کار جہان نظام کن فاتحہ خوان بیا بیا

آب نہ ماند[8] در جگر بی تو من خراب را — چشمۂ جان من توئی گشتہ[9] روان بیا بیا

گلشن عمر[10] جاودان خشک شد از خزان غم[11] — ہر سحری بہار من مژدہ رسان بیا بیا

درد دلم گزشت[12] باز از[13] سر ہفت آسمان — اختر لامکان توئی سوی مکان بیا بیا

نغمہ توئی و نای من از دم تست نوای من — کن بدمی دوای من نافخ جان بیا بیا

خشک لبیم ماہمہ گرچہ محیط ما توئی — از دل ہر یکی برون موج زنان بیا بیا

صبح مرا ہمی[14] دہد یاد زنور[15] روی تو — مرغ سحر زنالہ ام[16] گشتہ فغان[17] بیا بیا

نور شہاب منتشر کن[18] بجہان رکن دین[19] — کوکب آن زجاجیم[20] سرکش ازان بیا بیا

پیر توئی مرید من فرد توئی فرید من — جانب خود بکش مرا از ہمہ کان بیا بیا

خیز کہ قطب ثابتی بر فلک وجود کل — انجم بی ثبات را برفگنان بیا بیا

کوکب بختیار[21] شد باتو زعون المعین[22] — در رخ تست دونورضم[23] چون عثمان بیا بیا

کعبہ توئی وحاجیست[24] روح شریف[25] عاشقان — برسر ماندگان رہ[26] سایہ کنان بیا بیا ۲۹

ناصر دین احمدی قدوہ دین محمدی — عیش بساز سرمدی بادہ کشان بیا بیا ۳۰

نور علو حسن تو در نصیر بیربد — سر حذیفہ مرتشی کرد عیان بیا بیا

جاری

۱۔ ب= گشت خیال یارمن تا کی ۲۔ ب=افسانہ را، ج= آشیانہ را ۳۔ 'ب وج' این شعر تعارفی ندارند
۴۔ ب= گشت ۵۔ ب=مست، ج'محو' ۶۔ ب=چون زدر برابرمہ ۷۔ 'اوج' این شعر ندارند
۸۔ ا=نماید، ج'محو' ۹۔ ب= گشت ۱۰۔ ب=غمزہ ۱۱۔ ب=ازخزان من ۱۲۔ اوج= گزشتہ
۱۳۔ ج=بازآمد ۱۴۔ ا=ہمین ۱۵۔ ب=بازنوید ۱۶۔ ج=مرغ وسحرنالہ ام ۱۷۔ ب= گشت روان
۱۸۔ ج=مشرکن ۱۹۔ اوج=رکن الدین ۲۰۔ ب=زجاجہ ۲۱۔ ب=بخت بار ۲۲۔ کذا درج'
۲۳۔ دونورچشم ۲۴۔ ا=جان من ۲۵۔ ب=بشر ۲۶۔ ب'رہ'ندارد
۲۷،۲۸۔ اوج این شعر ندارند ۲۹،۳۰۔ 'ج' این شعر ندارد

جذبه ابن اد همی تاج ستان خسروان   عالم وهم[1] از نظر ساز نهان بیا بیا
دید آبی آهوی بو اسحاق جذبه زد   [2] آهوی جذبه زن توئی باز دوان بیا بیا
خضر که چشمه یافتست تشنه آب[3] جوی تست   همچو فضیل سیر[4] کن خضر دوان بیا بیا
روح که عبد[5] واحداست سجده کنانست پیش تو[6]   چون تو خلیل آزری بت شکنان بیا بیا
[7] حسن ز تو بهر رخی از همه جهان حسن   پرده بپوش چون علی خرقه ستان بیا بیا
نور هدیٰ[8] رسول حق فقر دین محمد است   تابش نور او توئی پرده دران بیا بیا
هم بخدا[9] که غیر او نیست یقین کسی دگر   این همه اسم و رسم[10] را کن همه آن بیا بیا
[11] از همه خواجگان مدد[12] خواسته ام درین غزل   تا شود این شکسته را باتو قران بیا بیا
ق چند کنی تو روی خود را از مسعود بک نهان [13]   عمر گذشته ده مرا نوحه کنان بیا بیا

غزل نمبر:۴

بیا بیا که[14] حیاتم ببوی تست بیا   دل خراب همیشه بسوی تست بیا
چرا ز دیدهٔ[15] مردم نهان همی گردی   که چشمهای همه واله بروی تست بیا
زخضر آب چه می جوید[16] دلم که چون حیوان[17]   هزار چشمهٔ حیوان بجوی تست بیا
خمار درد فراقت مرا بجان آورد   شراب راحت دل در سبوی تست بیا
دلم برای تو گشتست از همه بیزار   ربودن دل عاشق چو خوی تست بیا
فتاده چند از من دور، های های کنم   شکسته قلب[18] من از های و هوی تست بیا
برفت عمر و ندیدم قرار مسکن[19] خویش   ببر ببر که قرارم بکوی تست بیا
نوای مطرب شیرین نفس که جانم را[20]   حیات هم بسماع گلوی تست بیا
همین غزل به ترانه بگوی[21] بر مسعود   بیا بیا که حیاتم ببوی تست بیا

۱۔ ج 'وهم' ندارد ۲۔ مصرع در 'ب' = دید آبی احمدی آهوی بواسحاق جذبه او ۳۔ ج = لب ۴۔ ج = شیر
۵۔ ا = عید ۶۔ او ج = سجده کنان پیش بت ۷۔ مصرع در 'ب' = حسن همه هر نغز رخی از تو همه جهان حسن
۸۔ ا = رسول، 'ب' این شعر ندارد ۹۔ ج = بخدای که ۱۰۔ ج = بیم و رسم ۱۱۔ مصرع در 'ب' = از همه
خوجگان محمد مدد خواسته ام درین غزل ۱۲۔ ج = مرد ۱۳۔ 'ا' مقطع ندارد، ب و ج = خود از ۱۴۔ 'ا' 'که' ندارد
۱۵۔ ا = رمیده ۱۶۔ ج = جویم ۱۷۔ ب = زحیوانی ۱۸۔ ب = قلب غم من ۱۹۔ او ج = مسکین
۲۰۔ 'ا' 'را' ندارد ۲۱۔ ج = بگفت ای

غزل نمبر:۵

بیا بیا که خیالت دلم ربود بیا   نگر نگر که فراقت چها نمود بیا
زوال ظلمت هجران شعاع طلعتِ تست   ق برائی[1] ای مه[2] روشن ز چرخ زود بیا
گرفت آتش عشقت درون مجمر دل   بسوختیم سراسر همه چو عود بیا
ز زهر هجر همیشه چو مار می پیچم   بکشت سینه ز کویش همه کبود بیا
الست[3] گفتی از ما بلیٰ برون آمد   به بین که کارمن از وی[4] کجا کشود بیا
بدم[5] نفخهٔ آدم درون قالب من   کنند تا که ملایک همه سجود بیا
ضیای نور محمد شعاع طلعت تست   نمای رخ که فرستم زسر درود بیا [14]
بگوش جان[6] شهد الله انهٔ بر خوان غم[7]   که آرزوست دلم را[8] همین مشهود بیا[9]
بروح کشف بکن لا الہٰ الا هو   بنور خویش بکن این همه وجود زود[10] بیا
بجهل ماند گرفتار روح غافل من   درون دل همه اسرار کن بزود[11] بیا
برای وصل تو مسعود بک همی نالد   بیا بیا که خیالت دلم ربود بیا

غزل نمبر:۶

یار بیا یار بیا یار جفاکار بیا   منتظرم منتظرم خیز بیکبار بیا
از همه بیزار شدم درد ترا یار شدم   خسته و بیمار شدم بر سر[12] بیمار بیا
بی تو خرابیم همه بر سر آییم همه   بستهٔ خوابیم[13] همه دولت بیدار بیا
خسته تو کردی دل ما برسر پل منزل ما   باز توئی حاصل ما خسته میازار بیا
مردمک دیده توئی غنچهٔ خندیده توئی   شاهد پوشیده توئی سوی خریدار بیا
پای توئی دست توئی هستی هر هست توئی   بلبل سر مست توئی جانب گلزار بیا [15]
بی همه و با همه خشکی و دریا همه   راز تو پیدا همه راز کن اظهار بیا
کاردل ازدست شداست نیستیم هست شداست   خانهٔ جان پست شد است خواجهٔ معمار بیا
نافخ ارواح بیا کوکب مصباح بیا   جذبهٔ فتاح بیا کاشف اسرار بیا

جاری

۱۔ درہرسہ نسخہ=برای   ۲۔ ب= آن دل   ۳۔ اشارہ بآیہ قرآن "الست بربکم"   ۴۔ ب=ازتو
۵۔ کذافی ج   ۶۔ اوج=درون دل   ۷۔ اوج 'غم' ندارد   ۸۔ ب 'را' ندارد
۹۔ درج 'محو   ۱۰۔ ا'زود' ندارد   ۱۱۔ ب=وزود   ۱۲۔ پرسش   ۱۳۔ ب=بستہ خواہم
۱۴،۱۵۔ 'ب' این شعر ندارد

روشنی روح بیا حادثۀ[۱] نوح بیا　　عالم مفتوح بیا تابش انوار بیا[۲]
زیب ده حور بیا نفخ کن صور بیا　　از همه مستور بیا بی همه اغیار بیا
در دل من خنده بکن بالب من گوئی سخن　　باز گشا علم لدن در دم اقرار بیا
این تن بی زور ببر وین خرد کور[۳] ببر　　عالم پر شور ببر جذبۀ غفار بیا
چند ازین نشو و[۴] نما چند ازین مکرو دغا　　از در دل پرده گشا بر سر بازار بیا
سرّ مرا راز توئی عجز[۵] مرا ناز توئی　　چنگ مرا ساز توئی زخمۀ آن تار بیا[۶]
کعبۀ حاجات توئی روح[۷] مناجات توئی　　مست[۸] خرابات توئی جانب هشیار بیا
ای شب دیجور برو وین دل[۹] رنجور برو　　نرگس مخمور برو ساقی خمار بیا
بوی بیا عود برو نور بیا دود برو　　پرده مسعود برو مژدۀ دیدار بیا

غزل نمبر: ۷

زود بیا زود بیا برسر ما زود بیا　　دم بدم از آتش غم خاست ز جان دود بیا[۱۰]
ای گل خندیدۀ من وی مل جوشیدۀ من[۱۱]　　تا بہ سحر دیدۀ من راہِ تو پیمود بیا
ہر سحر ای جان جہان لابہ[۱۲] تو چشمک زنان[۱۳]　　مایۀ من گشت زیان درد تو شد سود[۱۴] بیا
دوری و نزدیک منی در دل و در جان توئی[۱۵]　　چند زمن برشکنی خوش دل و خوشنود بیا
چند بسوزی نہان رخ بکش از پردۀ جان[۱۶]　　بر گلِ من فاتحہ خوان خود قلم آسود بیا
چند کنی راز نہان رخ بکش از پردۀ جان　　باز ملک سجده کنان ای شه مسجود بیا [۲۰]
خیز چو گل از گل من ساز بہشت این دل من　　جنت کن[۱۷] منزل من خواجۀ مودود بیا
دلبر نازنیده بیا نرگس غلطیده بیا　　راحت پوشیده بیا نعمت[۱۸] موجود بیا
مرہم[۱۹] ایوب بیا یوسف یعقوب بیا　　دیدۀ محجوب بیا ہاتف داؤد بیا
اختر تابنده بیا دولت پاینده بیا　　وعدۀ آینده بیا حاجت مقصود بیا[۲۱] جاری

۱۔ ب=جاذبۀ　۲۔ بی ہمہ اغیار بیا، ج 'محو'　۳۔ ا=خسرو کور　۴۔ او ج 'و' ندارند　۵۔ ج=غنچہ
۶۔ ب=رحمت این یار توئی　۷۔ او ج=سر　۸۔ ب=شکر　۹۔ ب=ای دل　۱۰۔ او ب= کوی غمش خاست ز جان دود بیا　۱۱۔ ب=وای دل پوشیده تن　۱۲۔ ب=راه　۱۳۔ او ج=چشمک جان، ب= در جسم و جان　۱۴۔ ج=زود　۱۵۔ ا=در جان منی　۱۶۔ ب=چند ہزاری بفغان، ج=چند باری بفغان
۱۷۔ جست مکن　۱۸۔ ج=نغمہ　۱۹۔ ب=مردم　۲۰،۲۱۔ 'ا' این دو اشعار ندارد

قبلهٔ آیین منی رکن دل و دین منی | چشم خدابین منی پیش نظر[1] زود بیا
ای مه پوشیده بگل پیش تو خورشید خجل | هیچ شب این دیدهٔ دل بی تو نیا سود بیا
از دل انسان شده گم گرچه خطابست معهم[2] | گوئی و فی انفسکم در دل مسعود بیا

غزل نمبر:۸

ای آفتاب بی نشان بر ذرّهٔ هر جا بیا | پنهان مشو یکدم زمن[3] پیدا بیا، پیدا بیا
از ملک و از ملکوت برو از عالم[4] جبروت برو | در عالم لاهوت برو از منزل الا بیا
هم[5] خانه را پرنور کن هم عیش را معمور کن | ظلمت ز جانم[6] دور کن ای دلبر زیبا بیا
بگسست دل زنجیر را شد منتظر تقدیر را | گم کرده ام تدبیر را ای رهبر بالا بیا
شد مایه ام بیچارگی شد کار من آوارگی | در مانده ام یکبارگی از سینهٔ غم بربا بیا
تا چند نالم در سحر تا کی خورم خون جگر | در زاری مفلس نگر ای شاه بی همتا بیا
گشت این غم دیرینه ام شد پاره صد جا سینه ام | پر زنگ شد[7] آئینه ام این زنگ را بزدا[8] بیا
این درد را درمان توئی وین رنج[9] را پایان توئی | قارون گنج[10] جان توئی بر مفلس شیدا بیا
صندوق دل[11] سی پاره شد دل سخت تر از خاره شد | کارم همه آواره شد برهان ازین غوغا بیا
ای مژدهٔ رحمان[12] بیا وی ساقی رضوان بیا | وی[13] عیش بی پایان بیا وی[14] نعمت فردا بیا
ای قبلهٔ هر دین[15] بیا وی دولت[16] پیشین بیا | وی نور علیین بیا وی دیدهٔ اعمیٰ بیا
انا فتحنا را بخوان پوشیده در دل بی زبان | بنما نشان بی نشان از لا مکان برپا بیا
مگذار بوی جسم[17] من از لا مکان ده قسم من | کن بی مسمیٰ اسم من ای عالم اسما بیا
هم قالب و هم جان توئی هم کفر و هم ایمان توئی ۱۸ | هم سرو هم بستان توئی برباد آن صحرا بیا
مگذار[19] ما را زیر گل از روی آن پاکان خجل | مسعود بک شد خسته دل ای مرہم دلہا بیا

۱۔ ب= پیش من ۲۔ ب= خطابت وھو معھم ۳۔ ب= یکدم مشو نہان زمن ۴۔ ا= از ملک دار ملکوت پرواز عالم ۵۔ اوب= ہمہ ۶۔ ا= زجام ۷۔ ب= برشد زنگ ۸۔ ب= این رنگ ایزدا ۹۔ ب= آن راه را ۱۰۔ ا= گنجی ۱۱۔ اوب= من ۱۲۔ اوج= احسان ۱۳۔ ب= ای ۱۴۔ ب= وان ۱۵۔ ب= مه دین ۱۶۔ ب= وای نعمت ۱۷۔ ا= چشم، ج 'محو' ۱۸۔ مصرع در 'ا' ہم قالب و ہم جان، ہم گوہر و ہم کان توئی، ب= ہم قالب و ہم جان توئی ہم کفر و ہم ایمان توئی ۱۹۔ ج= بگذار

غزل نمبر:۹

ای روشنی دیدهٔ عین الیقین بیا — وی آرزوی خاطر اهل الیقین بیا

ای چشمهٔ حیات کجائی که خضر نوح[۱] — از تشنگی گرفت بدندان زمین بیا

از خون دیده[۲] ساخته ام صحن لاله زار — وز آه سینه سوخته ام[۳] یاسمین بیا

باغ وجود ما شده خشک از خزان هجر — ای نوبهار[۴] وصل ازان نازنین بیا

بی نور تو بظلمت هجران بمانده ایم — ای آفتاب حسن ز چرخ برین بیا

از دیر و کعبه گشت ملول این دل خراب — بگشا حجاب کفر بدیوان دل بیا

علم الیقین من همه عین الیقین بکن[۵] — در دیدهای روح بحق الیقین بیا

مارا چو در سرشت ضعیف آفریده ای — در ضعف حال[۶] ما بنگر یامبین[۷] بیا

ایاک نعبد است مناجات وقت من — ایاک نستعین شنو[۸] و یامعین بیا

گفتم بناله هفت غزل را درین لزوم — در مانده فراق چه گوید همین بیا

اوراد هفت است که مسعود بک نوشت[۹] — چون شد ختم بسبع مثانی به بین بیا[۱۰]

غزل نمبر:۱۰

نقاش صنع بسته چو نقش نگار را — در هر رخی[۱۱] نمود رخ آن نگار را

هر صورت ملیح چنان ساخته ز گل — کو می دهد[۱۲] نمک دل هر دل نگار را[۱۳]

بویش صبا دمیده[۱۴] چو در ناف آهوان — از خون تازه ساخته مشک تتار را

تا غنچه های گل بکند[۱۵] خندهای خوش — آورده درمیان چمن نو بهار را

افراشته بصنع خود سرو را بباغ[۱۶] — آراسته بسبزه لب جوی بار را

هر سو گلی[۱۷] شگفت میان چمن چنان — کز خندهای خوش برباید قرار را

فراش صبح تازه کند غنچه را زباد — سقای ابر آب دهد لاله زار را

شاید که شاه جانب او[۱۸] یک نظر کند — آراسته عروس چمن صد عذار را[۱۹]

شاهنشه جهان لطافت نصیر دین — کو داد حسن از رخ خود این دیار را

جاری

۱۔ ا=روح ۲۔ ا=دل ۳۔ ا=سوختم ۴۔ ا=ای نوبهار ۵۔ ب= مکن ۶۔ ب=خاک
۷۔ ا= متین ۸۔ ا=بشنود ۹۔ ا=نبشت ۱۰۔ مصرع در 'اوج'=شد ختم هم به سبع مثانی به بین (نام دیگر
سورهٔ فاتحه)، آگاهی: هفت غزلهای ردیف 'بیا' ختم شد ۱۱۔ ا=هررخ ۱۲۔ اوج=می زند ۱۳۔ ب=هرگل
وخاررا ۱۴۔ ب=دمید ۱۵۔ ب=دل بزند ۱۶۔ ب= آن سرورا بباغ، ج=سرسروران بباغ
۱۷۔ گل شگفت ۱۸۔ ب=جانب ما ۱۹۔ ا=عذاررا، ب=مرغذاررا

بودم میان حجرۂ غم در خمار هجر　　　کو آمد و ربودز چشم[1] خمار را

گفته سفینهٔ تو نویس[2] از برای من　　　من توبه کرده بودم ازین بهر[3] عار را

لیکن چو او ملازم من گشت روز و شب　　　شد عاقبت نبشته[4] دلاسای یار را

یارب درین سفینه ز معنی جمال بخش　　　تا مونس شود دل جمله کبار را الف

غزل نمبر:۱۱

پیام من برسانید یار زیبا را　　　که از فراق تو برلب رسید جان مارا

چرا از من مسکین کناره می جویی　　　که در کنار من آورد[5] اشک دریا را

بیاکه آب حیاتم ز چشمهٔ لب تست　　　که بی‌تو تلخ شد است این حیات[6] شیدا را

نمای روی همین دم که ما ز نومیدی[7]　　　شکسته ایم[8] ز خاطر امید فردا را

سمند حسن تو شاید بگشت باغ آید　　　بروفتیم بموگان تمام صحرا را

کشند پیش درت گر مرا روا باشد　　　که کشته اند بکویت همه احبارا

درخت را چه پرستند هندوان ای دوست　　　ندیده اند مگر آن بلند بالا را

سواد دیده ازین شب گرفت نور مگر　　　ز زلف تست سیاهی[9] شبان یلدا را

اگرچه از سر شور[10] آه میدهم برون　　　چگونه نرم توان کرد سنگ خارا را

چو آفتاب بر آئی اگر تو بر بامی　　　جمال روی تو گیرد فرود[11] بالا را

بحسن خویش بیارائی دیدهٔ مسعود　　　برای کوری چشمان[12] جمله اعدارا

غزل نمبر:۱۲

ماه را این شکل و این زیبا[13] کجا　　　سرو را این قد[14] و این بالا کجا

سرو بگذارد زمین از شرم تو　　　لیک پیش قدت[15] اورا پا کجا

فتنهٔ چشمت چو هم از خانه[16] خاست　　　مردمان گفتند مارا جا کجا

مه[17] چو سایه از شعاع روی تو　　　می گریزد لیک ای مه تا کجا

جاری

۱- اوب= چشم ۲- ب= بکن ۳- اوب=مهر ۴- ب=نوشت،آگاهی: این غزل مقطع ندارد

۵- ب=افراد ۶- ا=حیاء ۷- ب= کندزنومیدی،ج= که‌مابه‌نومیدی ۸- ا=بشسته ایم

۹- ب=سیاهش ۱۰- ب=اگرچه‌سیرآورده ۱۱- ب= قرار ۱۲- ب=چشمان‌تو ۱۳- ج‌وب= سیما

۱۴- اوب=قوم ۱۵- ج=قدم ۱۶- ب=بام ۱۷- ب=دل

الف- درهرسه نسخه، مقطع،موجودنیست

وعدہا بگذار و کار ہا بساز　　روز لیست، رفت دی، فردا کجا
جان خود درباز جانان آن تست　　در ہمہ عمر این چنین سودا کجا
جست و جوی خویش در ما[1] او فگند　　ورنہ مسعود او[2] کجا وما کجا

غزل نمبر:۱۳

ای آفتاب حسن برافگن نقاب را　　بی تاب کرد این دل و جان خراب را
آن زلف دلفریب کہ بر رخ افگندہ ای　　در شب نمودہ ای مہ من آفتاب را
جانان مخند چون دلم از غم خراب شد　　یا خود نمک زنی تو بعمدا[3] کباب را
بی روی تو چو زیستن ما بود وبال　　مارا قصاص کن منما این عذاب را
ما ہیم و مطربان رفیقان و مہربان　　ساقی بخیز و باز بگردان شراب را
گشتم چو چنگ تابنوازی بدست خویش　　تو خود بعکس----------[4] ۱۹
در آرزوی روی تو مسعود شد خراب　　ای آفتاب حسن برافگن نقاب را

غزل نمبر:۱۴

۵ چون کرد زصافی[6] وجود تو تجلی　　فی قلبک اللہ تبارک و تعالیٰ
گشتند ز سرپیش تو در سجدہ ملایک[7]　　روح تو بیان کرد ہمہ یک بیک اسما
و آنانکہ نکردند ترا سجدۂ توحید　　لاحول بکردیم و براندیم زدین ما
در ملک دلم آمد و[8] شد عشق شہنشہ　　معزول شدہ عقل[9] روان شد سوی یغما
این نفس چو[10] فرعون شدہ با[11] موسیٰ پیدا　　مومن شدہ از سر چو نمودی ید بیضا
برقع[12] چو گشادی تو ازان طلعت خورشید　　مجلس ہمہ انوار[13] گرفت از سر و تا پا[14]
چنگی و ربابی شدہ در[15] تن تن وتن تن　　دفّی و تلّی[16] شدہ مطرب بہ تتنّا
ساقی شدہ مدہوش حریفان شدہ[17] بی خود　　شاہد شدہ سرمست و طرب گشتہ مہیا
ق مسعود بزن چرخ کہ[18] آمد گہ شادی　　در ہر طرفی او بحقیقت شدہ پیدا

۱۔ ا=دریا ۲۔ ا=از ۳۔ ا=بعمد ۴۔ محو ۵۔ مصرع درج' =چون کرد وجود زصافی تو تجلی
۶۔ ب=ضیائی ۷۔ ب=مسجود ملایک ۸۔ اوندارد ۹۔ ب=شدو عقل ۱۰۔ اوب=چون
۱۱۔ اوب=ما ۱۲۔ ا=رقع ۱۳۔ اوج=نور ۱۴۔ ب=ازسروپا ۱۵۔ اودندارد
۱۶۔ ا=تلیلی،ب=بتالالا ۱۷۔ اوج=شد ۱۸۔ درہرسہ نسخہ = کہ
آگاہی: 'ب' غزل نمبر۱۳ ندارد　　۱۹۔ 'اوب' این شعر ندارند

باب ثانی که مردف بردیف 'با' است الف

بکند در بصر روح حقیقت به یقین

غزل نمبر:۱۵

ای آفتاب حسن ازین ذره روی متاب[۱]
من در هوای[۲] روی تو گردان تو در نقاب

بکشا نقاب را و نما رخ ز راهِ جان
محروم مانده اند عزیزان ز فتح باب

محراب ابروان تو[۳] تا رفت از نظر[۴]
طاعت[۵] قبول نیست و دعانیست مستجاب

گرخوی عارض تو چکد درمیان جام
از بوی او شراب سراسر شود گلاب

تا از ریاض گلشن جنت جدا فتاد
طاؤس جان گرفت همه خصلت غراب

در فرقه نیست چو مه در گلیم یار
بر آن چنان وجود نشاید چنین نقاب[۶]

انوار می نماید ظلمات در نظر
گردست موی را مگر آن نازنین خضاب

پیوسته با منست چو جان درمیان تن
او درمیان عشرت و من[۷] غرق در عذاب

ماخود نه ایم اوست حقیقت چو بنگری
عنقا شکار[۸] آمده بر صورت ذباب

معشوق عاشق است چو بینی بهانه است[۹]
خود می کند سؤالی و خود می دهد جواب

مسعود در هوای تو بربود تا ز خود
نی در دلش[۱۰] قرار و نه در دیده مانده خواب

غزل نمبر:۱۶

۱۱ این جوهر قدسی ز چه بحر آمده یارب
کاوصاف الٰهی است درو جمله مرتب

این معنی غیب است که گشتست مصور
یا روح[۱۲] حقیقی شده با جسم مرکب

۱۳ او حسن حقیقی است که درهودج عشق است
ای دولت آن روح که اورا شده مرکب

در دیدهٔ جان آید و گوید ز سر حسن
باغمزهٔ ابروی[۱۴] الی ربک فارغب[۱۵]

درهر نظری می برد[۱۶] او دل ز خلایق
در هر گزری می دهد ارواح بقا، لب

زلفش همه کفر است و رخش مایهٔ ایمان
این روشنی روز شد آن تیرگی شب

محراب دگر نیست مرا جز خم ابروش
دیر است که داریم همین قبله و مذهب

جاری

۱۔ ا=رومتاب ۲۔ ا=نقاب ۳۔ ا=محراب دوابروی تو ۴۔ ب=درنظر ۵۔ ا=طلعت
۶۔ ب=حجاب ۷۔ ا=وما ۸۔ ب= مگر ۹۔ ب=بهانه ۱۰۔ ب=سرش ۱۱۔ مصرع در 'ا'=این قدسی جواهرز کجا آمده یارب، ج=این جوهرقدسی زکجا آمده یارب ۱۲۔ ا=باروح، ب=بارواح
۱۳۔ در 'ج' این شعر محواست ۱۴۔ ب=ابروی تو ۱۵۔ ازآیهٔ قرآن ازسورهٔ 'انشراح' ۱۶۔ ب=می رود
آگاهی: 'ج' این غزل نمبر۱۵ ندارد الف۔ 'ب وج' این شعر تعارفی ندارند

گر برفلک حسن چو خورشید برآید   چون ذره بریزند ز گردون همه کوکب
نزدیک ترا ز بینش ما وز نظر دور[1]   با او دگری نیست بجز سایه مقرب[2]
عیسیٰ و خضر هر دو که جان بخش شدستند   زان روی که با اوشده در سرّ لبالب
گشت منور همه آفاق مگر باز   در طالع مسعود بر آمد مه نخشب

غزل نمبر:۱۷

چشمهای من زسودای تو چندان ریخت آب   غرق کرده مردمان را خانهٔ ایشان خراب
چون زمستی می چکد خوی[3] ز خط رخسار او   سبزه می سوزد زرشک وی می شودمی[4] چون گلاب
در کمندت آفتاب و مهتاب[5] آید[6] اسیر   چون بهر رخ افگنی تابی ز زلف نیم تاب
در شب زلفت بنور روی تو دل می رود[7]   کی کند راه گم کسی کوراست رهبر آفتاب
حاجبست ای شاه[8] ابرویت بنالم[9] پیش او   تا رساند قصه ام در گوش یا آرد جواب
چشم من[10] چون تر شود از زاری من بیا[10] ق   از غم صبح است گشته دیدهٔ نرگس پر آب
برمن مجروح می آیی چو تو آتش زنان   دل همی گردد کباب[11] دیده می ریزد شراب[12] ۲۵
دیدهٔ بیدار من[13] از بس که دشواری کشید   هر سحر گه از ازل[14] خواهد برای خویش خواب
وه نمی دانم چه زاغیست[15] دیدهٔ مسعود بک   می کند مستور خود را از خلایق در حجاب ۲۶

غزل نمبر:۱۸

می برد چشمت بسحر غمزه از مردم شکیب   فتنه در خانه می خیزد ز جعد دل فریب
هر سحر گه از رخت آید چو باد صبح دم   لاله ریزد چون شفق دل[16] می[17] کند صد چاک جیب ۲۷
یک گلی[18] از باغ جنت بشگفد گر در چمن   هشت بستان بهشت از حسن او گیرند زیب[19]
بر رخت دی بوسه دادم رفت دل کلی ز دست   گوییا اندر[20] مشام موسیٰ آمد بوی شیب[21] ق
هر یکی در شیوهٔ دیگر کند دل را اسیر   چشم تو در جنگ ولب در صلح و ابرو در عتاب
کرهٔ[22] چرخ است زیر رانت ای خورشید حسن[23]   کز مه نو خاسته گردون برای او رکیب[24] ق

جاری

۱۔ ب= هست زنظر دور، ج=وزنظری دور ۲۔ ب= مغرب ۳۔ ا=خو ۴۔ ا=هچوگلاب

۵۔ اوب=مه تاب ۶۔ ا= آمد ۷۔ ا=می برد ۸۔ ا=ماه ۹۔ ا=بنابم ۱۰۔ ب=تو، درهرسه نسخه 'ناخوانا'

۱۱۔ ا= کتاب ۱۲۔ ا=سراب ۱۳۔ ا=دیدهٔ من بیدار ۱۴۔ ب=ازاجل ۱۵۔کذا درهرسه نسخه ۱۶۔

ج=خود ۱۷۔ ا'می' ندارد ۱۸۔ ا= گل ۱۹۔ ا=راست ۲۰۔ ا=اند ۲۱۔ ج=مشام موسیٰ آمده بوی شب

۲۲۔ ا= کرده ۲۳۔ ج=زیران ۲۴۔ ج=شگاف، اوب=رکاب ۲۵، ۲۶، ۲۷۔ 'ب' این شعرندارد

چون همی گردی[1] خرامان پیش چشم مردمان | می رود از هوشیار و مست آرام و شکیب

جلوه ده درصورت خوبان بر افگن پرده را | تا جمال روی تو بینم بهر رخ بی جیب[2] ق

زان دولب یک جرعه ده ساقی و بستان هوش من | تا قلم از من شود مرفوع در روز حسیب[3] ق

باد[4] می بارد همیشه برسرت ابر کرم ق | تا زمینت[5] آب گیرد، صحن دل گردان نشیب ۱۹

۶ ختم اهل نطق شد مسعود چون ختم رسل | کو چو فرمان نبی[7] ختم کتب کرد این کتاب ق

غزل نمبر:۱۹

من خورم خون جگر و آن بت[8] شراب | چشم او مستست و چشم من خراب

مردمان دیده رویت بنگرند | چون به بیند[9] سوی ساحل غرق آب

چشمهٔ خورشید ریزان[10] اشک لعل | تا ز رخ بگشاید آن ماه کی نقاب

ماه سرگردانست از سودای او | زان نمی آرد[11] گهی در چشم خواب

من بخواهم وصل آن آب حیات | هجر پیش آرد بیابان سراب[12]

از سؤال[13] بوسه تنگ آید دهانش | و از برای کشتنم[14] حاضر جواب

حسن[15] تو کامل شده است ای ماه نو | یک نظر بنما زکات آن نقاب

چون همی[16] خندد لب شیرین تو | مر دهان[17] غنچه می گردد پر آب

چند تابی روی از مسعود بک | ۱۸ کو زتاب زلف تو رفتست ز تاب

۱۔ اوج=رفتی ۲۔ درہرسه نسخه 'حجاب' ۳۔ درہرسه نسخه 'حساب' ۴۔ اوج=باز ۵۔ اوج=زمست

۶۔ مصرع در 'ب'= ختم رسل نطق شد مسعود چون جم ختم اہل ۷۔ اوب=فرمان بنی، ج=فرقان بنی ۸۔ ب=مه

۹۔ ا=ببیند ۱۰۔ ب=ریزآن ۱۱۔ نمی بیند ۱۲۔ در 'ج'= محو، ا= آید بیابان شراب ۱۳۔ ج=سواد

۱۴۔ ب= کشتم ۱۵۔ ا=عشق ۱۶۔ ا=ہمین، ج=نمی ۱۷۔ ب=بردآن ۱۸۔ مصرع در 'ا'= کو زتابی

روی تو روز شب زتاب، ب= کوزتاب زلف تو رفتست زتاب ۱۹۔ 'ب' این شعر ندارد

★ باب ثالث کہ مردف بردیف 'تا' است

بدہد توبہ و تقویٰ و بیابد تمکین [20]

غزل نمبر:۲۰

ماییم بت پرست[1] خرابی و خرابات   مشغول می و شاہد و فارغ ز مناجات[2]
ما[3] زہد چہل ساله[4] بیک جرعہ فروشیم   از ملک دو کونین براییم ہیہات
در پردهٔ جان تارخ تابان تو دیدیم   خورشید پرستی است[5] مرا جای عبادات[6]
از رشتهٔ گیسوی تو زنار بہ بندیم   رخ بررخ ابروی تو داریم بطاعات
تا ساحری نرگس جادوی تو دیدیم   ۷ گم گشت زمن این ہمہ تقویٰ و کرامات
شد مذہب ما رندی و قلاشی و مستی   شد طاعتِ من سجدهٔ بت[8] در ہمہ حالات
من مست الستم[9] خبر از خویش ندارم   مرفوع قلم گشتہ ام از جذبهٔ آن ذات[10]
شاید[11] کہ زنم لاف من[12] از ملک وجودت   کز بازی رخہای تو شد شاه عدم مات
لوح دل مسعود مگر ام کتابست   کاسرار نہانی بکند شرح در ابیات

غزل نمبر:۲۱

آن صنم کاندر میان جان ماست   مایهٔ دین و دل و[13] ایمان ماست
زلف او کفرست و اسلام است روی[14]   این[15] رسول ماست وان[16] شیطان ماست ق
او بہر چشمی ہمی بیند عیان[17]   حسنِ او در دیدهٔ گریان ماست
ما چو گل خندہ زنان . در پیش او   او چو بو در غنچهٔ خندان ماست
ماہمہ دریم او دریای ماست   ما ہمہ سرویم و او بستان ماست ۲۱
ما ہمہ جویان حسن روی او   ۱۸ حسن او در جان معنی وان ماست
ما ہمہ جسمیم چون اوعین ماست   ما ہمہ سرّیم چون او جان ماست
ما ہمہ محکوم در فرمان او   ۱۹ ہر دو عالم در تہہ فرمان اوست

جاری

☆ 'ب وج' این شعر تعارفی ندارند ۱۔ ب=مست ۲۔ ا=ازمن جات ۳۔ اوب=تا
۴۔ اوج=سال ۵۔ ا=پرستست ۶۔ اوج=عادات ۷۔ مصرع در 'ب'=خورشید پرستی است مرا جای
عبادات، این مصرع در 'اوج' درشعر ماقبل آمده است ۸۔ ج=بتان ۹۔ تلمیح 'الست بربکم' ۱۰۔ ا= آزاد
۱۱۔ ا=شاہد ۱۲۔ ب 'من' ندارد ۱۳۔ ب 'و' ندارد ۱۴۔ ا=رو ۱۵۔ ب= آن ۱۶۔ در ہرسہ نسخہ 'وین'
۱۷۔ ج=چہ عیان ۱۸۔ در 'ا' مصرعی آمده است کہ در 'ب وج' درشعر مابعد می آید ۱۹۔ این مصرعیست کہ در 'ا'
درشعر ماقبل آمده است ۲۰۔ 'ب وج' این شعر تعارفی ندارند ۲۱۔ 'ج' این شعر ندارد

ماهمه شاهیم در زندان او　　شاهِ عالم درچه[1] زندان ماست
آن چه می بینی تو اندر جسم و جان　　آن همه ماییم چون او ز ان ماست
ما چون ذرّه جمله سر گردان او　　انجم و افلاک سر گردان ماست
جای ما بیرونست از کون و مکان　　جای ما[2] جای که آن سلطان ماست
لب به بند از گفتن مسعود بک　　خود چه گوئی جان ما جانانِ ماست

غزل نمبر:۲۲

رو جانب محراب چه آرم به مناجات　　کا بروی بتان ساخته ام قبلهٔ حاجات
تا سایهٔ گیسوت فتادست برین دل　　ایمانست مرا کفر و گناهست عبادات
یاران همه مشغول[3] به[4] تسبیح و به تهلیل　　من سجده کنان پیش بتان در همه اوقات[5]
زاهد تو نشین[6] درپس زانوی سلامت　　من جام ملامت خورم از مرد خرابات
جز حسن رخش هیچ نه بینم نشناسم　　مدهوش چنان گشته ام از خیر بدان ذات[7]
هر نکتهٔ من آیت[8] اسرار الٰهی است　　در فهم تو با آنکه[9] نماید ز محلات
ابروی بتان قبله صاحب نظران است[10]　　ایشان نپرستند گهی کعبه به طاعات[11]
دیوانهٔ یارند ز اغیار رمیدند　　فارغ شده از وسوسهٔ خواب و خیالات
مسعود که باشد که چنین نکته بگوید　　خود بالب او می کند آن یار حکایات[15]

غزل نمبر:۲۳

از سر جان خیز جانان آن[12] تست　　این و آن را ترک ده اوزان[13] تست
درد را باش و دوا را درد دان　　در حقیقت درد تو درمان تست
گر رود کار تو در فرمان عشق　　دوست را بینی که در فرمان تست
آنکه در عالم نگنجد حسن او　　عرش اعلیٰ اش دل ویران[14] تست

جاری

۱۔ ا= گرچه در　۲۔ ا= من　۳۔ ا=همه مست مشغول　۴۔ ا 'به' ندارد　۵۔ ا=اقات، ب=حالات
۶۔ ب و ج= بنشین　۷۔ او ج= جذبهٔ آن ذات　۸۔ ب=راحت　۹۔ ب=او بانک
۱۰۔ او ج= نظراست　۱۱۔ او ج= حاجات　۱۲۔ ب=جان　۱۳۔ ب= آوان　۱۴۔ ا= پیران
۱۵۔ ا 'مقطع' ندارد

زنگ را بزداد دل را صاف کن | تا به بینی مالک کل جان تست
منزل تست در جهان لا مکان | این جهان و آن جهان[۱] زندان تست
زود از زندان گزر تا بنگری | بهشت جنت برگی[۲] از بستان تست
رهبر[۳] من طلعت رخسار تست | رهزن من گیسوی پیچان تست
ظاهر مسعود عکس نور[۴] تست | باطنِ او ذات بی پایان تست

غزل نمبر:۲۴

باده بگردان ساقیا کان شاهد جان آمد است | از وی[۵] نشان بی نشان در چشم حیران آمد است
آرای مجلس را ز سر مستان بی خود را طلب | اهل طرب آوزه ده کامروز جانان آمد است
رویش چو گل خندان[۶] تر گیسوش چون باد سحر | مست و خراب و بی خبر در دیده غلطان آمد است
ای جان ز بویش مست شو ای دل تو هم از دست شو | وای قبض من چون بسط شو[۷] کان ناز خندان آمد است
هم جان و هم جانانست او هم گوهر و هم کانست او | هم سرو و هم بستانست او گر چه بزندان آمد است
مه را کشیده در قصب دل را کشان سوی طرب | از رخ کنان چون روز و شب ز اغیار پنهان آمد است
رخسار او[۸] چون والضحیٰ ابروش چون نون والقلم | انا فتحنا[۹] از رخش هر لحظه در شان آمد است
بگشاد[۱۰] در جانم در او کرده دلم را منظر او | از سوی الله اکبر او بر من بفرمان آمد است ۱۷
۱۱ بر رخ نبشته نقش او[۱۲] فارغ شده از رنگ و بو | خندان گریان[۱۳] های هو در دیده جان آمد است
خورشید و مه جویان او افلاک سرگردان او | انجم ز بهر دیدنش از چرخ گردان آمد است ۱۴
کش جان و دلرا یک بیک در پیش او با مردمک[۱۵] | بنویس خانه را بحک کان یار مهمان آمد است
از شوق او مسعود بک آتش زنان[۱۶] بر نه فلک | بگشاد چون نرگس پلک جویان و پویان آمد است

۱۔ ا= آن جہا ۲۔ ب= یک گل ۳۔ ب= رہبری ۴۔ ب=بود ۵۔ ب=او بی
۶۔ ب=خندانست ۷۔ اوب=بسط است ۸۔ ا=رخسارۂ او ۹۔ از آیۂ قرآن "انا فتحنا لک فتحاً مبیناً"
۱۰۔ ج= بگشاده ۱۱۔ در 'ب' این مصرع در شعر متاخری آید ۱۲۔ ج=او ۱۳۔ اوب= گویان
۱۴۔ در 'ب' مصرعی آمده است که در 'ا' در شعر متقدم آمده است ۱۵۔ ب=مسعود بک ۱۶۔ ا= آتش زند
۱۷۔ 'ب' این شعر ندارد

غزل نمبر:۲۵

چشم صورت بین من از حسن معنی غافل است — نور لیس کمثله شئی همیشه در دلست
درمیان عاشق و معشوق بُعد صورتیست[1] — ق ورنه هر فاصل[2] که می بینی به معنی واصل است
گر وصال معنوی خواهی ز صورت در گذر — زانکه صورت در ره معنی بکلی حائلست
مرد معنی صورت عالم نیارد در نظر — کو میان لجه و این برکنار ساحل است
دیدهٔ حسن[3] بجز صورت نمی بیند دگر — هرچه او منظور باشد زو گذشتن مشکلست
گر حواس خمس بگذاری گشائی[4] چشم دل — پس بهر صورت که بینی سرّ معنی حاصلست
ملک[5] معنی چون بدست آمد ز صورت در گذر — زانکه در هر صورتی اظهار حسن کاملست
جز براه مطلع صورت طلوع حسن نیست — در نیابد هر که او از سرّ صورت غافلست
صورت از ظاهر شمار و معنی از باطن بگیر — صورت و معنی است او مسعود بک[6] مشتی گلست[7]

غزل نمبر:۲۶

شاهد معنی مصوّر[8] آشکارا در دلست — دیدهٔ اغیار بین از حسن رویش غافلست
ساربان[9] غافل شده هر سو چه می رانی شتر[10] — شاهدی[11] کان دوست می داری درون محملست
گر بران شاهد رسی بیزار گردی از سفر — زانکه گوئی بی نشانش رهروان را منزلست
گوهر[12] جان در بدن پنهانست چون دُر در صدف — ناشکسته از صدف گوهر[13] کشیدن مشکلست
کافر و مومن همه منظور آن خورشید جانست — لیک گوهر می شود سنگی که جرمی قابلست
گر تو برگوش ظواهر بندهم مرهم نهی — بشنوی در گوش دل پیوسته قرآن نازلست
گر چو قرص مه بگذاری همه تن خویش را — یابی آن خورشید گوهر هر ذرّهٔ را شاملست
آتش عشق از در خرمن[14] اجسام زن — گوئی جاء الحق پس بنگر که زهق الباطلست
دیدهٔ مسعود بک تاریک شد بی روی او — گرچه نور طلعتش پیوسته در چشم دلست

۱۔ ا=بُعد از صورتیست ۲۔ در هر سه نسخه=فاضل ۳۔ ا=حسنی ۴۔ ا=برداری گشاید
۵۔ ب=بلک ۶۔ ج 'بک' ندارد ۷۔ ج=مشتی کاملست ۸۔ ب=معیّن
۹۔ او ج=کاربان ۱۰۔ او ج=می گردی بوهم ۱۱۔ او ج=شاهد ۱۲، ۱۳، ب=جوهر
۱۴۔ ا=خفتن

غزل نمبر:۲۷

سروی بلند او نتوان گفت قامتست   الف   کزوی بهر طرف که بینی قیامتست
قدش برای کشتن مردم نشانه ایست   زلفش برای غارت ایمان علامتست
سحریست این که نقش تو در دیده مانده است   هر نقش را بر آب کجا استقامتست
قامت نمود دوست دلم در قیام شد   خلقی هنوز منتظر وقت قامتست ۷
شاهد پرست گشتم ای زاهد آرام   بگور سلامتی که نه جای سلامتست ۸
مستان نماز عشق بابرو همی کنند   مستی که اندرونست برای امامتست
می زد که لاف[1] چشمهٔ حیوان ز لعل او   زندان گرفت کو ز برای غرامتست
آب روانست نظم من و آتشی درد   آتش در[2] آب داشتن این از کرامتست
از طعنه های خلق[3] کجا ترسد ای رقیب[4]   مسعود بک که کشتهٔ تیغ ملامتست

غزل نمبر:۲۸

۵ هر چشم که در گوشه ابروی تو دیداست   پیوسته ز سودای تو چون چشمه[6] چکیداست
ای مهر شب افروز کجائی که زهجرت   چون ماه نو این چرخ کهن ساله خمیداست
مشک است که بر برگ گل لاله فتاده است   یا سبزه بگرد لب لعل تو دمیده است
سرگشته شده در طلب چشمه چو گردد   آن لعل دل آویز مگر خضر ندیده است
کرد است ازان نرگس گل بار پلک را   کز رشک تو در دیدهٔ او خار خلیداست
پیدانشدی هیچ گل از شرم تو در باغ   لیکن چه کند باد صبا پرده درید است
یک بار گزر بر سر او در نظر من   در راه تو پیوسته مرا بازد دویداست ۹
در گوشهٔ ابروی تو مستی است دغا باز   کشتست جهانی و به محراب خزید است
تا صورت زیبای تو در چشم در آید   بر مردمک از غیرت آن دیده کشید است
شاید که گرفتار شود مرغ دل من   کز دام دو گیسوی تو یکدانه نچید است

جاری

۱۔ ا=لعل ۲۔ ا=از ۳۔ ج=جلوی ۴۔ ا=رفیق ۵۔ مصرع در 'ب'=سرو بلند او نتوان گفت قامتست، در 'ا' این مصرع در غزل ماقبل آمده است ۶۔ ب= چشم ۷،۸۔ 'ج' این اشعار ندارد الف۔ 'ب' این غزل ندارد ولی مصرع اول در 'ب' در غزل آینده می آید ۹۔ 'او ج' این شعر ندارند

گشتست چنان مست که کس را نشناسد — مسعود که از لعل تو یک جرعه چشیداست

غزل نمبر:۲۹

ای هر که بران[1] عارض زیبای تو دیداست — کور است اگر باز بسوی نگرید است
آن مست که در گوشهٔ ابروی تو پنهانست — فتنه است ز شوخی که به محراب خزید است
تا دیدهٔ دیدار تو هر دیده که بیند[2] — نا دیده تر آن دیده که دیدار تو دیداست
گرد سر آن بیک بکردم ز سر شوق — کو زان لب شیرین تو پیغام شنیداست
ای دوست برین[3] زود که تا پیش تو گویم — کز هجر چها بر من مجروح رسید است
دانم که نشیند صنما سقف دو چشم — کز انده سودای تو بسیار چکیداست
[4] ای دوست رواست آنکه تو از من بگریزی — ما خسته و خرمان لب خلق گزید است
ما طاق ز شوق خم ابروی تو گشتیم — [5] کاندر همه آفاق کسی جفت ندیداست
مسعود ز سودای خم زلف تو ای دوست[6] — [7] کافر شده و پای ز اسلام کشید است

غزل نمبر:۳۰

بیا که بی تو دو چشم[8] روان چون جیحونست ق — دلم ز دست فراقت چو لاله پر خونست
درونِ دیده چو مردم نگاه می دارم — خیال روی ترا کز خیال بیرونست
مرا چه پند دهی ای رفیق از خوبان — زپند باز نیاید[9] کسی که مجنونست
برون خرام که مشتاق روی زیبایت — چو من به پیش درت[10] صد هزار افزونست
بچشم هر که در آید[11] نهال قامت تو — بسوی سرو نه بیند اگرچه موزونست
نمای رو ازین بیش در فراق مسوز — که بی تو سخت دل ای ست عهد محزونست
چو من برای تو از دل ساختم نقلی — مرا شراب بده زان لبی[12] که میگونست
به پیش سروروان من صبا گوئی[13] — ز چشم تا که تو رفتی روان چون جیحونست
جاری

۱۔ ب وج=دران ۲۔ ب وج=بنی ۳۔ ب=ای دوست چه بر من ۴۔ شعر درج ا ای دوست روانیست اینکه زشیرین لب تو ماخسته وخراب، ولبت خلق گزیدست ۵۔ درا مصرع ثانی مقطع اینجا آمده است
۶۔ ا=ازسر ۷۔ درا این مصرع درشعر ماقبل آمده است ۸۔ درهرسه نسخه=چشم ۹۔ ب=نیاید
۱۰۔ ب=درین ۱۱۔ ا=آمد ۱۲۔ ا=لب ۱۳۔ اوب=بوئی

خراب کرد ز مستی هزار بار عالم　　گهی نگفت که مسعود خاطرت چونست

غزل نمبر:۳۱

رسیدم من به دریای که موجش آدمی خوار است　　الف　نه کشتی اندران دریا نه ملاحی عجب کار است
چو آبش جمله خون دیدم بترسیدم ازان دریا　　به دل گفتم چه می ترسی گزر باید که ناچار است
ندا از حق چنین آمد مگر از جان می ترسی　　هزاران جان مشتاقان درین دریای ذخار است[1] ق
اگر خواهی ازین دریا یکی گوهر بچنگ آری　　بر کشتی دران جانب که آنجا کان انوار است
شریعت کشتی باید طریقت بادبان او　　حقیقت بنگری دو که راه فقر دشوار است[2] ۱۱
کمر بر بند چون مردان قدم در جوی عبور سان　　مترس از نیش زنبوران که گل پیوسته به خار است ۱۲
ایا مسعود بک چشتی سخن بر قدر مردان گو　　نیابی در جهان یاری زمانه پر ز اغیار است

غزل نمبر:۳۲

خطی که برآن صفحهٔ رخسار تو پیداست　　فرمان زپی تاختن ملک دل ماست
حسنی که برآن[3] قامت زیبات فتاد است　　یک سرو برآن[4] حسن ندیدیم[5] که برخاست ق
وز روی تو چون نور فزون گشت بر آمد　　مه در کمین افتاد سراسر همه کاست
گشتست کژی در خم ابروت چنانی　　هر گه که کمان گشت رود[6] تیر چپ و راست
بر صفحهٔ رخسار خطِ سبز چه گوئی　　اسرار نهانیست[7] که بر روی تو پیداست
خون کرد دل شیفته ام وعدهٔ فردا　　آنجا بخرام که نه دی و نه فرداست
با آنکه کنی قهر بجز لطف نه بینم　　هر چیز که زیبا کند از وی همه[8] زیباست
گشتی بکن از حسن میان چمن دل　　جانم به هوای تو همه صحن بیاراست
طاقیم که در هر دو جهان جفت نه داریم　　چون جفت دو ابروی تو کان طاق نظر ماست[9]
۱۰ گویند مرا در طلب دوست نباشی　　آنرا بچه جوییم که پیدا بهمه جاست
سودای تو سرمایهٔ مسعود زیان کرد　　مارا همه سوداست چو باتو سر سوداست

۱۔ اوج= تکون است　۲۔ ا=دشوات　الف۔ 'ب' این غزل ندارد، در 'ج' این غزل دو غزل بعد آمده است　۳۔ ب وج= دران　۴۔ ب= روان　۵۔ در هر سه نسخه= ندیدم　۶۔ ب= دود
۷۔ ج= نهان است　۸۔ ب= از همه وی　۹۔ ج= نظرهاست　۱۰۔ 'ب' این شعر ندارد
۱۱،۱۲۔ 'ج' این اشعار ندارد

غزل نمبر:۳۳

کسی که در[1] رخ زیبای تو نظر کرداست — دل از کرامت وتقوی و زهد بر کرداست
اگر ترا نشناسم زمست عیب مگیر — شراب لعل[2] تو در من چنان اثر کرداست
بعمر خویش نگردم جز ذکر یاری — اگر چه با من خسته دل او دگر کرداست ۱۴
گه تا خدنگ تو ازوی یکی خطا نشود — دو دیده مردمک چشم من سپر کرداست
میان دیده خیالت روان همی آید — درون خانهٔ مردم کسی گزر کرداست
دلم کز مست الستست ساقی من بین — ز لعل خویش دگر بار[3] بی خبر کرداست
خزان[4] هجر تو تن خشک کرده بود ولی[5] — ز آهِ گرم و دم سرد خشک و تر کرداست
اگر به جانب گلزار بی رخت بیند — دو دیده را بکشم که چشم من نظر کرداست ۱۵
ز سوز هجر تو تا خشک شد رخ مسعود — بآب دیده دو رخسار خویش تر کرداست

غزل نمبر:۳۴

یک گل زباغ حسن تو ازخرمی چون برشگفت — بویش رسیده در چمن گلها همه یکسر شگفت
در دیده من به رخش از گریه چون افتاد گل — زخندهٔ چون صبحدم[6] گفت این گلی[7] دیگر شگفت
پیوسته باد او دیده ام از طاق ابرویت جدا[8] — از دیدن گل چشم من[9] ای گلشن جان دیگر شگفت ۱۰
بوی وصالت چون صبا آورده در گلزار جان — دلها[11] همه زان بوی خوش چون غنچها برسر[12] شگفت
با آنکه باد صبحدم ای دوست درگشت آمده است — در بوستان چون روی تو ازوی گلی احمر[13] شگفت ق
با آنکه نیست از نخل او جز خار مارا بهرهٔ — یارب گلستان رخش پیوسته بادا در شگفت
مسعود یک از دیدنش بشگفت چو گل گفتمش — هم عاقبت گردد جدا از شاخ چون گل برشگفت

T-7446
MAULANA AZAD LIBRARY A.M.U.

۱۔ ب=بر ۲۔ اوج=لطف ۳۔ ج=دگرباره ۴۔ ا=قران ۵۔ اوب=دلم
۶۔ اوج=صبح او ۷۔ ا=این گل، ب=آن گلی ۸۔ ب= گہی ۹۔ ب=مرا
۱۰۔ ج= گر ۱۱۔ ج= گلها ۱۲۔ ب=برمن ۱۳۔ درہرسہ نسخہ= کمتر
۱۴۔ 'ا' این شعر ندارد ۱۵۔ 'ج' این شعر ندارد

غزل نمبر:۳۵

ابروش گاه ناز چو از حسن چین[۱] گرفت — هر زاهدی که دید روان ترک دین گرفت
لعلش چو دید چشمهٔ حیوان بجای ماند — خطش چو دید خضر بدندان زمین گرفت
خال سیاه برلبت افتاده[۲] از قضاء — انگشترین[۳] لعل تو آن را نگین گرفت
نگذاشت تا ز زهد دلم توبهٔ نکرد — دنباله ام که غمزهٔ آن نازنین گرفت
در دیده چون خیال تو آمد برای گشت — ملک خطاء وزنگ بعین الیقن گرفت
می داد دی که پند مرا زاهد از بتان — امروز دیده روی تو شیوه همین گرفت
بکشاد لب بخنده[۴] و دل برد گفتمش — خواهد گرفت ملک دل من[۵] چو دین گرفت
چون بر کمان ناز نهاده خدنگ[۶] حسن — ز ابروی غمزه ملک خراسان و چین گرفت
مسعود بک چگونه سلامت بریم جان[۷] — هندوی خال یار[۸] چو ترکان کمین گرفت

غزل نمبر:۳۶

تا صحن دیده را رخ آن نازنین گرفت — الف دل مست گشته[۹] ترک ره اهل دین گرفت
یک ذره ز پرتو رویش بدل رسید — گشت محیط و کل جهانرا یقین گرفت
یک گل ز باغ حسن تو بشگفت در بهشت — از وی جمال صورت حوراء و عین گرفت
طاؤس گشت بر فلک قدس بر نشست — از خاک پاش نور چو روح الامین گرفت
انگشترین[۱۰] شمار جهان کزمیان تهی است[۱۱] — اهل یقین وجود تو آنرا نگین[۱۲] گرفت
هر دو جهان حجاب ره روان[۱۳] تست — پیوسته هر که ترک همان و همین گرفت
مسعود داشت آرزوی خاک بوس تو — حاصل بگشت[۱۴] یا نه بدندان زمین گرفت[۱۵]

۱۔ اوب=چنین ۲۔ اوج=افتاد ۳۔ اوج=انگشتری ۴۔ اوب=نمودلب زخنده
۵۔ اوج=خواهم گرفت ملک دلم را ۶۔ ب=تیرخدنگ ۷۔ ب=دین ۸۔ اوج=بار
۹۔ اوب= گشت ۱۰۔ ا=انگشتری ۱۱۔ ج=توئی ۱۲۔ ا=دروی مکین گرفت ۱۳۔ حجاب ره ره روان
۱۴۔ اوب= نگشت ۱۵۔ درشعری درغزل ماقبل شاعرہمین ترکیب آورده است الف۔ ب' این غزل ندارد

غزل نمبر:۳۷

در هر دلی که عشق جمال تو جا گرفت الف | آمد برون ز هستی و راه فنا گرفت
آنکس که گشت نیست بهستی لم یزل | شد از فنا منزّه و ملک بقا گرفت
عکسی ز نور روی تو بر ذره ها فتاد | هر یک شد آفتاب و سراسر هوا گرفت
هر پرتوی که از رخت افتاد بر زمین | خورشید و مه ز سایهٔ نورش ضیا گرفت
خواندیم خال و زلف ترا[1] خشک و تیره چون ق | زلفت نیافته سر و خالت خطا گرفت
می دید دیده سوی کمان ابرویش چو زاغ | زد تیر غمزه را ز کمین گوشها گرفت
حسن جمال صورت خوبان نازنین | صاحب نظر ز پرتو نور خدا گرفت
در چشم هر که صورت حسن تو نقش بست | رست از کدورتش دل و نور صفا گرفت
تار از سواد زلف تو واللّیل یافتست[2] | نور از بیاض روی تو شمس الضّحیٰ گرفت
ابروت سر نهاد[3] بگوشت عتاب کرد | چشمت کشیده خنجر و دنبال ما گرفت
مسعود بک که بود بهر شیوه ذوفنون | بی کار شد چو عشق تو در سینه جا گرفت

غزل نمبر:۳۸

قامت زیباش چو در نظرم جا گرفت | هوش برفت از سرم دل همه سودا گرفت
سرو روانش چو دید، دیده روان کرد آب | آتش از دل بخاست[5] دود ببالا گرفت
کرد چو معمور عشق جانِ خراب مرا | قلب شده غم رسیده ملک دلم را گرفت
۶ اهل تصوف[7] چو دید درخم ابروی او | توبه ز محراب کرد ترک مصلّا گرفت
باد صبا بر گزشت برسر گیسوی او | صحن زمین را تمام عنبر سارا گرفت
کرد چو جولان رخش توسن او در چمن | کحل ز گرد رهش نرگس بینا گرفت
در دهنش چون خضر یافته آب حیات | از سر شوخی روان آمد و لبها گرفت
از سر سجاده خاست بردر ساقی[8] نشست ق | در دل پرهیزگار عشق تو چون جا گرفت
دیدهٔ مسعود بک ریخته چندان که آب | آتش سودای او از سر تاپا گرفت

۱۔ اوج=ترا ۲۔ ا=یافته ۳۔ ج=سرنهاده ۴۔ 'ب' این شعر ندارد
۵۔ ج=بخواست ۶۔ 'ا' این شعر ندارد ۷۔ ج=تصور ۸۔ درهرسه نسخه=خمار
الف۔ 'ب' این غزل ندارد

غزل نمبر:۳۹

خطِ رخت چو مایهٔ ایمان فروگرفت | کافر بظلم جنت رضوان فروگرفت
گر خضر رهبری خط ظالمت نکرد | ظلمات چون زچشمهٔ حیوان فروگرفت
پوشیده مور خاتم لعل و سپه کشید | آمد چو دیو ملک سلیمان فروگرفت
از تیغ غمزهٔ تو چکان گشت چشم من | زخشید برق[1] رویش و باران فروگرفت
چون خامه سیاه رخت[2] یافت از قضا | فرمان کشید مملکت جان فروگرفت ۷
افگنده سایهٔ زلفِ تو چون بر دل خراب | جای فرشته آمد و شیطان فروگرفت
چون دیده را خیال تو بگرفت غمزه گفت | کالای مردمی همه نتوان فروگرفت ۸
خوبان اگرچه برد ولایت زخسروان | رخسار تو ولایت خوبان فروگرفت
بودند شاه ملک صفا خواجگان چشت | مسعود بک ولایت ایشان فروگرفت

غزل نمبر:۴۰

تا که در آمد بچشم قامت زیبای دوست | گشت کشان خاطرم جانب بالای دوست
خلق بصحراء و باغ رفت تماشا کنان | داشته مشغول دل ما بتماشای دوست
از[3] رخ میمون او عید مرا دایم است | هست چو پیشِ نظر غرّهٔ غرای دوست
سبزه در اوراق چیست تازگی[4] خط یار | صبح در آفاق چیست خندهٔ لبهای دوست
بس که خیال رخش در نظر ما نشست | هر طرفی[5] خاسته صورت زیبای دوست
مایهٔ عمرم زیان گرچه شود در طلب | من نتوانم گزشت از سر سودای دوست
مذهب مسعود بک خویش پرستی شده | ملک وجودش گرفت حسن دلارای[6] دوست

۱۔ اوج=خورشید وبرق ۲۔ ج=چون جامه سیه رفت ۳۔ اوب=ای ۴۔ ب=نازکی
۵۔ ا=هرطرف ۶۔ ا=دل آرای ۷،۸۔ 'ب' این اشعار ندارد

غزل نمبر:۴۱

ہیچ می دانی کہ اندر قبلہ ات معبود کیست ۱ گر نہ در آدم خدای ہست بس مسجود کیست
لعنت تقدیر ابلیس است در اظہار حکم — چون انا شد در ارادت پس درین مردود کیست
نیست چون بی وجہ جبس در ہیچ ممکن را ظہور — بس کہ در آئینہ شاہد کہ زو بنمود کیست
چون وجود او مرا آمد از حکم عدم — غیر در حکم عدم............بس...موجود کیست[2]
گر کسی گوید کہ شاہد نیست ز آئینہ جدا — آئینہ گوید بہ بین درو جہ من مشہود کیست
گر ندانی وجہ را در عین اشیا تعبیہ — از نمایشہای عالم فکر کن مقصود کیست
تا یکی از خود فروشود بہ بینی کی خود کیست — آنکہ از ما بود پیدا می نماید بود کیست
چون الوہیت ندارد نی عبودت را روز — من نمی دانم کہ باشد عابد و معبود کیست
آتشی از زن در خود تا روشن شود — ہمچو تو پیدا و پنہان در بر این عود کیست
در زبان آتشین بشنو، بیابی از شہاب — ہفت گنبد برہمی آرد کہ آن از دود کیست
شرع می گوید کہ کشف راز کم گو، چون کنم — از زبانم او ہمی گوید سخن مسعود کیست

غزل نمبر:۴۲

ای راحت آن دیدہ کہ بر روی تو ماندست — وی[3] دولت آن دل کہ بگیسوی تو ماندست
۴ باد آمد و بوی چمن آورد ز گلزار — آویختہ دل در طلب تو ماندست
۵ از حال دل من خبری نیست کہ در وی — صد تیر بیک غمزۂ جادوی تو ماندست
در چشم در آید مگر آن قامت چون تیر — ۶ عشاق کمان گشتہ در ابروی تو ماندست
شاید کہ بہ بیند نظری گاہ سواری — پرواز کنان دل بسر کوی تو ماندست
تا دیدۂ نرگس رخ زیبای تو دید است — ہر سو نگران در طلب روی تو ماندست
۷ دل خستہ شد از ناوک[8] مژگان تو ای دوست — کاین در ہوس خنجر بازوی تو ماندست
۹ ہر کس کہ بتماشای چمن باز خرامید[10] — الا دل خستہ کہ ہم سوی تو ماندست
پہلو نہادست گہی بر سر بستر — مسعود جدا[11] تا کہ ز پہلوی تو ماندست

۱۔ "اوج" این غزل ندارند ۲۔ کرم خوردہ ۳۔ ب=وای ۴، ۵۔ "ج" این اشعار ندارد
۶۔ مصرع در "ب" =عشاق کمان گشت چو ابروی تو ماندست ۷۔ "ب" این شعر ندارد ۸۔ ا=پاک
۹۔ مصرع در "ب" = ہر کس کہ بسوی باغ چمن باز خرامید ۱۰۔ ا=خرامد ۱۱۔ ا=جدا

غزل نمبر:۴۳

ای درون دیده و دل مسکنت | آرزوی جان مشتاقان تنت
چند رانی تیغ غمزه بر[1] دلم | خون من خواهد گرفتن دامنت
از گل رویت جهانی تازه شد | تا چه شان باشد نهال گلشنت
گل کند جامه قبا در بوستان | هر سحر از حسرت پراهنت
حسن رویت ظاهر و باطن گرفت | تا به دیدم صورت مستحسنت
مردمان پابند کحل معرفت | چون صبا آرد غبار توسنت
گر کشی یک بوسه ده خون بها | تا نماند خون من در گردنت
پا نهی بردیده ام از حسن خود | مردمان گویند منّت بر منت
[2] دیدهٔ مسعود بک تاریک گرد | ز آرزوی حسن روی روشنت

غزل نمبر:۴۴

خطی کان مه بگرد لب کشید است | نباتی[3] هست بر حلوا دمید است
لبش حلوا و خطش دود آمیز | کسی بی دود حلوا کم چشید است
رخش یوسف، لبش عیسیٰ، خطش خضر | سه معجز را بیک صورت که دید است
دلم شد تازه از باد سحر گاه | چنین دانم که از کویش برید است[4]
ز حیرت گم شده می گوید این دل | چه باد است این کزو بویش رسید است
مگر از صبح می جوید[5] نشانش | که گل از هر طرف پرده درید است
ز خشکی غنچه می لیسید لب را | تو گوئی از دہن زاغی پرید است
چمن سیراب از ابر بهاری | زبان از[6] تشنگی سوسن کشید است
ز هجرش اشک بهر چشم مسعود | چونم از دیدهٔ نرگس چکید است

۱۔ ب "بر" ندارد ۲۔ ا "مقطع" ندارد ۳۔ ب=نباتست اینکه ۴۔ ب=ندیداست
۵۔ ب=می گوید ۶۔ ا "از" ندارد

غزل نمبر:۴۵

این قدنتوان گفت که سروست غلامت — کز خاستش خاسته هر سوی قیامت
دل شیفتهٔ نرگس جادوی تو گشتست — اکنون چه زنم لاف[۱] ز تقویٰ و کرامت
۳ در هر مژهٔ ناوک حسن است نهاده[۲] — دل نیست کزان غمزه جهید است سلامت
زاهد منم و شاهد و ساقی و شرابست — بگزر بسلامت تو نه ای[۴] مرد ملامت ق
باقد تو لافی که[۵] زدی سرو سر افراز — یکپای بماند است ستاده بغرامت
سودای فراق تو که کوهیست گرانبار — چون حلقهٔ گیسوی تو ام ساخته قامت
هشیار ندید است کسی دیدهٔ مسعود — تا آنکه رسید است لبش بر لب جامت

۱۔ ب=بزنم ۲۔ ا=بنهاد ۳۔ مصرع در ''ب'' زاهد منم وساقی وشاهد وشرابست
۴۔ درهرسه نسخه=تونه ۵۔ ب''که''ندارد

غزل نمبر:۴۶

چشم مستت، فتنۂ دین و دل ہشیار مست / فتنہ انگیزد چو گردد شاہد[1] خونخوار مست

دل کہ از بیماریٔ چشم تو شد بیمار باز / جان نو یابد چو آئی بر سرِ بیمار مست

۲ چشم تو مستست لیکن بہر کشتن ہوشیار / کس ندیدہ این چنین فتنہ گری ہشیار مست

زان می کان چشم تو مستست ساقی جرعۂ / بر لبم ریز و بگردان بی می خمار مست

پردۂ وہم از رخ خورشید انور بر فگن / تا شود ہر ذرہ از[3] تابش انوار مست

۴ از سواد گیسوان و ز بیاض عارضت / ہر طرف گشتست روح مومن و کفار مست

گر بیفتد سایۂ حسن و جمالت[5] بر زمین / ہر طرف گردد ز سودایش در و دیوار مست

گر نسیم زلف تو یابد دماغ نازکش / گم شدہ آید برون از حجرۂ ہر عطار مست[6]

چون بر قصد مست مسعود از ہوایت در چمن / گردد از مستی او باغ و گل و گلزار مست

غزل نمبر:۴۷

این باد[7] ز گیسوی دل آرام رسید است / یا آنکہ مسیحا بتنم روح دمید است

نرگس کہ ہمہ چشم شد است در طلب او / ہر دیدہ بحسنی دگر اورا نگرید است

گر غنچہ دہن بستہ زخشکی عجبی نیست / لعل تو بالحان تر آواز کشید است

کی جانب سرو چمنش چشم گشاید / آنکس کہ دران قامت زیبای تو دید است

خوشوقت کسانی کہ بگرد تو بگردند / بیچارہ کسی کز رہ تو گرد ندید است

آنچ از تو سزد برمن بیچارہ[8] ہمان کن / من کردہ ام ای دوست ز من آنچہ سزید است

۹ ہر گاہ کہ پیغام تو بیکی بگذارد / من گم شوم از حسرت آن چون بشنید است[10]

این آبِ حیاتست[11] کہ در تنگ نہانست / یا چشمۂ حیوانست کہ بر خضر رسید است

تنہا زغمت نیست دل خستۂ مسعود / با آنکہ بہر ہفت اقالیم خزید است

۱۔ ج=کافر ۲۔ "ج"=این شعر ندارد ۳۔ ا،ج=آں

۴۔ مصرع درا=از سوادِ گیسوی تو در بیاضِ عارضت، ج=از بیاضِ گیسوی تو وز بیاضِ عارضت

۵۔ ا،ج=مستِ جمال ۶۔ ب=از حجرۂ ہر عطار مست ۷۔ ج=وین باد

۸ اوج=دل خستہ ۹۔ مصرع درب=ہر گاہ کہ پیغام تو یک کسی بہ من آرد

۱۰۔ ا=اوچونہ پسنداست، ب= آن شہ چو شنید است ۱۱۔ ج= این آب حیات است

غزل نمبر:۴۸

مگر نسیم دو گیسوی او پراگند است / که صحن خانه به مشک و به عنبر آگند است
۱ صبا مگوی مرا ست عهد سنگین دل / بیا که بی تو[2] دلم سخت آرزو مند است
نهال قد تو در سینه ام چو بیخ گرفت / بغمزه شاخ وجودم ز بیخ بر کند است
هزار دیده ز تلخی هجر او گریانست / اگر چه آن لب شیرین همیشه[3] درخند است
بریده دست[4] بکلی ز خویشتن جانان / بعمر خویش کسی را که با تو پیوند است
نمای روی که تا زنده جان و تن سوزم / که پیش آتش رویت دلم چو اسپند است
۵ گدا که ملک قناعت گزیده سلطان است / میانِ دنیا و عقبیٰ بفقر خرسند است
اگر بعشق بمیرم ترا چه غم دارد / که کشتگان تو هر کوی همچو من چند است
قدم چگونه زنم ای رفیق در ره عشق / که خارِ[6] هجر تو تیز است و پای ما کند است
۷ اگرچه سرو چمن را لطیف می گویند / نه همچو قامت آن یار راست خیزند است
اگرچه برسرِ مسعود ازبّها رانی / کجا رود که بزنجیر عشق پابند است

غزل نمبر:۴۹

باز آن گل خندان من در صحن گلزار آمد است / نرگس ز سودای رخش چون ابر دُربار آمد است
هم چشم او غلطان زمی هم لعلش از مستی چکان / مست و خراب و بی خبر در چشم هشیار آمد است
جعد سیه را بافته از عاشقان رو تافته / زو هر که بوی یافته[8] از خویش بیزار[9] آمد است
باد صبا گیسوش را هر دم چنین جلوه دهد[10] / کاندر میانِ هر شکن دلها گرفتار آمد است
بلبل نواها می کشد[11] از خرمی اندر چمن / اوراق دستک می زند در رقص اشجار آمد است
هر جا که اندر خانقه صاحب دلی بود است او / از رشتۀ گیسوی او در بند زنار آمد است
از صورت هر دلبری پیداست حسن روی او / زینسا بچشم آشنا پنهان ز اغیار آمد است
خنده زنان از خورمی هرسو خرامان می رود / گویی میان بوستان سروی برفتار آمد است[12]
مسعود در سوداش شد سرمایه ایمان زیان / کفر سر گیسوش را جانم خریدار آمد است

۱۔ مصرع در 'ج' = صبا بگوی بران ست عهد و سنگین دل ۲۔ ا = برتو دلم، ج = بردلِ من ۳۔ او ج = هنوز
۴۔ ج = برآمد است ۵۔ مصرع در 'ب' = کسی که ملک قناعت گزیداست ای شاه ۶۔ در 'ب' = خانه
۷۔ 'ج' این شعر ندارد ۸۔ ا و ب = زو هر کی بو یافته ۹۔ ا و ج = از خانه بیزار
ب = بیزار از خویش آمد است ۱۰۔ ا و ج = چنان ابتر مکن ۱۱۔ ا و ج = می کند
۱۲۔ ب = سرو خرامان آمد است

غزل نمبر:۵۰

این صورت جان است که در لوح ضمیر است — یا آیت عشق است که در شان بصیر است
خط نیست مگر کاشف اسرار نهانیست — رونیست مگر نورده بدرِ منیر است
نی پری و نی آدمی و نی ملک است این — در وهم نیاید که چه بی مثل و نظیر است
آزاد بیابی تو بهر وصف که خوانی — یا آنکه بزلفش همه آفاق اسیر است
ابروش کمانیست که پیوسته کشید است — هر نوک مژه بهر دل شیفته تیر است
وان فتنه چو ترکان که کشید است کمان را — از غمزهٔ هندوش بهر گوشه نفیر است
درویش که از هر دو جهان دست نشانداست — در ملک جمالش چو رسد ، باز فقیر است ۱۲
خاکی که صبا از سرِ کویش بهبراند — گویند ملایک مگر آن مشک و عبیر است
۱ مسعود بگو کیست درین حسن بآفاق — آن خسرو خوبان شه جان بخش نصیر[۲] است

غزل نمبر:۵۱

آن را که بر ابروی تو[۳] پیوسته نماز است — فارغ ز عبادات همه اهلِ نیاز است
هر چشم که سازی دگر از نار برایی — ای شوخ دغا باز بگوی[۴] که چه ساز است ق
سرّ خم ابروی بتان را که چه شناسد — حاجی که دوان[۵] همچو شتر سوی حجاز است
۱۳ عشق آنست که بر صورت خوبانست مصور — دیگر همه وهم است و خیالات مجاز است
۶ قومی بدر صومعه ، بتسبیح و مناجات — ما و می و ساقی و در میکده باز است
در کوی خرابات نه راه است و نه منزل — بگذر ز مناجات که آن راه دراز است ۷
۸ قومی بدرِ بتکده قومی بره حج[۹] — ما ییم و درِ میکده ، ساقی و نیاز است ۱۰
خواهی که اگر در حرم خاص درائی — زود آئی که بر عام[۱۱] درِ میکده باز است
در رشتهٔ عشق اند مقید همه ارواح — کان رشته ازل باز درین کوی فراز است
سرّ رشته دل تست دگر سرّ الهی است — مسعود بکش تا بکشاید که چه راز است

۱۔ مصرع در 'ب'=مسعود بک آن کیست بدین حسن درآفاق ۲۔ ب=بصیر ۳۔ در 'ب'=آرا که یار بروی تو
۴۔ در هر سه نسخه "نگویی" ۵۔ ا و ج=روان ۶۔ 'اوج'=این شعر ندارند ۷۔ در 'ب' این مصرع بجای مصرعه ثانی در شعر مابعد آمده است ۸۔ این مصرع بجای مصرعه ثانی در شعر ماقبل آمده است ۹۔ اوج=کعبه
۱۰۔ در 'ب' این مصرع در شعر ماقبل آمده است ۱۱۔ ا =برعالم ۱۲۔ 'ا' این شعر ندارد
۱۳۔ مصرع 'ب'=عشقست که بر صورت خوبانست، حقیقت

غزل نمبر: ۵۲

ای[۱] نرگس سرمست ترا خواب چرا نیست — در دیدهٔ شوخ تو بگو آب چرا نیست
قربانی روی تو شده خلق، که عید است — ۲ ای ماه من آن[۳] چشم تو قصاب چرا نیست
ازرشک برخسار[۴] تو گرنیست نگاهش — زان تاب دران عارض مهتاب چرانیست
۵ پیچیده شد از پنجه پیچان تو این دل — ۶ از تابش آن زلف ترا تاب چرانیست
در صافی لبهای تو گم شد دل صوفی — آن لعل تو بس غرق می ناب چرانیست
از گریه چرا دیدهٔ من خشک بماند است — چون گوہر دریاست بغرق آب چرانیست
۷ محروم[۸] چرا گشت زلعلت لب مسعود — چون او مگس است برسر جلاب چرانیست

غزل نمبر: ۵۳

از خیال زنخت دل که بچه افتاد است — مگر از کردهٔ این خال سیه افتاد است
عشق مجوب کنند است وگرنی عاقل — کس ندیدست بعمدا که بچه افتادست
من آشفته نه[۹] تنها شده ام گمره ازو — تاکبانرا بشب زلف تو ره افتادست
ہر که از فتنهٔ چشم تو گرفتست گوشه — بته[۱۰] گیسوی تو ازمهر پنه[۱۱] افتادست
ماه نو خلق همی دید نمودی ابرو — اندرین شهر ازان شبه به مه[۱۲] افتادست
۱۳ خط از سبزه نپوشد چو شراب زنخش — چندل تا که ازین تاب بچه افتادست
۱۴ شاہِ زنگست ترا خال[۱۵] که درملک خطااست — گردوی از حبش انبوه سیه افتادست
گل لالست تو گوئی که نهاد[۱۶] ست ز[۱۷] مشک — برسر خسرو من وچه کله افتادست
اختران فلک سبز که بالا بینی — ہرگه بالا شده دیده است مه افتادست ۱۸
دل مسعود برون ناید ازین چاه زنخ — برسرش خال نگهبانش بنه افتادست ۱۹

۱۔ ج=این ۲۔ مصرع در'ب'=آن دیده خون ریز تو قصاب چرانیست ۳۔ ج=از ۴۔ ب=در رخسار، ج= دورخسار ۵۔ 'ا' این شعر ندارد ۶۔ مصرع در'ب'=ازتاب من آزلف ترا ناب چرانیست ۷۔'ج' مقطع ندارد ۸۔ ا=مجروح ۹۔ ا''نه''ندارد ۱۰۔ ا=سر ۱۱۔ ا وب=بنه ۱۲۔ ب=''مه'' ندارد ۱۳۔ 'ب و ج' این شعر ندارند ۱۴۔ 'ا و ب' این شعر ندارند ۱۵۔ ب=خاک ۱۶۔ ب= نہال ۱۷۔ ا وج =بر ۱۸۔ مصرع درا وج= ہرکه بالاش ندیداست وتبه افتاداست ۱۹۔ مصرع درا برسر خاک نگه باش تبه افتاداست

غزل نمبر: ۵۴

دل زسودای تو در آب سیه افتاد است — جان زدیدار تو در شوق و وله[1] افتاد است

گرچه چشم است ز دیدار تو آسود ولیک — هم رقیب تو بیک گوشه چو گه افتاد است

کو گناه دگر از کردن توبه برود — لیک در عشق همین توبه گنه[2] افتاد است

نعل خنک تو شد است تاج که برخاک رهت[3] — از سر تاجوران بس که کله افتاد است

مات گشتست چو محمود بازی ایاز — پیش رخهای تو خود گرچه که شه[4] افتاد است

گفتمش زلف ترا نقد دلم را ندهی — گفت چون ندهم ای خسته که ته افتادست

حال آن[5] خسته چه پرسی که بشوق زنخت — رسن از گست برفست و بچه[6] افتاد است

نور رخسار تو در ظلمت آن خط سیاه — در سواد شب[7] تاریک چومه افتاد است

نرخ جان خواست از و خلق بوسه چو خندید — گفت مسعود بک آخر ز تو ره افتاد است

غزل نمبر: ۵۵

مردم از روی تو تا آنکه جدا افتاد است — گشت سرگشته نداند که کجا افتاد است

دست از خویش بشسته است و نشسته درخون — بند برپای نماند است[8] و بجا افتاد است

دیده ام[9] نور گرفتی که زحسن رویت — دور از روی تو در عین بلا است

عشق افگنده مر اورا بجهان در حیرت[10] — کین بلا بر سر او هم ز قضا افتاد است

ق غرق در آب حیاتست و جگر تشنۂ آن — گرچه در عین بقائیت فنا افتاد است

رو بنمائی[11] ببر پردۂ وہم[12] از دیده — که هم از ظلمت آن از تواجد افتاد است

صافی چشم[13] چه بینی که سراسر درخونست — نیست است که چو او هست نما افتاد است

زنده در گور چرا می کنی ارواح قدس — مگر ای دوست دران شهر وبا افتاد است

دستگیری کن و با سلسلۂ عشق بکش[14] — کز تو مسعود جدا هم ز هوا[15] افتاد است

۱۔ ا و ج=شوقِ وله ۲۔ ا= شود ۳۔ ا=راه است، ب=تنت ۴۔ ب=کوچه گرچه

۵۔ ا وج =این ۶۔ اوج=بته ۷۔ ا=درسوادت خط ۸۔ ب=بندرپای نماند،

ج=بند بماند است برپای ۹۔ او ج=دیده اش ۱۰۔ ا و ج= بر حیرت ۱۱۔ اوب=روی نمائی،

ج=بنمائی رو ۱۲۔ ب=دوده ۱۳۔ ب= صافی از چشم ۱۴۔ ا=مکش ۱۵۔ اوج=بهوا

غزل نمبر:۵۶

[1] ابروی بتان بلای دین است   آن قبله مگو که قبله این است
هر طاق که بنی[2] کنان اشارت   کن سجدهٔ راز گر یقین است
در چشم بتان گرفت خانه   رخ جانب کعبه این چه دین است
[3] آئی چو برون زپرده ، گویند   خورشید مگر که بر زمین است
از خال رخش مباش ایمن   هشدار[4] که دُزد در کمین است
[5] حسنی که نهانست از همه کس   در روش نگر که آن همین است
هر چیز که در تصور آید   دور است ازان ترا قرین است
[6] صد چنین فگند میانِ ابرو   به بیند که سخت نازنین است
مسعود مرنج از جفایش   سرّیست که خیر هم درین است

غزل نمبر:۵۷

خم ابروی بتان قبله و آئین[7] منت   نکنم سجده دگر سو که همین دین منت
وه چه خمها بکمان گوشهٔ آن ابرویت[8]   که ازو تیر اجل در دل مسکین منت
آنکه پیوسته نهان بود ز چشم معنی   تو یقین دانکه همین صورت خودبین منت
[9] گر بتلوین است[10] ازان حسن ملوّن خلقی   هم ز الوان رخش[11] قوت به تسکین منت
ق تا که از عارض گلگونش[12] جدا افتادم   خاک[13] در بستر و خون بر سر بالین منت
آن نه جسمست که روحیست مصور در چشم   وین نه روحیست که خود نعمت پیشین منت
هر کسی روزِ قیامت بکند میل بجور   حورِ من حسنِ ویست و رخ او عین منت
هر نگاری که همه حسن زسر تا قدمست   یک نگاری زکفِ دست نگارین منت[14]
گل بصد گونا در باغ لطافت بشگفت   هم زیک خندهٔ آن خسرو شیرین منت
سوی خوبان چه نهم دیده که چون هم زازل[15]   نقش او مردمک چشم جهان بین منت
سجدهٔ من نبود جانب دیگر مسعود   خم ابروی بتان قبلهٔ آئین منت[16]

۱۔ مصرع در 'ا' = ابروی بتان چو قبلهٔ دین است   ۲۔ ا= هر طاقی که بنی، ب= هر طاق بنی
۳۔ 'ب' این شعر ندارد   ۴۔ ب= هوشدار   ۵۔ 'ب' این شعر ندارد   ۶۔ 'ج' این شعر و مقطع ندارد
۷۔ او ج= قبلهٔ آئین   ۸۔ ب= ابروست، ج= ابروایست   ۹۔ 'ا' این شعر ندارد   ۱۰۔ ب= بتو نیست
۱۱۔ ب= هم زاوّل ورخش   ۱۲۔ ا= منکه عارض گل رنگ، ب= تا که از عارض گلگونت جدا افتادیم، ج= من که از عارض گلگونش جدا افتادم   ۱۳۔ او ج= خار   ۱۴۔ ا= ورخ او عین منت   ۱۵۔ او ج= که خواهم زازل
۱۶۔ این مصرع نیز در مطلع آمده است

غزل نمبر:۵۸

۱

تا یکی از خود فروشو تا به بینی که خود کیست — آنکه از مابود پیدا می نما مه بود کیست
چون الوهیت ندارد فی عبودیت را روز — من نمی دانم که باشد عابد و معبود کیست
آتشی از عشق زن در خود که تا روشن شود — همچو تو پیدا و پنهان در بر این عود کیست
در زبان آتشین بشنو ، بیابی از شهاب — هفت گنبد برهمی ارد که آن از دود کیست
شرع می گوید که کشف راز کم گو چون کنم — از زبانم اوهمی گوید سخن مسعود کیست

غزل نمبر:۵۹

الف

الغیاث ای مایه جان الغیاث — کفرزلفت برد ایمان الغیاث
ماهمه بستیم[۲] لب از تشنگی — در لبانت آب حیوان الغیاث
وه کجا آن شربت دیدار تو — می کشد تلخی هجران الغیاث
ما زگریه غرق در خون گشته ایم — لعل تو پیوسته خندان الغیاث
چشم بیمارت مرا بیمار کرد — جز به لعلت نیست درمان الغیاث
غمزهٔ شوخی تو از راهِ اجل — می زند در دیده پیکان الغیاث
از خدنگ ناوک مژگان تو — رختها افتاد درجان الغیاث
چون دو زلفت کرد سرگردان مرا — گردش گردون گردان الغیاث
همچو گو از زخم چوگان فلک — هر طرف گشتیم غلطان الغیاث
پیچش زلف تو در جانم فتاد — رشتهٔ تن گشته پیچان الغیاث
باطناب زلف کش مسعود را — مانده است در جان زندان الغیاث

۱۔ 'اوج' این غزل ندارند ۲۔ ا= ماهمین بستیم، ج= ماهمی مردیم

الف۔ این غزل برای ردیف 'ث' شعر تعارفی ندارد

غزل نمبر:۶۰ [1]

وه چه شیرینست از لب[2] خوبان حدیث — گرچه با تلخی کنند ایشان حدیث
سوسن رعنا که دارد ده زبان — می کنند از لعل شان پنهان حدیث
غنچه را نطق از دهن ناید برون — تاشنیده از لب خندان حدیث
دلبر من چون سخن گویان[3] رسد — زنده گردد مردهٔ غم زان حدیث
دودهٔ دیده بیرون آرم زچشم — تا نویسم از سر مژگان حدیث
۴ در جهان چون جان همی دارند دوست — مردمان با این غزل با آن حدیث ۵
خوش نیاید نطق کس مسعود را — تاشنیده از لب جانان حدیث

غزل نمبر:۶۱

اے کعبهٔ جمال نظر کن بسوی حاج الف — از ما تو فارغ[6] و همه را بر تو احتیاج
تیغ از برای قتل کشیدن چه حاجتست — بی تیغ می کشند مرا ساعدان عاج
آن ماه نوست بر سر خورشید مه فلک — یا بر کلاهِ خسرو من شانده اند تاج
دور از اشعاع مهر رخت ، ما بظلمتیم — از نور خود بکلبهٔ تاریک من سراج
بگرفت تا ولایت دل را خیالِ تو — محنت شد است حاصل هجران شده خراج
عشقت بملک دل چو برآید بخسروی — یا رب درین خرابه چه پیدا شود رواج
آن خسروی که ملک فقیران بتاختست — بفروخته به پشم کهن تاج با رواج[7]
عشقت نشسته در دل و غمها بزاد ازو — آری ازین خیال همین بردهد بتاج
عالم همه چو شیشهٔ صافست در سرشت — نور جمال تست کوکب دران زجاج
۶ معشوق با جمال وجود قدیم ماست — با خویش می کنم چو بدیدم نکو لجاج
مسعود بک ز خویش بکلی جدا شد است — شاید که با جمال رخت یابد امتزاج

۱۔ 'ب' این غزل ندارد ۲۔ ا=وه چه شیرین ازلب ۳۔ ا=گویا ۴۔ا= درجهان چون جان دارد بدوست
۵۔ ج=مردمایان این غزل یاران حدیث ۶۔ ج=ماازتوفارغ ۷۔ ج=دواج
۶۔ 'ا' این چهاراشعارندارد آگاهی:''ا'' غزلهای ردیف ح و خ ندارد و نیزردیف 'چ' درنسخهٔای موجود نیست
الف۔ برای ردیف 'ج' شعرتعارفی موجودنیست

غزل نمبر:۶۲

۱

شعاع روی تو مصباح و جان ماست زجاج — زجاج بشکن و سر مرا نمای سراج
بهر کشش شده جان را ازو علو دگر — سواد زلف تو سرّیست از شب معراج
زسر او زده بیرون از مستی — که نفخهاش چو پرشد درونهٔ حلاج
بآرزو همه شاهان کنند سجده ترا — که تاز نعل سمندت نهند بر سر تاج
طواف کعبهٔ ذات شریف تو فرض است — که پیر کعبه توئی و ملایکست همه حاج
بهر دماغ که پیوسته بوی ساغر تو — بداده هیچو شه بلخ ترک تاج و دواج
خراب کن دلِ مارا به تیغ عیاری — که تا امیر نخواهد ازین خرابه خراج
نظر بسوی گدایان کجا بیندازد — که او غنیست ز آفاق و ما همه محتاج
گهی بلطف نظر کن بجانب مسعود — که رفت عمر عزیزش بعاجزی و لجاج

۱۔ 'ا' این غزل ندارد

غزل نمبر: ۶۳

۱ مگر زکوی تو آمد نسیم وقت صباح ‌ ‌ ‌ که زنده گشت زبوی لطیف تو[۲] ارواح
دو چشم مست[۳] ندانم کرا همی جوید ‌ ‌ ‌ که دائمست بگشت ای رفیق چون سیاح
خمار[۴] از سرما کی فرود آرد می ‌ ‌ ‌ که در الست چشیدم از سبویش راح
فتاده کشتی قالب میان خشکی ماند ‌ ‌ ‌ چوسیل آن باشد چه سان برد ملاح
ز زردی رخ ما وز سرخی رخ تو ‌ ‌ ‌ عجب دو رنگ فتاده برین عارض تفاح
گشائی پرده ز رخسار خویش را وقت صبح[۵] ‌ ‌ ‌ که باده بارخ ساقی مبارکست صباح
در خزانهٔ غیب است دل که با قفلست ‌ ‌ ‌ ز اسم اعظم حق کن برای او مفتاح
دل شکستهٔ انسان زجاجه است لطیف ‌ ‌ ‌ زنور روی تو یابد درون آن مصباح
۶ فتوح روح چوباید زخنده ات مسعود ‌ ‌ ‌ زبان حال بگوید چو غنچه یا فتاح
کشاده کار چو بردست اوست ای مسعود ‌ ‌ ‌ بنال هر سحر از شوق گوی یا فتاح

غزل نمبر: ۶۴

۷ اگرچه شاهد ما همچو یوسف است صبیح ‌ ‌ ‌ ولیک از سر تاپا فتاده است ملیح
بحسن طلعت او تاکشاده ایم نظر ‌ ‌ ‌ جمال صورت خوبان بچشم ماست قبیح
خیال آن خم ابرو نشسته[۸] اندر چشم ‌ ‌ ‌ حضور اوست مراهم نماز[۹] وهم تسبیح
۱۰ لبش بدم چو مسیح و خطش بچشم خضر ‌ ‌ ‌ که دیده است بیکجا مقیم خضر و مسیح[۱۱]
سیاهی خط و خالش ملاحتی افزود ‌ ‌ ‌ سواد عارض او گر بیاض بود صبیح
کشان شدست دلم سوی گلشن جنت[۱۲] ‌ ‌ ‌ مگر که از گل ریحان او رسید آن ریح
غلام کیست که ملک دلم گرفت بحسن ‌ ‌ ‌ نشسته دعوی شاهی همی کند تصریح
فتاده اند شهیدان بغمزهٔ چشمش[۱۳] ‌ ‌ ‌ چو ماهی و ملخ افتد بسته جمله ذبیح
۱۴ بماند گنگ که مسعود نطق دایم داشت ‌ ‌ ‌ چو بسته جذبهٔ عشقش زبان عقل و فصیح

۱۔ 'ا'این غزل ندارد ‌ ‌ ۲۔ ب=ابروان ‌ ‌ ۳ ج= نیاز ‌ ‌ ۴۔ ج=خمار ‌ ‌ ۵۔ج=صبوح
۶۔ 'ج' این شعر ندارد پس درین نسخه این مقطع مختلف است ‌ ‌ ۷۔ 'ا' این غزل ندارد ‌ ‌ ۸۔ 'ب' ابروان
۹۔ ج=نیاز ‌ ‌ ۱۰۔'ب' مصرع=لبش چو مسیح است وخط چو چشمهٔ خضر ‌ ‌ ۱۱۔ ب= بهم دو خضر و مسیح
۱۲۔ب= خمیس ‌ ‌ ۱۳۔ب=بغمزه ات مسعود، آگاهی در نسخهٔ 'ب' این شعر مقطع است ولی در 'ج' مقطع متاخری آید و آن شعر در 'ب' موجود نیست ‌ ‌ ۱۴۔'ب' این شعر ندارد ‌ ‌ آگاهی: 'ا' غزلهای ردیف 'ح' و 'خ' ندارد

غزل نمبر:٦۵

حیات تست ز نفحش تو غافل از نفاخ [1] نشسته ای خوش وخرم[2] میان خانه[3] کاخ
بگور تنگ نظر کن که رفتنی ست درون برای شست چه سازی تو صحن خانه فراخ
چه سود گرچه طبیبی دوا کند زبرون فگند ناوک هجران چو در دلت[4] سوراخ
بهشت عالم جانست وتنی کشکی کشیده طوبیٰ ذاتش[5] بصحن هریک شاخ
ز محرمیش بر آمد اناالحق از منصور[6] ادب نگاه ندارد چو بنده شد گستاخ
[7] چه بایدت چو مهیا ز میوه دربستان که آفتاب مر اورا همی شود طباخ
ز اسم و رسم برون آیی زود ای مسعود براه نفحه نظر کن که توئی نفاخ

غزل نمبر:٦٦

جدا شد تا ازان دیدار فرخ [8] بگردد دیده از سوداش هر رخ
چه چشمست آنکه غمزهٔ او رسد در سینهٔ عشاق تا ---[9] رخ
همه تن گوش گشتم تا شنیدم نهان بی صوت زان دیدار پاسخ
مراگر طعنه زد عالم عجب نیست که عقل و عشق را باشد چخاچخ
اگر چه نفس و زن را بندکرد ست کند شه مات چون بگشاید آن رخ
بهررخ اوست حسن وبهر تنی جان مپنداری تو این نکته تناسخ
نه توحید است این نکته که گفتم بداند هر که سوزد باکه چون نخ[10]
چه فرخ ساعتی باشد که مسعود به بیند در رخ آن فرخ

۱۔ 'اوج' این غزل ندارند ۲۔ ب= کرم خورده ۳۔ ب= خورم ۴۔ ج= دلم
۵۔ ج= دانش ۶۔ صوفی بزرگی که نعرهٔ اناالحق (من حق هستم) زد پس اورا بردار آویختند
۷۔ مصرع در 'ب'= بتابش نظر اوست پختگی دلت ۸۔ 'اوج' این غزل ندارند ۹۔ کرم خورده
۱۰۔ ناخوانان

غزل نمبر:۶۷

ازلبت گشت لعل کان منسوخ ۱ وز رخت ماهِ آسمان منسوخ
حسن رویت چو آشکارا شد حسن یوسف شد از جهان منسوخ
گرد لعلت دمید چون خط سبز خضر باچشمه شد روان منسوخ
نقش تو چو نبشت کلک قضا گشت نقش همه بتان منسوخ
آیت عشق چون نازل شد آیت عقل شد زشان منسوخ
چشم تو معجز است کز سرحسن می کند سحر ساحران منسوخ
کرد مسعود چون سخن آغاز گشت اشعار شاعران منسوخ

غزل نمبر:۶۸

ترا از برگ گل کان سبز تر شد ۲ رقم از مشک بر لوح قمر شد
خبر از خوبی تو چون توان داد کسی کو دید حسنت، بیخبر شد
زخوبان فتنهٔ بودست هر سو چو تو بر خاستی شوری دگر شد
برویت دودهٔ خط از کجا خاست مگر از آهِ من درمه اثر شد[۳] ق
غبار کوی تو تا از صبا خاست دو چشم باد پیمائی سحر شد
ق فراهم[۴] داشت این روزگاری ز آسیب غمت زیر و زبر شد
خطش کحلی بعین اندر بصر داد ازان مسعود بک صاحب نظر شد

۱،۲۔ 'اوج' این غزل ندارند ۳۔ گمرد ۴۔ لواہم

غزل نمبر:۶۹

برسائبان حسن قضا بر سمن فگند [1] ماه شب چهار ده آورد در کمند

آن شاه زنگ بار که در ملک روم بود زان لشکر حبش ز قضا شد حصار بند

سبزه دمید گرد لبِ چشمهٔ حیات یا مشکِ غالیست که بر برگِ گل فگند

در ماه سنبل آمد و عقرب در آفتاب در طالعش ستاره شناسان همه کمند

چون یافته کمند سیاه از دو زلف خویش دلهای خویش گشت بهر خانه پای بند[2]

وزدیدِ دل من لبت[3] ، ای شوخ دزدرا خواهم گرفت ورنه برای خدا بخند

تاری[4] که هست در قد بالای تو کجاست باآنکه سرو راست[5] شد ، ونخل شد بلند

بنمائی رخ خویش که تا زنده پیش تو سوزم وجودِ خویش بسازم همه سپند

مسعود مرد اوست که سوزد وجود خویش آنانکه نیستند چنین کمتر از زن اند

غزل نمبر:۷۰

خط سبز گون چون گرد آن لب شد روز امید عاشقان شب شد

آفتابی[6] دو قوس سنبله زاد قوس ازهر دو گشت عقرب شد

سبزهٔ[7] چون بگرد لعل بُرست مشک با برگ گل مرکب شد

خون من آب شد زغیرت آن باتو ساغر که دی لبالب شد

عشق چون[8] آتشی بجان در زد تن بلرزید موبمو تب[9] شد

بوی زلفت چو یافت ازدم صبح مرغ جانم زبند قالب شد

چشم ازدیدنت چرا بندم دیده بازی مرا چو مذهب شد

قصهٔ عشق همچنان باقی دفتر اولین مرتب شد

[10] اختر سعد طالع مسعود خاست از حسن ماهِ نخشب شد

۱۔ 'ب' این غزل ندارد ۲۔ ج= بهر سوی پای بند ۳۔ ج= دز دید دل زپیش لبت شوخ

۴۔ ج= تاریک ۵۔ ج= آهنگ سرو راست ۶۔ ب= آفتاب ۷۔ ا= سبزه ات

۸۔ اوج= عشق تو ۹۔ اوج= تن مگر موبمو همه تب شد ۱۰۔ ج= اختر سعد و طالع مسعود

آگاہی: برائے ردیف 'د' شعر تعارفی موجود نیست

غزل نمبر:۷۱

هر گه که صبا از رخ آن سیمتن آید[1] روحی[2] دگر اندر تن مجروح من آید
سر گشتهٔ آن باد دل شیفتهٔ من کز سلسلهٔ زلف شکن برشکن آید
گر غنچه دران لعل شکر ریز تو بیند از حسرت آن آب درون دهن آید
از رشک شود خون چون سوی لاله[3] به بنی وز شرم شود زرد چو بیش سخن آید
پراهن یوسف برساند برین بسیر تادر بصرم نور ازان پرهن آید
گر نرگس و گل بررخ زیبای تو بیند هر صبح برون، جامه دران از چمن آید
با او مگر آن شمع جهان سوز بسازد مسعود چو پروانه پی سوختن آید

غزل نمبر:۷۲

میان بوستان روزی اگر آن دل ربا باشد صبا برگرد سرگردد و سمن درزیر پا باشد
بهارست و شراب و شاهد و گلرنگ بر زانو درین ایام خوش ساقی مبارکبادها باشد
زبلبل ناله می خیزد که گل از چشم غائب شد[4] نسیم از باغ می پرسد نوائی بی نوا باشد
زند[5] بر دیده ام تیری چو آن ترک خطای من بچشم نا[6] صواب آید اگر کلک خطا باشد
[7] چو چشم مست او خنجر کشد از بهر مشتاقان کسی کو پای پس آرد مر اورا سرکجا باشد
من از باد صبا هر صبح وصل یار می جویم[8] نباشد ناپسند کاری که برباد هوا باشد
[9] درایم گر بچشم او کند دنبال از شوخی ندارد بیم آن مردم که در عین بلا باشد
توئی در عیش و در عشرت منم در ناله و زاری میان دوستان جای روا این ماجرا باشد
چه[10] می پرسی که ای مسعود بک چونی زهجر من چگون باشد که او ازیار پیوسته جدا باشد

۱۔ اوب= آمد ۲۔ ا=روح ۳۔ ج=لعل ۴۔ ج=شدغائب
۵۔ اوج=بزد ۶۔ ج=بچشم ما ۷۔ 'ب' این شعرندارد ۸۔ اوب=می جستم
۹۔ 'ب' این اشعار ومقطع ندارد ۱۰۔ ا=چو

غزل نمبر:۷۳

چو درمیان باغ زکویت صبا رود [1]	در هر طرف زنرگس گل چشمها رود
آب حیات من که بجانست[2] جای او	گردد روان دو دیده چو از چشم ما رود
در چشم شوخ تو که تواند درآمدن	زهره کراست آن که بعین بلارود
هر دیدهٔ خیال تو می رفت و می گذشت	آمد میان چشم من اکنون کجا رود
گرد سمند تو چو بر آید بر آسمان	در چشم روشنان فلک توتیا رود
من غرق آبدیده تو مست و خراب می	دایم میان ما و تو این ماجرا رود
هر کس میان باغ به بیند جمال گل	مسعود یک به دیدن صنع خدا رود

غزل نمبر:۷۴

ای شاه بهاراست بکن در چمن ستاد[4] [3]	کز لاله وسروست ترابنده و آزاد
از شرم رخت کرد رخ خویش سمن زار[5] ق	چون دید بر رخسار تو آن پنجهٔ شمشاد
سوسن همه گشتست زبان از سر حسرت	تادر دهنش ذکر لب تو شده اوراد
چشم گل خیرو شده خیره زهوایت	بی آب و گل کوزه و سنبل شده برباد
درچشم بنفشه چو خط سبز تو[6] آمد	رخ کرد کبود وبسرش خاک بیفتاد
کژ کرده کله لاله[7] دم از حسن می زد	باد سحر اندر سر کوی تو سرش داد[8]
بر روی گل ای شوخ[9] کجا چشم گشاید	گر دیدهٔ نرگس شود ازحسن تو آباد
کرده رخ لعل تو بهر دیدهٔ خود چشم	چون باد صبا پرده ز رخسار تو بکشاد
پر آب شده هر دهن غنچه زحسرت	چون آن لب شرین تو از[10] خنده بگل زاد
ریحانست دو رخسار تو و آن زلف تتاری	کزباد هوایش شده درباغ در افتاد
سروی و صنوبر زرخ و قد تو ای شاه	اندر صف گلزار شده سرکش و برباد
نیلوفر رعناست مگر چشم تو ای شوخ	کان زنگی گردان سیه را شده صیاد
مسعود چو در چادر صد برگ رخ اوست	پیوسته خزان از رخ رنگینش جدا باد

۱۔ 'ب' این غزل ندارد ۲۔ ا= بجانب ۳۔ 'ب' این غزل ندارد ۴۔ ا= استاد

۵۔ در هردونسخه = زرد ۶۔ ج= خط سبزنو ۷۔ ج= گل لاله ۸۔ ج= بادسحر آمد زکوی توسرداد

۹۔ ا= گل شوخ ۱۰۔ ج "از" ندارد

غزل نمبر:۷۵

لاله رخسار من از حسن چو در صحرا[2] شد ۱ — دیده در عارض او نرگس گل بینا شد ۳
سرو آزاد که درباغ سرافرازی بود — دیده چون قامت او[4] بنده آن بالا شد
لاله زان حسن چو زد لاف ازان شد درباغ — خند ها کرد گل و هر طرفی لالا شد
در کمان گوشه ابروی تو زاغیست نهان — که هم از بهر جگر خوردن[5] ما پیدا شد
بر شعاع نظر چشمهٔ خورشید رخت — همچو نیلوفر دریا نظرم بالا شد
چشم تاریک من از پرتو تو[6] روشن شد — مگر ای ماه رخت عکس ید بیضا شد[7]
کار مسعود که در وعدهٔ فردا بود است — روی بنمودی و حاصل غرض فردا شد

غزل نمبر:۷۶

نرگس جادوش چون در ساحری استاد شد — کفر در عالم گرفت اسلام بی بنیاد شد
پیش او یکپا ستاده چون غلامی کرد سرو — گشت سرسبز و بلند و سرکش و آزاد شد
چشم من از رشک کرده خانهٔ خودرا خراب — دیدهای مردمان زان چشم چون آباد شد
مرغ جان دایم که گردد صید در گیسوی تو — دانهٔ خالش بلا در دام آن صیاد شد
چشم او خنجر کشید وسوی من دنباله کرد — مردمان خانه گرفت و هر طرف فریاد شد
ای بسا دل[8] کز سر سودای تو برباد داد — زلف پیچانش چو از باد صبا برباد شد
کرد شاگردی سعدی در غزل مسعود بک — برهمه اهل سخن در شاعری[9] استاد شد

T-7616
MAULANA AZAD LIBRARY A.M.U.

۱۔ 'ب'=این غزل ندارد ۲۔ ج=سحرا ۳۔ مصرع در 'ا' دیده درعارض انور کسی گل بیناشد
۴۔ ا=قالب تو ۵۔ ج=که بهراز جگر خوردن ۶۔ ا=او ۷۔ ا=پرتو آن بیضا شد
۸۔ اوج=سر ۹۔ ج=ساحری

غزل نمبر:۷۷

ق شاه من[1] درشب تاریک چو مه می گردد　　گرد برگرد کواکب چو سپه می گردد

مردمانرا بت آن چشم نخواهد کشتن　　خنجر غمزه کشید است و تبه می گردد

کفر زلفش[2] که سوادیست ازو در هر چشم　　به هوایش صلحا ز اهل گنه می گردد

گشت این[3] دیده که از دیدن رویش محروم　　روی از ماتم آن کرده سیه می گردد

می کند چشم تو دنباله چو برمن از حسن　　حلقهای سر زلف تو پنه می گردد

یار خودرا چون همی بینم با اغیارش　　در هجران که یکی بود به ده می گردد

می رسد شادی وصلش چو[4] بسوی مسعود　　غم او اگر چه چوکوہیست چوکهٔ می گردد

غزل نمبر:۷۸

اگر تو روئی نمائی نظر روان گردد　　وگر تو لب بگشائی[5] شکر چکان گردد

چو تیر غمزه کشائی ز گوشهٔ ابرو　　دل و دو دیدهٔ مردم سپرروان گردد[6]

۷ مشاط گیسوی پیچان تو چو شانه زند　　هران شکن که گشاید دلی کشان گردد

چو باد صبح گہی پیش مردمان آید[8]　　بزیر هر پلکی[9] چشمها روان گردد

۱۰ چو پای توسن تو برسر فلک نهند　　سبک شود فلک و سم او گران گردد

برای سود ز سودای تو نیابم باز　　اگر مایهٔ عمرم همه زبان گردد

زشست رفت چو تیر او بخانه کی آید　　اگر چه قامتم چو آرزو کمان گردد

زصد یکی نتوان گفت وصف رخسارت　　اگر چه برسر[11] هرموی من صد زبان گردد

خیال روی تو درچشم هر که بنشیند　　چو طاق ابروی تو در جهان نشان گردد

درون صحن[12] خرامی تو با کرشمه و ناز　　زشرم روی تو خورشید و مه نهان گردد

نشان روی تو گم شد زدیده مسعود　　سیاه روی[13] شده هر طرف ازان گردد

۱۔ درهرسه نسخه شه من　۲۔ ا=کفرزلف که　۳۔ ا=گشته　۴۔ ا=چه　۵۔ ب=نقاب گشائی
۶۔ ب=بسرروان گردد　۷۔ 'ج' این شعرندارد　۸۔ اوج= بگذر　۹۔ اوج= که تاز هرپلکی
۱۰۔ 'ا' این شعرندارد　۱۱۔ ب=تن　۱۲۔ ا=شهر　۱۳۔ ب=شیاه روشده

غزل نمبر:۷۹

دل خراب چو معمور از[1] ان صنم گردد — زعیش خالی وپر از بلا و غم گردد
چو وصف سبزی لعلش بخامه بنویسم — روان زلذت آن نی[2] شکر قلم گردد
قد بلند تو در دلبری و عیاری — چنان بخاست که اندر جهان علم گردد
تومی روی و دل عاشقان بدنبالت — چنانکه در عقب خسروان خشم گردد
فزونست در دلم آتش ز سوز عشق چه باک — ز چشم گرچه رود آب[3] نور کم گردد
خیال روی تو در دل نشست بس عجبیست — چگونه عرش خدا کرسی صنم گردد
زہجر روی تو ہر صبح چون گل نرگس — چکان ز دیدۂ مسعود بک چو نم گردد[4] ق

غزل نمبر:۸۰

اگر آن سرو روان جانب گلزار آید — ہر درختی که ستادست برفتار آید
نرگس باغ گر آن ناز مصور بیند — سویش از غیب خطاب[5] اولوالابصار[6] آید
گر بگوید سخن با دہن غنچہ زحسن[7] — گل زبان یابد و در حال بگفتار آید
گر بداند ملک این نکته بلوح خاک است — ۸ از فلک چرخ زنان دایره کردار آید
او نہانست ازان صورت عالم پیداست — ۹ در نظر ہیچ نماند[10] چو بدیدار آید
با وجودش نتواند که وجودی باشد — گردد اشیا ہمه مستور چو ستار آید
بی جمالش نتوان دید گلستان بہشت — که خزان باشد نوروز که بی یار آید
یار با یار چو در خلوت[11] دل بنشیند — گرچه جانست دران لحظه ہم اغیار آید
چون گشاید سر گیسویش نسیم سحری — عالمی[12] در خم ہر موی گرفتار آید
ہر کرا باسر زلفش سروکاری افتاد — منکر از دین شود و داخل کفار آید
کفر زلفش دل مسعود ازان بگزید است — تا بہر موی ازان رشتۂ زنار آید

۱۔ ج ''از'' ندارد ۲۔ ب= لب ۳۔ ب= آب ونور ۴۔ ا= مسعود بک چہ نم گردد، ب= مسعود خون بہم گردد، ج= مسعود بک خونم گردد ۵۔ ب= خطابش ۶۔ ج= اولی الابصار ۷۔ ب= زبون
۸۔ در ب' مصرع ثانی در شعر مابعد آمده است ۹۔ در ب' مصرع شعر ماقبل آمده است ۱۰۔ ج= نماید
۱۱۔ ب= خود از خلوت ۱۲۔ ج= عالم

غزل نمبر:۸۱

آتش عشق چون بدید[1] شود   همه آفاق نا پدید شود
۱۱ بایزید است نفس بازی کش   ورکشی نفس با یزید شود[2]
گر گدازی چو قرص مه همه تن   دم بدم نور دل مزید شود
ور بباشی چو مهر در تب و تاب[3]   عالمی از تو مستفید شود
یابد او عمر جاودان از دوست   هرکه از غمزه اش شهید شود
باک از نفس نیست کن دل پاک   از سگی بحر[4] کی پلید شود
۵ او قریبست از رگ گردن   بستم خلق ازو بعید شود
همه تن چشم شود چو گل نرگس   تا بهر دیده دوست دید شود
نفس شریست که ابوالخیر است   تو دران کوش[6] بو سعید شود ۱۲
هر که بشناخته معیشت دوست   از خود و از جهان فرید شود
چتر وحدت کلاه مسعود است   بخت اورا ازان مزید شود

غزل نمبر:۸۲

بترحم نظری جانب ما خواهی کرد ۷   لیک این نازدر تست کجا خواهی کرد
تو که زه کرده ای از ناز کمان ابرو   هدف تیر بلا باز کرا خواهی کرد
وقت صحبت مشو برسر بام ای خورشید   که نماز همه اصحاب قضا خواهی کرد
۸ وقت سحر است مکن جلوه دهی بر ابران   که صیام همه عباد قضا خواهی کرد
صید فتراک خودم ساختی، می ترسم[9]   لاغرم نیک[10] مرا بسته رها خواهی کرد ق
خاک میدان تو دلهاست عنان سست مده   ترک من قلب زمین است خطا خواهی کرد
حسن راه قاعده چو راست بتمامی دانم   باکه کردی که بمسعود وفا خواهی کرد

۱۔ ب وج=پدید   ۲۔ مصرع دراوج= تاحسن مثل بایزید شود   ۳۔ اوج= تف وتاب
۴۔ ج= بچه   ۵۔ اشاره بآیۂ قرآن "نحن اقرب من حبل الورید"   ۶۔ اوج=وزسرکوش
۷۔ 'ب' این غزل ندارد   ۸۔ 'ا' این شعر ندارد   ۹۔ ج=ساختی وی ترسم
۱۰۔ درہردونسخہ=لیک   ۱۱،۱۲۔ صوفی بزرگان

غزل نمبر:۸۳

۱

شب را چگونه مردم دیده پلک زند   کان غمزه در دل از مژه هردم نمک[2] زند ق

دلها برای نقل لبانت شراب خوار   غمزه کباب سازد و خنده نمک زند

آنرا که انتظار بتی دیده باز کرد   هرگز گمان مبرکه پلک برپلک زند

عاشق بیاد دوست برارد اگر نفس   خیزد قیامتی که فلک بر فلک زند

باد صبا سموم شود بهر عاشقان   هر صبح آهِ گرم که مسعود یک زند

غزل نمبر:۸۴

بکشا در میخانه که مستان برسیدند   از کردهٔ می[3] از همه آفاق بریدند

خمار نهان گشت درِ میکده شدباز   ایشان همه بی خویش شده باده کشیدند

آن باده چنان کرده اثر. در دل ایشان   گشتند همه می بقدح باز چکیدند

دیدند چو در باده لب لعل دلآرام   از بتکدهٔ و کعبه همه پای کشیدند

آن لب بگرفتند و بلب[4] مست بماندند   تا آنکه بکلی همه از خویش رهیدند

عکس زلبش در دل ایشان چو بیفتاد   سرگشته شده در طلب آن[5] بدویدند

از بادهٔ آن لعل صفا یافته چون دل   در دل رخ معشوق همه عین بدیدند

بگرفت همه ملک دل از حسن چو معشوق   عاشق ز میان[6] رفت بمعشوق رسیدند

معشوق شده عاشق و عاشق شده معشوق   مسعود نمانده زمیان[6] پرده دریدند

۱۔ 'ب' این غزل ندارد   ۲۔ در هردو نسخه = کلک   ۳۔ اوب=ازکرهٔ می   ۴۔ ا=لب

۵۔ ا=درطلب آید   ۶۔ ب=بمیان

غزل نمبر:۸۵

اسرار الٰہی را از روح من آموزید | انوار سمائی را از نورمن افروزید
رندان خراباتی و مستان منا جاتی | آیند ہمہ برمن رندی زمن آموزید
من رند دغابازم در عشق سر افرازم | در مجلس من آیید[۱] ازمست دل آویزید
چون شمع شدہ جانم از نور خدا تابان | گردید بگردمن پروانہ صفت سوزید
در صورت من گشتست معنی قدم ظاہر | ق بیید[۲] ہمہ رویم چشم ازہمہ بردوزید
بیرون و درون من ازدوست[۳] شدہ روشن | برمن نرسید ہرگز تادر شب و در روزید
مسعود مرا خواندن خود عین[۴] خطاباشد | در ذکر خدا باشید لب از ہمہ بردوزید

غزل نمبر:۸۶

باز دل ما[۵] کشان سوی خرابات شد | از نظر ما نہان کوی مناجات شد
فارغ و محروم بود دل ز خیالات عشق | از لب او جرعہ خورد باز بحالات شد
زاہد سجادہ نشین دید چو در حال ما[۶] | توبۂ طامات کرد سوی خرابات شد[۷]
☆ از لب نوشین او خورد چو جان جرعۂ | علم لدنّی ما جملہ خرافات شد
کرد چو آن می اثر در دل ودر جان ما | زہد چہل سالہ ام جملہ بہ ہیہات[۸] شد
مست می عشق شد چون دل شوریدہ ام[۹] | دعویٰ تقویٰ برفت و لاف کرامات شد
از رخ تابان او نور در آمد[۱۰] بجان | شام گناہان ما[۱۱] صبح[۱۲] عبادات شد
شاہد جان رخ نمود بند زفرزین ربود | پیل ہوارا فگند شاہ عدم مات شد
رفت ز مسعود یک جملہ صفات بشر | او چوازان[۱۳] ذات بود باز ہمان ذات شد

☆☆☆

۱۔ ج= آیند ۲۔ در ہرسہ نسخہ= بیند ۳۔ ب=ازوست ۴۔ ج= محض
۵۔ ا= من ۶۔ ا=جان لاجرم ۷۔ مصرع در'ا'= علم لدنّی ماجملہ خرابات شد، این مصرع در 'ب وج' درشعر مابعد آمدہ است ونیز در'ا' درشعر مابعد مکرراست ۸۔ ا= محو بہ ہیہات شد
۹۔ مصرع در'ب'= مست کہ ازبوی عشق شددل شوریدہ ام ۱۰۔ ا=درآید، ج=برآمد
۱۱۔ ج=او ۱۲۔ ب=جملہ ۱۳۔ ا=اوکہ ہمان
☆ مصرع در'ج'= ازلب نوشین اوخورد بردہان لاجرم، این مصرع در'ا' موجودنیست

غزل نمبر:۸۷

دل بارِ دگر سوی خرابات خرامید　　درجان هوس شاہد میخوارہ بجنبید
سجادہ گرو کرد و ستد بادہ زخمار　　دستار فگند از سر و زنار بہ پیچید
شد جانم ازان مست[1] چنان جانب صحرا　　کز مستی او انجم و افلاک بغلطید
در حلقۂ مستان شدہ رفتہ بخرابات　　از پیر خرابات چو بیخود شدہ پرسید [2]
چون پیر خرابات درو دید خرابی[3]　　بروی سخن چند ز[4] اسرار تروید
گفتا کہ توئی طالب ، مطلوب چہ جوئی　　از وہم دوئی جان تو دل را بخراشید
بشنید چو ازوی سخنی چند از اسرار　　از خرمی آن چو لب غنچہ بخندید
شد شاد چنان زان سخنان طرب انگیز　　پرواز گرفت از خود و در خویش بگنجید
بربست نظر از خود و از خلق ز مستی　　در حضرت لاہوت شدہ بیہوش خرامید
مسعود شدہ نام مسمّٰی شدہ دلدار　　آن سر ز اغیار بدین[5] نام بپوشید

غزل نمبر:۸۸

گل خندان من ہر گہ کہ از پردہ برون آید[6]　　زعکس عارضش در باغ از ہر خار گل زاید
ہر آن سروی کہ در بستان نشان قد او دارد[7]　　دہم از دیدہ آب اورا کہ تا ہر دم ببالاید
گل از پردہ برون افتد برای دیدن رویش　　بحسن آن گل عذار من چو رخ از پردہ[8] بگشاید
زگریہ ہر سحر سازم کنار آسمان پر خون　　مگر صبح وصال او بیکدم روی نماید[9] ق
بکن یک خندۂ شیرین کہ تا پیشت کنم زاری　　بخندد گل چو در بستان زبلبل نالہ خویش آید
[10] اگر بی روی تو جانان شبی این دید[11] آسودست　　ز گلزار وصال تو شبی[12] چشمم نیاساید
مرا گوئی برو از من وگرنہ کشتہ خواہی شد　　بحمد اللہ بکش جانان کہ مارا خوش ہمین باید[13] ق
اگر چہ کردہ است سحری میان شاعران ہرکس　　غزلہایم کراماتست بہ پیشش سحر کی باید
غزل مسعود یک گفتہ بہر لفظی است معنیہا　　سخن زایندہ است اورا بکاری تا چنان زاید[14]

۱۔ ب=شد جامہ درآن مست　۲۔ اوج=مصرع ''از پیر خربات شدہ پیر پرستید''　۳۔ اوج=خرابست
۴۔ اوج=در　۵۔ ب=برین　۶۔ ب=آمد　۷۔ ب=قدِ دل ربادارد　۸۔ ب=چواز رخ پردہ
۹۔ درہرسہ ''بنماید'' ۱۰۔ ''این شعرندارد　۱۱۔ ب=آن پردہ　۱۲۔ ج=گہی　۱۳۔ درہرسہ=خودہمی باید
۱۴۔ ج=گرچہا آید

غزل نمبر:۸۹

آن ماه چو در طالع[1] مسعود بر آید | بودی که هما اوست ز نابود بر آید
سرّیست دران عید خفی گر شود آن کشف | بی شبه نمود صورت معبود بر آید
بشناس ایاز است که از مکر و فریبی | [2] هر بار کشد صورت محمود بر آید
گر دیو من از دیدنش اسلام نیارد | چندانش بگویم که ازو درد بر آید
آن کس که شود غرق بدریای غم او | هم عاقبت ازوی خوش و خوشنود بر آید
ملکی که درو تخت گه خسرو جانست | حیف است که از امارهٔ مردود بر آید
از شوق قدم سوز وجود حدثانرا | خواهی که اگر[3] بوی ازین عود بر آید
گر بود وجود از حدثان پاک بسوزی | نوری که قدیمست ازان بود بر آید
این دیو که ملک نشست است بکش زود | تا باز سلیمان بن داوٗد بر آید ۵
گر بت شکنی و نپرستی مه و خورشید | از پردهٔ دل پیکر مسجود بر آید
از کعبهٔ دل دور کنی گر تو بتانرا | حاجات روا گردد و مقصود بر آید
رو در عرب روح اگر طالب اوئی | زیرا که محمد ز عرب زود بر آید
گر سایهٔ مودود برفت از سر خلقی | در صورت من سایهٔ مودود بر آید
چون ماهی دل را بشگافی زمیانه[4] | هم یونس وهم صالح وهم هود بر آید ۶
آن نور بر آدم که تجلی شده بودست | این بار هم از طالع مسعود بر آید

۱۔ ب=طالعه ۲۔ مصرع در 'ب' = هوی کند صورت معبود بر آید ۳۔ ا=خواهی اگر آن
۴۔ ب=برمیانه، ج= زبطانه ۵،۶۔ 'اوج' این اشعار ندارند

غزل نمبر:۹۰

امروز درین خرقهٔ تن[1] یار برآمد　　خورشید حقیقت بشب تار برآمد

ای مطرب خوشگوئی بزن چنگ بیکبار[2]　　هم یار بچنگ آمد وهم کار[3] برآمد

عکس ز رخش بر چمن دل چو بیفتاد　　صد دستهٔ گل ازسر هر خار برآمد

ازبس که یکی گشت دو چشم بخیالش　　هر چار طرف صورت دلدار برآمد

چون صورت او در دل و در دیده نشسته　　ازپیش نظر پردهٔ پندار برآمد

آن شاهد جان کز همه آفاق نهان بود　　برقع زرخ افگند و بباازار برآمد

هر زاهد مغرور[4] که بوئی زلبش یافت　　مدهوش شده بردر خمار برآمد

۵ در دیر مغانم گذر افتاد ز مستی　　در هر صنمش صورت دیار برآمد

۶ شد بحر حقیقت دلم از جوش بزد موج　　هر جا که دری بود بیکبار برآمد

هر عالم و عابد که شده محرم آن راز[7]　　بر بست چو مغ رشتهٔ زنار برآمد

گر صورت عطار نهان شد ز خلایق　　در صورت من معنی[8] عطار برآمد

۹ آن مشغله غیب کز خلق نهان بود　　امروز ازین[10] روزن اسرار برآمد

مسعود همه اوست چه اغیار وچه اخیار　　تا آنکه رخش صورت اغیار برآمد

۱۔ ب وج= من　۲۔ ب=درین چنگ سبکبار　۳۔ ج= کام،ا=در

۴۔ ج=معروف　۵۔ شعر در 'ا'=در دیر مغانم از جوش بزد موج　هر جا که دری بود بیکبار برآمد

۶۔ 'او ب' این شعر ندارند، ولی مصرع ثانی در 'ا' در شعر ماقبل آمده است　۷۔ب= ''مصرع'' هر عالم وزاهد که شده واقف این راز　۸۔ ب=درصورت ودر معنی　۹۔ اوج ''مصرع''=هر مشغله کز نظر خلق نهان بود　۱۰۔ امروز درین

غزل نمبر:۹۱

غلام کیست که مارا[1] غلام می سازد   بغمزه ملک دلم را چو ترک می تازد
به پیش چشم[2] چو لعبت[3] کنان همی آید[4]   هزار دیده برویش نظر همی بازد
اگر بخنده در آید که غنچه را[5] بیند   وگر نقاب گشاید همه که پردازد
میان باغ علم شد چه سرو درخوبی   بحسن قامت زیبای او همی تازد
بیک کرشمه برد دین زمردمان آن شوخ   اگر بغمزهٔ ابروی[6] به سحر آغازد
جوان ومست[7] جمال خودست آن خودبین[8]   نظر بجانب مردم کجا بیندازد
[9] روان ز چشم کشیدیم مردمک بیرون   درون دیدهٔ مسعود او چو جا سازد

غزل نمبر:۹۲

یارب گه ز درد من آن یار خبر دارد   از غنچهٔ گل پرسم کو پاره جگر دارد
با آنکه درین بستان سرویست بهر سوی   من شکل قدش جویم کو حسن دگر دارد
بر هر که رسد تیری از گوشهٔ ابرویت   از جان و دل و دیده درپیش[10] سپر دارد
سحریست لب لعلت وان سبز خطی برون   در لاله نهد مشکی[11] در غنچه شکر دارد
چشمت که ز عیاری خون دل ما خورده   بنگر زخماری آن در دیده اثر دارد
در عین نمازست او در مستی و هشیاری[12]   کان قبلهٔ ابرورا در پیش نظر دارد
مسعود بک از زاری با باد[13] همی گوید   من خاک ره آن کو، کان شوخ گذر دارد

۱۔ ا=غلام کیست مارا   ۲۔ ج=یار   ۳۔ ا=لبت، ب=لعلت   ۴۔ همی آمد
۵۔ 'را' ندارد   ۶۔ اگر بغمزه وابروی، ج=اگر بغمزهٔ وابرون   ۷۔ ب=الست مست
۸۔ اوج=خودبین او   ۹۔ مصرع درا'=روان ز چشم کند هردو مردمک بیرون، ج=روان ز چشم کند ز هر مردمک بیرون   ۱۰۔ ا=درپس   ۱۱۔ ا=مشک   ۱۲۔ ب=هوشیاری   ۱۳۔ ب=برباد

غزل نمبر:۹۳

آمد بهار، بوی از سوی یار ناید[1] — ۲ گلها شگفت و آن گل اندر کنار ناید
ای دوست نقش رویت در دیده چون بدارم[3] ق — بر آب هیچ نقشی چون برقرار ناید
گر اختیار کردم خم زلف تو چه خندی[4] — ۵ بکمند زلف خوبان که باختیار ناید
در دیده باز کرده ره وصل او بجستم — بنظر اگرچه کردی هم ازان سوار ناید
مژگان چشم شوخش همه تیرهای هستند — ۶ نه دلست آن ز زخمش که برو فگار ناید
بدو رخ زخون دیده همه شب نگار بستم — بخیال من و لیکن گهی آن نگار ناید
مسعود بک ز زلفش دل کی خلاص یابد — که زبندیان زلفش یکی از هزار ناید

غزل نمبر:۹۴

صبا[7] چو راه بران جعد نیم تاب کند — بظلم خانهٔ عشاق را خراب کند
چو من از قبلهٔ ابروی او[8] جدا ماندم — نماز را چه[9] گزارم که مستجاب کند
زچشم ما که برفت او گهی نیاسودم — کسی غرق بخونست چگونه خواب کند
لبش بخنده بریزد بهر طرف نمکی[10] — بیک کرشمه هزاران جگر کباب کند
بوقت مردنم آید چو مست خو کرده — مرا بخنده میان گل و گلاب کند
خیال روی بهشتی[11] رخی همی میرم — میان گور فرشته کرا عذاب کند
چون آن نگار ز مسعود بک کنار گرفت — دو دیده را از هوایش کنار آب کند

۱۔ ب وج= نامد ۲۔ مصرع در 'ب'= گلها شگفته زان لب اندر کنار ناید ۳۔ در ہر سہ نسخہ = ندارم

۴۔ ب= چہ دادی ۵۔ مصرع در 'ب'= یکتار زلف خوبان بی اختیار آمد

۶۔ مصرع در 'ب'= نہ در دلست زخمش کہ برو فگار نامد، آگاہی: ردیف در 'ب'= نامد ۷۔ ب= صلا

۸۔ ج= تو ۹۔ ج= نماز اگر چہ ۱۰۔ ج= زخندہ بریزد چو ہر طرف نمکی ۱۱۔ ج= بمستی

غزل نمبر: ۹۵

ای ز رویت تازگی[1] در روی گل آید پدید — چون قدت سروخرامان در همه بستان که دید
من همی مردم ز تلخی غم هجران تو — لیک لعل شکرینت در تنم روحی دمید
حسن قدت تا که اندر دیدهٔ مردم نشست — چشمها ازوی روان شد هر طرف چندان چکید
۲ تا نهال قامت نو خاسته در باغ حسن — ای بسا قامت که از سودای او هر سو خمید
نرگس جادوی تو چون ساحری آغاز کرد — مردمان گفتند کامد معجزی[3] دیگر پدید
می کشد دل باز سوی حلقهٔ گیسوی تو — در مشام جان مگر از زلف تو بوی رسید
ما خم ابروی تو بینیم و خلقی ماه نو — عاشقان از دوست خورم عاقلان[4] از روز عید
حاجیان در کعبه پیوستند و مانند از سفر[5] — من براه دوست پویانم که کس پایان ندید[6]
عید را قربانی باید[7] بکش از دست خویش — پیش تو مسعود بک دل بهر قربانی[8] کشید

غزل نمبر: ۹۶

باز این دل مجروح بران شوخ کشان شد — در هر طرفی[9] حسن رخش را نگران شد
ای باد نسیمی ز بهار دل ما آر — کز آه دلم در همه آفاق خزان شد
آمد چو نسیمی ز سر کوی[10] دل آرام — هر جا که دلی بود بران سوی کشان شد
بر غنچه حدیثی ز غم خویش[11] بگفتم[12] — از پرده برون سرزده جامه دران شد
در دیدهٔ نرگس که کسی آب ندیدست — از نالهٔ این سوخته چون چشمه چکان شد
یارب برسان از مژهٔ یار خدنگی — کز آرزویش قامت عشاق کمان شد
در هر رخی از حسن تو پیداست نشانی — با آنکه رخش از نظر عام نهان شد
گل دعویٔ حسن تو می کرد ز شوخی — باد سحر از شاخ بیفکند و روان شد[13]
مسعود بک اورا بمیان دل خود خواند — چون او بمیان آمد[14] جانم[15] زمیان شد

۱۔ ب وج=نازکی ۲۔ ب ''مصرع''=تانهال خاسته قامت تو از باغ حسن ۳۔ ب وج= آمد معجزه
۴۔ ب=عاقلان ۵۔ ب=مانند در سفر ۶۔ ب=برپایم پایان کس ندید ۷۔ ا=عید قربانی باید
۸۔ ا=دلرابقربانی آگاهی: این غزل ازین اشعار شروع می شود و این دو اشعار در غزل ماقبل آمده اند،
مژگان چشم شوخش همه تیرهای حستد نه دلست آن ز زخمش که بروفگار ناید ۹۔ ب=در هر طرف ۱۰۔
ا= آمد چو نسیم بسر کوی ۱۱۔ ب=ز غم تو ۱۲۔ ج= بلفتم ۱۳۔ ب=در شاخ بیفکند روان شد
۱۴۔ ج=چون بمیان آمد ۱۵۔ ب=جانش

غزل نمبر:۹۷

گر ز حالم ترا خبر باشد　　در تو از درد من اثر باشد
مست حسن جمال خویشتنی　　از خرابان[1] کجا خبر باشد
نظری کن بسوی مسکینان　　شاه را بر گدا نظر باشد
این چه دولت بود که پیوسته　　تو زنی تیغ و دل سپر باشد
حاجیان سوی کعبه بخرامند　　عاشقان را برو سفر باشد
منم و شاهد و عالم عشق　　توبه در عالم دگر باشد
بی تو از آب چشم و آتش دل　　تن من خشک و جامه تر باشد
قبله جان نه کعبۀ عامست　　طاق ابروی تو مگر باشد
دل که بی تو خرابۀ[2] گشتست　　گر تو آئی خراب تر باشد
جان زہجرت بحیله می دارم　　دل عشاق حیله گر باشد
[3] سر مسعود خاک پای کسیست　　که بکویش ترا گذر باشد

غزل نمبر:۹۸

آنرا که ز دل خبر نباشد　　از درد دلم اثر[4] نباشد
پابند بمانده ام بزلفت　　وقتی بجهم که سر نباشد
خواهم که پیش ناوک تو　　جز دیدۀ من سپر نباشد
آنکس که بکوی عشق آمد　　تاجان ندہد سفر[5] نباشد
گه گه نظری کن[6] آفتابی　　دل ذرّه خراب تر نباشد
از رشک درون دل نشانم　　تا بر تو مرا نظر نباشد
[7] کن مست ز لعل خویش جانرا　　تا از دو جهان خبر نباشد
دل نیست که تو نیست معمور　　باشد خبری دگر نباشد جاری

۱۔ ج=خرابات　۲۔ اوج=خرابات　۳۔ مصرع در 'ب'=دل مسعود خاک پا گشتست

۴۔ ج=خبر　۵۔ ب=سپر　۶۔ ب=بر　۷۔ 'ا' این شعر ندارد، مصرع اوّل در 'ج'= کن مست ز جان خویش جانان

مسعود بخون دیده غرقست   در بحر رهِ گذر نباشد

غزل نمبر:۹۹

دل بسوی زلف دلبر می کشد   عقل مارا سوی دیگر می کشد
باز سرو قامت زیبای تو   از درون جان من سر می کشد
جان خسته در خم گیسو مبند   دام کس بر مرغ بی پر می کشد
بی تو جانان دل[1] نمی گیرد قرار   چرخ بستم گرچه اختر می کشد
کلک نقاش قضای قدرتش[2]   بررخت از خط زیور می کشد
۳ تازه می گردد دلم از دیدنش   گرد لب چون[4] سبزهٔ تر می کشد
قد خوب و خد خوب و خط خوب   قدرت الله اکبر می کشد
چشم تو قلب[5] مرا تاراج کرد   غمزه از شوخی چه لشکر می کشد
۶ سوختست چون عود دل مسعودرا   از دهن دودی چو مجمر می کشد

غزل نمبر:۱۰۰

نوعروسان چمن پوشند[7] چون چادر سپید[8]   کژ نهاده چون شهان غنچه گل برسر سپید
در چمن گلها شگفته می نماید گویا[9] ق   خاستست بر چرخ مینا هر طرف اختر سپید
تن چو شاخ پوست آن ساقی سبز رنگ من   برکف او چون گل است آن جام جان پرور سپید
چون خیالش درمیان دیده ام آید ز شرم   مردمک گریه کنان بررخ کشد چادر سپید
تا غبار غم فروشیند ازان لب طرب انگیز   بادهای زعفرانی ریز در ساغر سپید
تاکه از پرده برون آید گل خندان من   ۱۰ گشته مارا چون گل از گریه دوچشم تر سپید
کرد مسعود از هوای زلف روی دلبران   نامه سرتاسر سیاه و دیده سرتاسر سپید

۱۔ ب=جان ودل   ۲۔ ا=قضای قدرش،ب=قضاوقدرش   ۳۔ 'ج' این شعر ندارد
۴۔ ا=از   ۵۔ ب=قلب مارا   ۶۔ 'ب' مقطع ندارد   ۷۔ اوج=پوشید
۸۔ ا=سپند   ۹۔ ا=گویا،ب=گوجاب،ج=کوی کوی   ۱۰۔ مصرع در 'ب وج' = گشت
باری چون گل ازگریه دوچشم تر سپید

غزل نمبر:۱۰۱

خواندیم مشک خط ترا رخ خطا کشید / گفتیم شوخ چشم ترا دیدها کشید
سبزه چو دید گرد لبت دل بناله گفت / کان خضر چشمه جوی نگر سر کجا کشید
آمد ز پرده چون گل رخسار تو برون[۱] / هر بی نوا که دید[۲] چو بلبل نوا کشید
کلک قضا و قدرت بیچون ذو الجلال / بر صفحهٔ جمال تو صنع خدا کشید
سرو روان من چو در آمد بصحن باغ / بر جای ماند سرو چو رفتار پا کشید
چون کرد درمیان چمن گشت پیش او / لاله کله نهاده ز سر گل قبا کشید
بالاست آنکه می کشد این دل بسوی او / یا از برای خلق بلای قضا کشید
بیگانه وار مگذر[۳] ازین آشنای خویش / باری نگر که بهر تو این دل چها کشید
این چشم بر تو نظر کرد و شد روان[۴] / مسعود یک دو دیده درین ماجرا کشید

غزل نمبر:۱۰۲

لبش شیرین[۵] و نرگس خواب آلود / ز دستش هیچگه این دیده نغنود
بدارید ای طبیبان دست ازمن / که خامه خشک گشت و کار آسود
[۶] ز خط دودی بران لب نیست پیدا / مکن[۷] غارت که حلوائیست بی دود
اگر خواهد دل از چشمش نصیبی / بغمزه گوید او دشنه است موجود
کنون نتوان سلامت برد دین را / بکفر خط رخ اسلام اندود
بر افگن پرده از رخ تا به بینم / [۸] که مارا حیات انیست مقصود
کلام او چنین شیرین ازانست / که سعدی نسبتی[۹] دارد بمسعود[۱۰]

۱۔ ب=برو ۲۔ ب=بود ۳۔ ب وج= بگذر ۴۔ ب=شادمان
۵۔ اوج=لب شیرین ۶۔ مصرع در 'ب'= ز خط دودی بدان لب عبس پیدا ۷۔ اوج= بکن
۸۔ مصرع در 'ب'= که از حیاتم نیست مقصود ۹۔ ب=نصیب ۱۰۔ ب=زمسعود
آگاهی: درشعر آخرین شاعر از نسبت 'سعد' نام خود از 'سعدی' منسوب کرد

غزل نمبر:۱۰۳

سماع عشق یار دلستان[1] درگوش جان آمد — جمال کان نهان بودست درون دل، عیان آمد
نشان یار می جستم که او را نیست نشانی — نمانده چون نشان من نشان بی نشان آمد
زبان بکشاده چون سوسن حدیث عشق می گفتم — شده بسته زبان من[2] چو اندر دل زبان آمد
اگر چه نعمت دیدار نبود رایگان هرگز — چو من برخاستم[3] از خود بچشم[4] رایگان آمد[5] ق
درون پردهٔ اسرار کان شاهد نهان بود است — کشاده پرده را[6] از خود بچشم مردمان آمد
گمان غیر دور افگنده بود از کوی او مارا — یقین گشته گمان من چو در دل بی گمان آمد
میان گلخن هجران فتاده خشک می گشتم — ز باغ وصل او تا که[7] نسیم گل فشان آمد
زبس کین[8] دیده ام کرده روان از هر مژه سیلی[9] — کنار چشمهای من چو آن سرو روان آمد[10]
ربود از[11] خویشتن کلّی دل مسعود بک را چون — [12] سماع عشق یار دلستان درگوش جان آمد

غزل نمبر:۱۰۴

آن نازنین چون دربرش[13] جعد دو تارا بشکند — هم سرو بگذارد زمین هم کبک پارا بشکند
گر صورت زیبای او نقاش قدرت بنگرد — از لوح شوید نقش گل کلک قضارا بشکند
هرگه که پیک عشق او چون برق در دل بگذارد — مرغ هوس پی برکند باد هوا را بشکند
مطرب بگو ساقی من تا بامی و ساغر رسد — هم جامها[14] گرداند و[15] هم مهرهارا بشکند
با آنکه خوانم پیش او من قصه مهر و وفا — هر بار آن نا مهربان مهر و وفا بشکند
کوه فراق خویشتن هردم که برکه[16] می نهی — شه را نمی شاید که خود پشت دو تارا بشکند[17]
چون طوطیان قدس دل پرواز گیرد در چمن — مسعود بک از پای خود بند هوا را بشکند

۱۔ ا=دلنشان ۲۔ اوج=زبان او ۳۔ ج=خواستم ۴۔ درهرسه نسخه= بچشم
۵۔ ج= بچشم مردمان آمد ۶۔ برقع ۷۔ ج= گلشن ۸۔ ج=زبس که، ب=زبس که از
۹۔ ا=ازمژه سیلی ۱۰۔ اوج=روان سرو روان آمد ۱۱۔ ب=ربودن ۱۲۔ این مصرع نیز در مطلع آمده است ۱۳۔ ب=درروشن ۱۴۔ ب=جام را ۱۵۔ ج= کرده گرد، ب=مهرمهان
۱۶۔ ب=چه برگ ۱۷۔ ب= کلاه بشکند

غزل نمبر:۱۰۵

بگوش ہوش جان دلبر نہانی راز می گوید — دلم بر می کشد از گل چو گل ہر بار می بوید[1]
چکانست اشک چشم من مگر ابر بہارست این — کہ از باران مژگانم[2] بکویش لالہ می روید
چو کرد آلود او یکسر درون خانہ می آید — دو پایش مردم چشمم[3] بآب دیدہ می شوید
چنا پنہانست آن دلبر درون پردۂ جانم — نشان او نمی یابد دلم چندانکہ می جوید
چو از سودای گیسویش پریشان می شود جانم — کسی دیوانہ می خواند[4] کسی آشفتہ می گوید
چرا گردانست چشم من ندانم ہچو سیاحان — مگر گم کشتۂ خود را نشان ہر سوی می جوید
نہ مسعود ست آن شاعر کہ آرد در غزل صنعت — چو او اشعار می گوید ز بہر یار می گوید

غزل نمبر:۱۰۶

یا رب خبر از رفتۂ من باز کہ آرد — تابر سر او دُر زمژہ چشم ببارد
جان می رود و طفل دو چشم تو ببازی — خود مردن[5] کنجشک بچہ خندہ شمارد
شاندم بدرون دیدۂ خود مردمک چشم — تا او بگذر گاہِ تو کس را نگذارد
در دیدہ نیاید صنما ناوک چشمت — ترک سبک انداز بران شکل گذارد
از گوشۂ ابروی تو پیوستہ رسد تیر — مردم نہ تواند کہ برو دیدہ بدارد
ق کس را سری[6] نیست کہ در چشم تو بیند — دنبال خود آن عین بلارا کہ گمارد
زود آی کہ مسعود شد از ہجر تو بیمار — ۷ تادر نظرت جان بہ ارادت بسپارد

۱۔ ب=می گوید ۲۔ مژگانش ۳۔ ا=چشم ۴۔ ب=می خواہد
۵۔ ب=خودمردمان ۶۔ درہرسہ نسخہ=سرآن ۷۔ مصرع در''اوج''=تادرنظرت جان ودل خویش شمارد

غزل نمبر:۱۰۷

اندران لحظه که با دوست حضور باشد　　گر کنی میل بصد حور قصوری باشد

کی[1] کند میل بحوران بهشتی آن کس　　که[2] پیش نظرش همچو تو حوری باشد

حسن او در همه پیداست تو کوری چه کنم　　اندران کوش در چشم تو نوری باشد

گر مرا چشم حقارت نگری نیست عجب　　نیکوان را بسر خویش غروری باشد

هر کرا میل بخوبان نبود، پندارم　　گر چه او مثل فرشته است طیوری باشد

چشمها می رود از دیدن او هر سوی　　هر کجا سرو ستادست شهودی[3] باشد

درد عشق تو بخواهد بدعاها مسعود　　که درین سینه ازان درد سروری باشد

غزل نمبر:۱۰۸

هر کرا در چمن دل چو تو حوری باشد　　گر کند میل بگلزار طیوری باشد

نه ترا میل بما و[4] نه مرا[5] طاقت آن　　که بخاطر قدری باتو حضوری باشد

چون تجلی کند آن نور[6] که در عارض تست　　روح موسیٰ شود و چشم چو[7] طوری باشد

من هم[8] از یاد لبت زنده شوم برخیزم　　حشر هر کس اگر از نفخه صوری باشد

چشم خواهد که کند روی تو پنهان از من　　چکنم دیدهٔ عشاق غیوری باشد

هر حضوری که بدنیاست ضروری پندار[9]　　مرد آنست بفردوس[10] حضوری باشد

هیچ ناید که تو در دیدهٔ مسعود آئی　　گرچه اورا بهمه علم و فوری باشد

۱،۲۔ ب= گر　۳۔ اوب=تهوری　۴۔ ج=بماند　۵۔ ب=نه ترا　۶۔ ا= آن یار

۷۔ اوج=تو　۸۔ ج=منم　۹۔ ب=می دان　۱۰۔ ا= که فردوس، ج= که بفردوس

غزل نمبر: ۱۰۹

بگرفت دلرا درد او تاوقت درمان کی رسد	جان از تنم بیزار شد تا سوی جانان کی رسد
کردم بجاروب مژه صحن چمن آراسته	تا آن گل خندان من درگشت[1] بستان کی رسد
تا سر بغلطد ہمچو گو اندر خم چوگان او	بر ہر سر شوریدهٔ آن زخم چوگان کی رسد
نشسته درخون دیده ام از دست[2] گریه چون شفق	تا در کنار[3] من شبی آن صبح خندان کی رسد
۴ کرده دو دیده را سپر ہرسوی می کردم نظر	تا از کمان ابرویش یک زخم پیکان کی رسد
زد آب صحن خانه ام چشم[5] از ہوایش تا سحر[6]	تا درمیان دیده ام آن مست غلطان کی رسد
کرد از غمش مسعود یک جوہا روان از ہر پلک	تا[7] بر کنار جوی، آن سرو خرامان کی رسد

غزل نمبر: ۱۱۰
[8]

ہرکه با یار نشست از سر جان بر خیزد	گم شود در غم و از ہر دو جہان برخیزد
بی نشانست دل آرام و کسی را خواہد	که شود گم زن و از نام و نشان برخیزد
طلعت یار گرفتست ہمه ملک وجود	ہر که اورا طلبد خود زمیان برخیزد
ہر که با سرو روان میل نشستن دارد	کو روانی زسرجان و روان برخیزد
ہر که خواہد که رسد زود بمیدان وصال	از جہان کوی چون کوی جنان برخیزد
اگر آن یار خرامد ببر اہل قبور	ہر یک از خاک لحد نعره زنان برخیزد
ملک الموت چه حاجت زبرای عشق	که خود او از سر جان رقص کنان برخیزد
یار در پردهٔ جانست ہمیشه باتو	کوش تا پردهٔ وہم از رخ جان برخیزد
تا ہمه یار بود بی منی وبی مائی	منی از جان برود او زمیان برخیزد
چه دل و دین چه ایمان و چه کیش و مذہب	ہر که خواہد صنم او از ہمکان برخیزد
از در او نرود از گفت رقیبان مسعود	از در شاه کس از بانگ سکان برخیزد

۱۔ ا=درصحن ۲۔ ج=ازگریهٔ من ۳۔ تاباکنار ۴۔ مصرع در 'ب'=دو دیده را کرده سپر ہرسوی می دارم نظر ۵۔ ج= چشم خانه ام چشم ۶۔ ب=ہرسحر ۷۔ ب=یا

۸۔ 'ب وج' این غزل ندارند

غزل نمبر:۱۱۱

زبام خویش چو آن ماه خود نما خیزد — برای کشتن نظارگی بلاخیزد
سواد خط که برآن عارض سپید شداست — مگر که مشک سیاهست[۱] کز خطا خیزد
هر آن[۲] دلی بیفتاد در شب زلفش — بروز حشر پریشان و مبتلا خیزد
اگر چه خاسته[۳] در باغ هر طرف سروی — به پیش قامت موزون او کجا خیزد
ز دود دل همه عالم سیاه گردانم — زهجر یار چو ازسینه شولها خیزد
در اوج عالم وحدت کند[۴] بحق پرواز — چو مرغ قالب من از سر هوا خیزد
گذاشت جمله ولایت بمردمان[۵] مسعود — بدین امید که در وصف اولیاء خیزد

غزل نمبر:۱۱۲

۶

پرده بردار که تا پیش تو آریم سجود — که نداریم بجز قبلۂ رویت مقصود
باتو بودست مرا عشق حقیقی آندم — که درین دایرۂ کل نقطِ بود نبود
دود آهم همه آفاق گرفتست ای دوست — تابجز آتش عشقت نماید درو دود
روح پروانہ صفت چرخ زنان سوختہ پر — چشم رویت زسراپردہ چو رخسار نمود
ساخت آئینہ زہر دیدہ خود مردم چشم — تا بہر چشم جمال تو بیابد موجود
سعدیست استاد من[۷] در نظر[۸] عشق مگر ق — کہ ہم اوّل ز کرامت بغزل این فرمود
پند سعدی که کلید درگنج[۹] سعدست ق — نتواند کہ بجا آورَد الا مسعود

۱۔ ج=سیافت ۲۔ ج=بہر ۳۔ ا=خاست، ج=خواستہ ۴۔ ب= کجا کند
۵۔ ا= گذاشت ولایت مردمان، ج= گذاشتست ولایت زمردمان ۶۔ 'اوج' این غزل ندارند
۷۔ سعدی استاد منست ۸۔ طرف ۹۔ کہ درگنج کلید

غزل نمبر:۱۱۳

۱

عیانست در رخت ای جان کمال صنع احد | که دور باد ز رویت همیشه دیدهٔ بد

کمال حسن تو تفسیر قل هو الله است | که در جمال تو نور احد همی تابد

مرا ز[2] ذات تو مفهوم شد صفات الله | که الصمد بنقاب وجود هست[3] ابد

موحدان بکشایند[4] چشم خویش ابد[5] | بدان جمال که هست لم یلد ولم یولد

چه صورتست ترا لم یکن له کفواً | برای صید دل عاشقان هست احد

گرفت شاه غمت چون همه ولایت دل | ز ملک جان شده معزول عقل و هوش و خرد[6]

نبشت سورهٔ اخلاص در غزل مسعود | که تا مگر ز فراقت خدا خلاص دهد

غزل نمبر:۱۱۴

۷

هرکه در کوی عشق یار آمد | بیهوش و مست و بیقرار آمد

نقش رویت چو در ملک نبشت | گل میان حصار خار آمد

مطربا چنگ زن که رقص کنان | در دو چشم خیال یار آمد

نخل او در جگر چو بیخ گرفت | خون دل خوردنش بیار آمد

او الف، ما چو لام پیوسته | لام الف بین چو در کنار آمد

در ببندم که تا برون ناید | شاه خوبان چو در حصار آمد

دور باش ز غمزه بفرستاد | در دل مردمان نگار آمد

گل رویش ز چشم شد بیرون | در دلم با چار خار آمد

رفت مسعود زار در گلزار | گریه ای کرد زار زار آمد

۱۔ 'آ' این غزل ندارد ۲۔ ج=مراد ۳۔ ج=وجود ماست ۴۔ ج=نگشایند

۵۔ ب=مگر ۶۔ ب=خیزد ۷۔ 'او ج' این غزل ندارند

آگاهی: در غزل نمبر ۱۱۳ شاعر سورهٔ اخلاص بیان کرده است

غزل نمبر:۱۱۵

۱

چشم من چون از هوای یار زاری می کند — هجر در دل داغهای یاد گاری می کند

تا نیامد جز خیالش در میان دیده ام — مردمک بردر ستاده پرده داری می کند

نقش او چون درمیان چشم می آید روان — دیده مژگان بگرد او[2] حصاری می کند

بی رخ سیمین او این نرگس خونریز من — بر در رخ از[3] نوک مژگان زرنگاری می کند

او زبرگ گل همی ریزد شراب وهر دلی — از برای نقل لعلش جان سپاری می کند

۴ تا خمار او زخون نوشش می کند[5] ق — چشم مست خویش را عمدا خماری می کند

تیر مژگان می نهد چو بر کمان ابروان — در دل هر خسته صد زخم کاری می کند

طرّفوا گویان ملایک می رسند در پیش او — روح چون بر مرکب عشقت سواری می کند

عش او تا دل مسعود بک بگرفته قرار — او قرارِ خویش را در بیقراری می کند

غزل نمبر:۱۱۶

۶

غمزه اش درسحر چون بچشم جادو یار شد — آفت تقویٰ و زهد[7] مردم دین دار شد

بس که چشم مست او کرده خرابی در جهان — کرده آه مردمان دروی اثر بیمار شد

چشم خواب آلوداو بودست مست ازخون دل — ۸ کرده بیداران کویت ناگهان[9] هوشیار شد ق

صبح رویش دید چون درشام زلفش، چشم من — چون شفق درخون نشست از هر مژه چون مارشد

فتنهٔ چشمت چو در ملک لطافت گشت شاه — غمزه را کرده سلحدار ازو مژه جاندار شد

ساحری آموخته ناگه ز نظم من نصیر — من کشیدم دست ازین شیوه چو او درکار شد

۱۰ خاطر مسعود بک کن یارب ازین اوصاف پاک — جست وجوئی بخش چون از گفت وگو بیزار شد

۱۔ 'أ' این غزل ندارد ۲۔ ب=دیده مژگانرا ۳۔ ب=با ۴۔ 'ج' این شعر ندارد

۵۔ کرم خورده ۶۔ 'أ' این غزل ندارد ۷۔ ب=زهدی ۸۔ 'ج' مصرع= کرده آه مردمان دروی اثر بیمارشد ۹۔ کرم خورده ۱۰۔ ب=خاطری

غزل نمبر:۱۱۷

۱

گرد لعلت چو سبزهٔ بدمید | خضر بر چشمهٔ حیات رسید
تا که دیدم شعاع دندانت | گم شد از چشم آب مروارید
چون تو از زلف ساختی چوگان | ای بسا سر که ہچو گو غلطید
مردم چشم تو گه شاهد جانست | عالمی را بغمزه کرده شهید
ماه را با دو قوس[۲] در عقرب | هیچ گاهی ندید و کس نشنید
عشق تو برق زد درون دلم | جگرم[۳] از میانه بشگافید
درمیان لبت چو پروین خاست | مشتری چون عروس نو خندید
برج آبی در آمد از خورشید | در ز ابر سیه چو نم بارید
چشم مسعود یک منور گشت | چون غبار رهت بدیده رسید

غزل نمبر:۱۱۸

۴

هرگه که خوی مستی ازان کژکله چکد | بر دفتر صلاح رقوم گنه چکد
خوی کرده مست من چو درآید بوقت صبح | کافور و غالیه زقبا و کله چکد
خورشید من چو پرده گشاید ز روی خویش | از شرم زرد رو شود دو نور مه چکد
خنده زند لبش چو کند گریه چشم من | برق آن زمان درخشد[۵] کابر سیه چکد
مانده است باز دیده چو نرگس در انتظار | زان چشمها کشاده بهر صحگه چکد
خون می کشد حریف من از دختران رز[۶] | این راستست خون عروسان شه چکد
مسعود شاه روم کشید سپاه زنگ | تا چند خون زتاختن آن سپه چکد

۱۔ "این غزل ندارد ۲۔ ج=ماه رادوقوس ۳۔ ج=جگرمرا ۴۔ "این غزل ندارد

۵۔ ج=درافتد ۶۔ ازخسروانِ رز

غزل نمبر:۱۱۹

۱

دوش درباغ جوان مست پریشان غلطید — گشت از دیدن او نرگس بستان غلطید
کفر گیسویش بر اسلام رخش چون افتاد — عالمی گشت پریشان وز ایمان غلطید
برد درباغ چو باد از سر زلفش بوی — شکل گل گشت شد از شاخ پریشان غلطید
سبزهٔ خط چو شد آغاز بر رخسارهٔ او — سبز پوش فلک از گردن گردان غلطید
لب شیرین تو چون در دیده چکان از حسرت — بر سر خاک مرآن[۲] چشمهٔ حیوان غلطید
خضر بالعل تو پیوسته شده مست چنان — ۳ که زمستی بسر چاه زنخدان غلطید
۴ دید بردست تو چون از غم زلفت چوگان — سر مسعود چون گو بر سر میدان غلطید

غزل نمبر:۱۲۰

۵

باز ساقی مجلس می خواره گانرا تازه کرد — توبهٔ صوفی شکست و هر طرف آوازه کرد
دفتر پرهیزگاری دل که گرد آورده بود — رشتهٔ عقل از میان بگسست و بی شیرازه کرد
عقل را اندازه آن نیست کاید پای گیر — کو برای بردن دل حسن[۶] بی اندازه کرد
در حصار عشق خوبان هر دلی کاید فرود — عاقبت پابنده مانده گره دروازه کرد
۷ حسن کامل یافته حورا جمال ذوالجلال — بر همه خوبان رخش ازان دهازه کرد
قرص مه را کلفهٔ بر چهره افتاده ز رشک — برسر عارض چو آن خورشید خوبان غازه کرد
در دل مسعود یک داغی که بوده از هجر یار — ساقی نو باز آن درد کهن را تازه کرد

۱۔ 'ا' این غزل ندارد　۲۔ ج=روان　۳،۴۔ 'ج' این مصرع‌ها ندارد
۵۔ 'ا' این غزل ندارد　۶۔ درست خوانده نمی شود ممکن است ''حس'' باشد
۷۔ 'ب' این شعر ندارد

غزل نمبر:۱۲۱

۱

ترا از برگ گل کان سبز تر شد رقم از مشک بر لوح قمر شد

خبر از خوبی او چون توان گفت کسی کو دید حسنی بیخبر شد

زخوبان فتنهٔ بودست هر سوی چو تو برخاستی شور دگر شد

فراهم داشتم دل روزگاری بآسیب غمت زیر و زبر شد

خطت کحل یقین کن در بصر داد ازان مسعود یک صاحب نظر شد

غزل نمبر:۱۲۲

باب تاسع کہ مردف بردیف ''ذال'' است

بکند ذکر خفی طالب حق را تلقین [۲]

عشق تو[۳] رسیداست زما ہوش کناں اخذ تا دیده و دل را بکند از همگان اخذ

دستار ستانند ز سر عالم عابد زنار کند از کتف برہمان اخذ

هم دین ز دل مومن و مصلح برباید هم کفر کند از دل ترسا ومغان اخذ

این شاهد غیبست که حسنت سراسر آمد سوی ما تا بکند از همه جان اخذ

با آنکه بتان دل ز خلایق بربایند آن دلبر عیار کند دل ز بتان اخذ

آن فتنه که در گوشهٔ آن چشم نشاندی دل از همه عشاق کند گشته نهان اخذ

مسعود که گویای جهانست به پشت[۴] شد گنگ مگر عشق تو زو کرد زبان اخذ

۱۔ 'او ب' این غزل ندارند ۲۔ 'ب و ج' این شعر تعارفی ندارند

۳۔ ب= ہوش ۴۔ ب=پیشت

غزل نمبر:۱۲۳

غمهاست[1] ای نگار مرا آنچنان لذیذ　　بیمار را چنانکه بود ناردان لذیذ
یا رب چه لذت است بغمهای هجر تو　　جز شربت وصال نباشد ازان لذیذ
از[2] چاشنی لعل لبت یافتست خلق　　از[3] چشمها که هست بباغ جنان لذیذ
آن بستهٔ دهان تو پیوسته می چکانست　　کز حلوها شد است بتلخی چنان لذیذ
کشتیم[4] بسی بهر چمنی جان، نیامده　　یک میوه چو پستهٔ تو در دهان لذیذ
غمهای تست میوهٔ دلهای عاشقان　　در کام شانست تلخی جانان چنان لذیذ
در جام می چو عکس لب ساقیان فتاد　　می گر چه تلخ بود، شد از لعل شان لذیذ
می تلخ کی نماید از ایشان اگر دهند　　زهر هلاهلست ازان ساقیان لذیذ
زان پستهٔ دهن شده محروم او ازان　　مسعود راست میوه ازان بوستان لذیذ

غزل نمبر:۱۲۴

باب عاشر که مردف بردیف 'را' است

[9] که رباید بدل من و سواس لعین

کرد[5] دلم را کشان سلسلهٔ موی یار　　سجده کنان شد روان جانب ابروی یار
باد صبا بوی گل هر دم آرد زباغ　　مانده دلم همچنان شیفتهٔ بر بوی یار
گر چه زند بر سرم تیغ ملامت رقیب　　من نتوانم کشید پا زسر کوی یار
از سوی مشرق مرا صبح نماید چو رخ　　تازه شود دل چو گل از هوس روی یار
کعبهٔ دین منست قبلهٔ ابروی دوست[6]　　رشتهٔ جان منست سلسلهٔ موی یار
خنجر غمزه کشید کرد دلم را خراب　　گشت چو از باده مست نرگس جادوی یار
پیک صبا در رسید داد خبر از چمن　　لیک نیامد کسی سوی من از سوی یار
زندهٔ دایم شمار کشتهٔ بازوی دوست　　فارغ از ایام دان بستهٔ گیسوی یار
ساختهٔ مسعود را باده کش[7] بت پرست　　آمده در گشت چون غمزهٔ هندوی یار[8]

۱۔ ج=غمهات　۲،۳۔ ج= آن　۴۔ ب=جستیم　۵۔ ج= کرده
۶۔ ب وج=یار　۷۔ ا=بادکش　۸۔ ج=بهندوی یار　۹۔ 'ب وج' این شعر تعارفی ندارند

غزل نمبر:۱۲۵

اے کشیدہ در کمان ابروان پیوستہ تیر   مردمانرا می کشی از غمزہ خیزد نفیر
روی تو ماہیست کورا دائرہ است از مشک تر   کاسۂ گشتہ ہلال از شرم آن بدر منیر
چون دو زلف پاکشانرا بر سر دوش افگنی   درخم ہر موی گردد صد ہزاران دل اسیر
مرغ جان عاشقان زان[۱] دام کی یابد خلاص   زلف پیچان تو دلبند است و خالت دلپذیر
آب می گیرد چمن را زرد می گردد ازان   کز ہوایت درگلستان چشم من گرد آب گیر[۲]
ہر سحر گہ از سر کویش ہمی خیزد غبار   نور می گیرد زگردش دیدۂ چشم ضریر
در جمال تو ہمی تابد کمال ذوالجلال   طلعت زیبات چون بافکر می بیند اسیر
۳ گر سلیمانست گردد ہچو سلمان فقیر[۹]   خسروی کو یافتہ است اسایش ملک فقیر
دعوی عشقت کجا زیبد دل مسعود را   عفو کن جانان کہ کردست او گناہِ کبیر[۴]

غزل نمبر:۱۲۶

۵ دل خون نشدی چشم تو خنجر نشدی گر   رہ گم نشدی زلف تو ابر نشدی گر
۶ ہندو بچہ ملک خراسان نگرفتی   یاری دہ او غمزہ کافر نشدی گر
بر کار قضا دائرہ برمہ نکشیدی   خط بر رخت از مشک مدور نشدی گر
بر چہرۂ مہ داغ ز کلفہ نفتادی   بر عارض تو خال ز عنبر نشدی گر
درخانۂ جعدت رہ جانم نفتادی   آن فرق سر انداز تو رہبر نشدی گر
اندر دل من نقش خیالت نہ نشستی   آن قامت قد تو صنوبر نشدی گر
۷ در مصر دلم شور بدینسان نہ فتادی   وصف لب لعل تو چو شکر نشدی گر
اقلیم دل ملک بتاراج کہ بردی   سلطان غمش مثل سکندر نشدی گر
از قبلۂ عام این دل گمراہ نگشتی   محراب دو ابروی تو رہبر نشدی گر
بر کاغذ تن سطر غمش راست نشستی   رگہای ضعیفم چو مسطر نشدی گر
۸ رندان خرابات بمیخانہ نرفتی   از خاک شہیدان تو ساغر نشدی گر جاری

۱۔ ب= عاشقان را   ۲۔ ب= چشم من در بوستان گردان گزیر   ۳۔ 'أ' این سہ اشعار ندارد
۴۔ ج= گناہی بس کبیر   ۶،۵۔ 'أ' این اشعار ندارد   ۸،۷ 'ب' این اشعار ندارد   ۹۔ ج۔ مغفّر

از نقش جهان لوح ضمیرم نشدی پاک	نقش تو درین دیده مصور نشدی گر
در چاه زنخ خضر چو یوسف نفتادی	حاصل زچهش چشمهٔ دیگر نشدی گر
ایمان همه تازه ز رخسار نگشتی	کفر سر زلف تو بجان در نشدی گر
با باد بریزی تن خاکی ضعیفم[1]	این پرهن غمزده لنگر نشدی گر
در معرکهٔ عشق شهیدم[2] بخواندی	از خون شهیدانت[3] زمین تر نشدی گر ۱۰
در جنت فردوس کسی پا ننهادی	آن چاه زنخدان تو کوثر نشدی گر
مسعود بک از باده چنین مست نگشتی	آن[4] لعل دل آویز تو ساغر نشدی گر

غزل نمبر: ۱۲۷

ابروی تست حاجب[5] آن شاه زنگیان[6]	کو می کشد بسوی تو این دیده بیقرار
هندوی ظلم او شده هر جا که مومن[7] است	اسلام را بکفر ازان خال در بیار
تابنده آفتاب بتاب دو زلف تست	بی تاب گشت هر دل ازان زلف تابدار
شبهای تار روشنی چشم تیره شد	تا تار[8] زلف تو برخ دیده دار تار
صد برگ زیر پات فتاد و قبا بیافت[9]	لاله غلام تو شده گشته کلاه دار
مشاط خون دیدهٔ گریان من ببر	بردست آن نگار و نگاری ازان نگار
ما در خمار مانده و پیوسته می چکد	مسعود بک شراب ازان چشم پر خمار

۱۔ ج= ضعیفی ۲۔ ج= شنیدم ۳۔ ج= شہیداست ۴۔ ب= کان

۵۔ ب= حاجت ۶۔ ا= ربگبار ۷۔ ب= مومنی ۸۔ ب= تادیده

۹۔ ب= نیافت ۱۰۔ 'ب' اشعار ندارد

غزل نمبر:۱۲۸

آنرا که نباشد نظری بررخ دل دار [1] یا آنکه فرشته است بدان صورت دیوار
سرّی که درین صورت زیباست نهانی گر روئی نماید بخدائی کنی اقرار
ما نقش به بیلیم و مصور پرستیم[2] در پردهٔ نقش است[3] سراسر همه اسرار
سر باز درین ره اگر طالب اوئی در کوی[4] خرابات نگنجد سر و دستار
در کعبهٔ دل شاهد میخواره نشاندیم ای خواجهٔ مؤذن تو بر درو بنما زار
از پردهٔ جان چو رخ گلرنگ کشید او خارتن ما گشت سراسر همه گلزار
منصور[5] اگر صورت زیباش ندیدی منکر ز اناالحق شدی و محترز از دار
حسن رخ معشوق بهر نقش عیانست تو چشم بدست آر و نگر در همه دیدار
بر صفحهٔ گل تا نقطه از مشک زد آن ماه گر دانست فلک گرد سرش[6] دایره کردار
ما محو خداییم نترسیم ز دوزخ از نار چه ترسیم که[7] غریقیم در انوار
مسعود بک از دیدن او مست چنان شد در دیدهٔ او باز نماید همه اغیار

غزل نمبر:۱۲۹

باب احدیٰ عشر که مردف بردیف 'ز' است

[12] بکند در دل عشاق مقامات برین

می روند از شوق کعبه حاجیان[8] سوی حجاز پاگیر آمد مرا سودای آن زلف دراز[9]
قبلهٔ جانم خم ابروی بت رویان شدست[10] میکنم پیوسته سجده پیش بت اندر نماز
آن بت عیار چون درچشم من بگرفت جای مردمان افتاده در زاری و او در عین ناز
کعبهٔ دل روی او حبل المتین گیسوی او با خم ابروی او پیوسته مردم در نیاز
من بگرد کوی[11] او گردان و حاجی در طواف من براه عشق او پویان و خلقی در حجاز

۱۔ 'ا' این غزل ندارد ۲۔ ب=بترسیم ۳۔ ب=عشقست ۴۔ ج=راه
۵۔ "تلمیح" چون منصور نعرهٔ اناالحق زد پس اورا بر دار کردند ۶۔ ج= گردش سر ۷۔ چو
۸۔ ا=صاحبان ۹۔ ب= نگار ۱۰۔ اوب=شده ۱۱۔ ب=من بگردم روی او
۱۲۔ 'ب و ج' این شعر تعارفی ندارند

کشتی دل را فگندم در میان بحر غم　　خاسته موجی ز موجش عشق او گشته جهاز[1]
برده جانم درمیان قعر دریا داشته　　گفت[2] بگذر[3] از منی واز توئی باما بساز
قطره چون افتاد اندر بحر خود را محو دید　　دردهان کرده صدف دُرساختش[4] ازلطف ناز
عکس دریا دیده درخود از صفای[5] اندرون　　لاف دریائی زده بیخود شده انیست راز
چون صدف بربند از گفتن زبان مسعود بک　　چند خواهی کرد کشف اسرارهای بی نیاز

غزل نمبر:۱۳۰

ز چشم مست تو زاهد مرا شکستی باز　　من و ملامت و رندی و بت پرستی باز
کجاست می که بنوشم زدست ساقی غیب[6]　　که خاستست[7] درین دل هوای مستی باز
هزار فتنه ز هر گوشه بخواهد خاست　　میان مردم[8] دیده چنان نشستی باز
وجود هستی ما از ظهور هستی[9] تست　　عجب که عاشق و معشوق هم تو هستی باز
در اوج عشق تو پرواز چون توانم کرد　　که هر دو شه پر دل را بهم شکستی[10] باز
هر آن خیال که در دیده نقش می بستم　　درون دیده نشستی همه نبستی باز[11]
فتاد پیش درت از هوای تو مسعود　　همی خورد ز دو سو خنجر دو دستی باز

غزل نمبر:۱۳۱

درخت قامت آن نازنین است صورت باز[12]　　مراست جانب او سجده در نماز و نیاز
[13] بلا یجوز یجوزی که لا یجوزانند　　بگفت شان[14] نتوانند کرد ترک سجدهٔ راز[15]
سرشتهٔ لبت را مگر ز مایهٔ جان　　که خسته گردد دلها نهی چو بروی گاز
ز دست هجر شب وروز حال من[16] اینست　　دلم زسوز چو خورشید و تن چومه بگذار
در آب دیدهٔ من مردمان چشم نگر　　میان حوض تو گوئی فتاده اند دو قاز
کسی که مست شراب جمال ساقی شد　　اگر چه وعده بر رخ کنی نیاید باز
نمای گوشهٔ ابرو که قبله ام گشتست　　بسوی کعبهٔ خاکی کنیم چند نماز
دو چشم مست تو اسرارهای پنهانرا　　بروی لب[17] نهادست غمزه غماز
بشوی دست تو از دل بر آئی ای مسعود　　که او شدست اسیر کمند زلف دراز

۱۔ ج=حجاز　۲۔ ج=گفته　۳۔ ب=برچه　۴۔ ب وج=ساخته
۵۔ اوج=صفات　۶۔ ب=خویش　۷۔ ج=خواسته است　۸۔ اوج=دیدهٔ مردم
۹۔ ب=مستی　۱۰۔ ا=بهم بستی باز　۱۱۔ ب=دوده مستی باز　۱۲۔ ج=آن نازنین وصورت ناز
۱۳۔ اوب=''مصرع'' ناخوانان　۱۴۔ داد　۱۵۔ ا=دراز　۱۶۔ ب=حالتم
۱۷۔ اوب=آب

غزل نمبر: ۱۳۲

خراب کرد دلم را دو چشم مست تو باز ... اسیر ماند بهر موی آن دو زلف دراز
به پیش شمع زدست فراق نالیدم ... بخنده گفت اگر عاشقی بسوز و بساز
توئی که کعبه بگرد سر تو می گردد ... منم که پیش تو آرم همیشه سجدهٔ راز
چو نیست قبله بجز جفت طاق ابرویت[1] ... بسوی کعبه زوهم است که می کنیم[2] نماز ق
مرا که قبلهٔ ابروی تست پیش نظر ... بهر طرف که گزارم نماز هست جواز
نظر بصورت خوبانست دین و مذهب ما ... مرا همین است حقیقت تراست گرچه مجاز
در آب و گل نبود این لطافتی که تراست ... سرشته اند وجودت مگر زمایهٔ ناز
نشان روی تو در هر رخی که می جستم ... بگوش جان من آمد زسوی غیب آوار
وجود یار گرفتست ظاهر و باطن ... اگر تو طالب اولی[3] وجود خود درباز
اگر چه کنگره عشقت رفیعست ای مسعود ... تو باز آ ز هوا تاکنی برو پرواز

غزل نمبر: ۱۳۳

باب اثنیٰ عشر که مردف بردیف سین است

[8] که دهد بادهٔ اسرار بآل یاسین

جمال روی تو بیرونست از دلیل و قیاس ... که از صفای رخ اوست نور عقل و حواس
بکیمیای وجودش دلی که پیوسته ... بگشت چون زر خالص اگر چه بود نحاس
ز بس که دیدهٔ بیدار بی رخش بگریست[4] ... پلک گرفت چو نرگس ز اشک چشم آماس
شد است زرگه ز تاثیر عشق او رخ من ... ز اشک چشم بموگان بدوزند الماس
بجز حضور خیالش تو یک نفس نزنی ... دریغ گر نشناسی[5] که چیست آن انفاس
[6] نفس که نفخهٔ ذات قدیم دلداراست ... همونست روح چو بینی درون قالب ناس
چو روح نفخهٔ حق اوست جسم تو لاشئ[7] ... نگر که چیستی که گم شده نکو بشناس
عوام کی بتواند شنید نکتهٔ من ... نسیم مشک تحمل کجا کند کناس
درون سینهٔ مسعود چشمه ایست روان ... که تشنه است ازان چشمهٔ خضر با الیاس

۱۔ ج = طاق آن دو ابرویت ، ب = جفت ابرویت ۲۔ در ہری نسخہ = می کنم
۳۔ ب = اگر تو در طلب اولی ۴۔ ب = نگریست ۵۔ او ج = دریغ گر تو شناسی، ب = دریغ گر شناس
۶۔ "ب" این شعر ندارد ۷۔ وجسم لاشہ او ۸۔ 'ب و ج' این شعر تعارفی ندارند

غزل نمبر:۱۳۴

تا دور مانده ام زرفیقان هم نفس — چو مرغ ناله می کنم افتاده در قفس[1]
جز سوزِ سینه، محرم من نیست دیگری — جز خون دیده همدم من نیست هیچکس
فریاد رس توئی و مرا هجر می کشد — جانم بلب رسید بفریاد من برس
کس رانصیب نیست جزلعلش ،اگرچه خلق — پرواز می کنند چپ و راست چو مگس
چشم از جمالِ یار نیاساید ای رفیق — تا درمیان دیده ز اغیار هست خس
از ناله ام شناخته شد کارهای[2] عشق ق — کی شب روان ساخته[3] گردند بی جرس
ما در نقاب پردهٔ عصمت همی رویم — نی در پیم شحنه ایست و نه باک از عسس [4]
انفاس پاس دار اگر مردِ عارفی — ملک دوکون ملکِ تو گردد بیک نفس [5]
عشاق شد شهید بهوگان چشم تو — مسعود مرد لیک بکویت درین هوس

غزل نمبر:۱۳۵

باب ثالث وعشر که مردف بردیف شین است

که زدلها برباید سر و غصه و کین [11]

تا نرگسِ سر[6] مست ربودست زما هوش — کردیم ز سوداش سر خویش فراموش
در بادیهٔ هجر چرا بند بمانیم — در عین وصالیم و نگارست[7] در آغوش
ای یار تو نزدیک منی ،من ز تو دورم — بر نالهٔ در مانده نداری تو چرا گوش [8]
ما غرق بلاییم زهجر تو ، تو در عیش — ما نعره زنانیم ز شوق تو ، تو خاموش [9]
آن دلبر زیبا که همه طالب اویند — روحیست که در چادر تن ساخته سرپوش
تا عکس لبت در دل شوریده فتادست — چون خم شرابست همه وقت زنان جوش
از سینه بشستیم همه زهد ریایی — زان لعل دلاویز تو کردیم چوی نوش
کی برسر بازوش تواں دست نهادن — ماران سیاهند چپ و راست بران دوش
مسعود بجز دوست کسی را نشناسد — تا آن بت سرمست زلب ساخته خاموش[10]

۱۔ ب=نفس ۲۔ درہرسہ نسخہ = کاربان ۳۔ ج=شناخته ۴۔ اوج "مصرع"=نی پیم شحنه بودنه باکست ازعسس ۵۔ اوب=ملک توان کردیکنفس ۶۔ اوب=آن

۷۔ ج=نگاریم ۸۔ درج'این مصرع درشعر مابعد آمده است ۹۔ درج'این مصرع درشعر ماقبل آمده است ۱۰۔ ب وج=مدهوش ۱۱۔ 'ب وج'این شعرتعارفی ندارند

غزل نمبر:۱۳۶

۱ عاشق و مستی اگر، بی خود و بیگار باش
بیخبر از خویش شو و با خبر از یار باش

وہم دوئی دور کن از دل و از جان خویش
با دل و باجان بساز از همه بیزار باش

در ز دل دور کن با طرب و عیش ساز
چون تو نہ درمیان فارغ از اغیار باش

باطن و ظاهر توئی اوّل و آخر توئی
مومن و کافر توئی محرم اسرار باش

نیست شو پست شو باز زسر مست شو
از می جان مست شو کاهش هشیار باش

خلوت دل را طلب شاهد جان را بجوی
صومعه را ترک ده برسر بازار باش

۲ بار خودی را فگن برسر شیطان بزن
بی سر و بی پای شو بی خود و بایار باش

۳ مست شو و دمی خروش چون خم باده بجوش
از سر سجاده خیز بردر خمار باش

هرسحری صد صبوح می خور و کن تازه روح
هر که بکرده نصوح در جگرش خار باش

زاهد اگر گویدت زهد و عبادت خوش است
گوش بگیر و بگوئی توبه این پندار باش[۴] ق

خلق اگر پرسدت کیستی و چیستی
هیچ جوابش مده گنگ چو دیوار باش

مست شوی گر چه تو هیچ اناالحق مگو
سرّ خداوند را کافر و ستار باش

از سر مسعود یک بگذر و بیخود شده
خالق و جبار گوئی واحد قهار باش

غزل نمبر:۱۳۷

آن عارض زیبارا در پیش نظر برکش[۵]
تا جانب آن مردم هر دم نگرد خوش خوش

بنمائی خم ابرو تا[۶] سجده بجا آرم
جانان رقم ایمان کافر شده ام در کش

یارب که چه خوش باشد او بامن و من با او
لب برلب و رو برو رخ بررخ و کش درکش

هر بار همی آئی در دل زخطا تر سم
قلبست زمین من اپنی است ترا سرکش

جانا زلب لعلت یک جرعه همی خواهم
گرمست نمی سازی[۷] باری تو بکن سرخوش جاری

۱۔ مصرع در'ا' عاشق مستی اگر، بی خود بیگار باش ۲،۳۔ 'ج' این اشعار ندارد

۴۔ در هرسه نسخه = توبهٔ پندار باش ۵۔ درکش ۶۔ ا= خم ابروی تو تا، ج= رخ وابرو تا

۷۔ ا= همی سازی

نعل سم شبدیزت[1] ماہیست گرانمایہ — کائینۂ خورشیدی روشن شود از گردش
آن دانۂ خال تو در دام خم زلف است — ہر مرغ کہ دیدای جانان غلطان شدہ چو مرغش
چون تو بشکار آئی قربان شوم و گویم — من صید کمان تو یک تیر ازان برکش[2]
از سینہ کشم آہی واز دیدہ بریزم خون — مسعود ز سودایش درآبم و در آتش

غزل نمبر:۱۳۸

باب رابع عشر کہ مردف بردیف 'صاد' است
کہ صاد و عین صحیح است ازپس ہر دین

جو عکس لعل تو افتاد در دو چشم خواص — بکشت مردم چشم[3] از حواس چون رقاص
قتیل چشم تو گشتند مردمان دایم — کہ تیغ غمزہ کشیداست از برای قصاص
۴ شراب لعل تو برخاص و عام یکسان نیست — خرابی[5] از پی عام است ومستی از پی خاص
گرفتہ کعبۂ دلم را خیال روی بتان — چگونہ روی توان کرد سوی حضرت خاص
درون بحر وجود تو قعر بیچون است — برون دہد صدف دل اگر شوی غواص
ہمونست شخص کہ در ہر دلی محیط شد است — برو چہ سایہ فتادست چشم آن اشخاص
عوام را سخن من محال بنماید — شفای قلب بیابد چو آن کند خواص
جہانست وہم خیالات خلق بستۂ آن — بجز عنایت او کس نیافتست خلاص
مگر خلاص بیابی زبند نفس ہوا — بساز ورد تو مسعود سورۂ اخلاص

۱۔ ب=شبریزت ۲۔ اوج=ترکش ۳۔ ب=مردم چشم
۴۔ 'ج' این شعر ندارد ۵۔ ب=خماری

غزل نمبر:۱۳۹

خیزید برآئیم به چرخ زنان رقص — در حلقهٔ ما میکند حور جنان رقص[1]

چون بلبل اسرار کند ناله بگلوار — دستک زند اوراق کند سرو روان رقص

دیوانهٔ رقصیم که از عنایت مستی — [2] برتختهٔ بازار بگردیم کنان رقص

[3] از غنچه مرا یاد ز رخسار تو آید — در صحن بساتین به کنم از پی آن رقص

هر جا که سماع است دل شیفتهٔ آن جاست — من می کنم اندر دل هر پیرو جوان رقص

گر خلق کند منع مرا از می گلرنگ — هم بر در خمار کنم دیدن شان رقص

تا مردمک دیدهٔ من روی تو دیداست — پیوسته کند در پلک چشم نهان رقص

عاشق چو شود مست باواز مغنی — خیزد ز خود و بس بکند بر سر جان رقص

مسعود سماع لب معشوق شنید است — [4] از وجد کند که و کهسار ازان رقص

غزل نمبر:۱۴۰

[5]

باز آن صنم آمدست در رقص — در حلقه زنانست بیخبر[6] رقص

در حلقه[7] چشم دل فریب است — پیوسته بتان مست در رقص

صاحب نظران شوند بیخود — از ناز کند[8] چو در نظر رقص

[9] سرو چمنی برقص آرند — در صحن چمن زنند اگر رقص

مرغان بنوا سرود گویند — از وجد کنند همه شجر رقص

چون شمع بخند تا کند خلق — پروانه صفت بگرد سر رقص

مسعود[10] بک از هوای آن دوست — مستانه کنانست هر سحر رقص

۱۔ ب= بکند حور و جنان رقص ۲۔ مصرع درُ ب= در صحن بساطین بکنم از پی آن رقص، درُ ا این مصرع در شعر مابعد آمده است ۳۔ ُب این مصرع ندارد ۴۔ مقطع درُ ب= مسعود بک از هوای رویت مستانه کنانست هر سحر رقص درُ ا این مقطع در غزل آینده می آید ۵۔ ُب این غزل ندارد

۶۔ ُج کذا ۷۔ ج= خانه ۸۔ ج= نکند ۹۔ ُج این شعر ندارد ۱۰۔ چنانکه گفتند که درُ ب این مقطع در غزل ماقبل آمده است

غزل نمبر:۱۴۱

باب خامس عشر که مردف بردیف 'ضاد' است

که ضلالت برباید ز قلوب ضالین [5]

سواد دیدهٔ من شد ز آب چشم بیاض — هنوز چند نگارا زمن کنی اعراض
بیا کنار بگیریم و آشتی بکنیم — گذشته یاد چه آری بگو مضیٰ ما مض
چه تیزی است بموگان چشم تو کز سر حسن — برید جامهٔ تقویٰ بغمزه چون مقراض
قضای چشم تو افتاد گر بکشتن من — قضات عندی حق به فؤاد راض
زحکم تو که تواند کشید سر اکنون — قضاک صار قضاالله و ما بغیرک قاض
ز سهم غمزهٔ چشمت بکنج غم عشت — دلم که رهزن دین بود چون فضیل عیاض ٦
چو عکس زلف و رخت درمیان چشم افتاد — گرفته دیدهٔ مردم ازان سواد بیاض
اگر چه جواهر احدات [2] بی غرض نبود — چه جوهرست ترا کان برونست از اعراض [3]
هوای گلشن وصلت چنان گرفت مرا — که در بهشت نیاید بچشم هیچ ریاض ۷
جمال شاهد معنیٰ بکشف می بیند — شداست صوفی چشمان من مگر مرتاض
غزل بقافیهٔ ضاد ناید [4] ای مسعود — مگر هم از تو که داری طبیعتی فیاض

غزل نمبر:۱۴۲

سجده بسوی قبلهٔ ابروی تست فرض — ایمان بکفر سلسلهٔ موی تست فرض
ما حاجی ایم قبلهٔ مقصود روی تست — در دین ماطواف سرکوی تست فرض
می نوش کردن از لب میگون تست حلال — زنار بستن از خم گیسوی تست فرض
بی جرم اگر چه کشتن مردم حلال نیست — لیکن به تیغ غمزهٔ هندوی تست فرض
کفرست اگر چه سجدهٔ توحید پیش بت — پیش بتان طاق دو ابروی تست فرض
با آنکه ساحری شده بر مردمان حرام — والله که بردو نرگس جادوی تست فرض
گر منع می کنند پرستیدن بتان — لیکن نماز عشق مرا سوی تست فرض
بر دیده تیر غمزهٔ چشم تو واجبست — در سینه زخم خنجر بازوی تست فرض
در راه شرع گرچه نباشد نظر حلال — مسعود را مناظرهٔ روی تست فرض

۱۔ ب وج= تو که ز حسن ۲۔ ا= اگر جواهر احدات، ج= اگر جواهر اخلاب ۳۔ ا= بدوست اعراض، ج= بدر شدست اعراض ۴۔ ب= تابد، ج= نیاید ۵۔ ''ب وج'' این شعر تعارفی ندارند
۶۔ ''صوفی بزرگ''، فضیل بن عیاض ۷۔ 'ج' این شعر ندارد

غزل نمبر:۱۴۳

باب سادس عشر که مردف بردیف 'طا' است

کوشداست اوز طریقت همه رایا رو معین [10]

افگنده چون بدائرهٔ دل هوا فقط — ارواح را دبیر قضا راند در وسط
رخسارهٔ قدم[1] زحوادث که پاک بود — بر گرد او برآمد احداث جای خط
موهوم نقطه ایست درین دل که گرد آن[2] — گردان چو دائره است فلک کرده ره غلط
در ظلمت هوا که گرفتار گشت دل — انگیخته است نفس خسیس آخرین شطط
نفسی که همچو مرکب هارون گرفت جای — در وادی فراق ضرورت شود سقط
زاغ از هوس چو خواست رفتار بط رود[3] — رفتار خویش گم شد و نامد خرام بط
جانم که بود بستهٔ پندار ما و من — بیگانه شد ز خویش مع الله اذاخلط
چون لاف زد قلم که منم صانع[4] جهان — بشگافته زبان و سرش را زدند قط
تا کلک صنع بسته نقوش جهانیان — روی[5] نیامدست بدوران برین نمط
بر صفحهٔ رخش که مصفا چو آسمانست — چون انجم است از جلوی جابجا نقط
مسعود را نماز پرستیدن بتان است — در دین اوست قبله دو ابروی او فقط

غزل نمبر:۱۴۴

زخط[6] سبز تو تا ماه یافتست بساط — در آمدست ز سوداش مرغ دل بنشاط
خط عذار تو از بست[7] وتُه حروف برونست — مگر که باید قدرت نبشته[8] آن خطاط
اگر ز چشم تو آید مرا هلاکت پیش — هم از دو لعل تو خواهم همیشه استنباط
ترا اگرچه حلالست که خون ما ریزی — ولیک هم نتوان کرد این چنین افراط
مقام[9] روح تو بیرون قالب قوسین است — چه کردهٔ تو قناعت درون کهنه رباط
بشوق خرقهٔ سبز هزار میخی چرخ — برای قد بلند تو دوختست خیاط
زتخم معنی دل نفس بار دارشدست — قرار ده نکند تاز هول مرگ اسقاط
تو راه گم شده از خضر برچه می جوئی — درون جان تو پیداست مستقیم صراط
نظر بسبزهٔ بستان کجا کند مسعود — که دیده اش زخط سبز دوست باخت بساط

۱۔ ب=مقدم ۲۔ اوج=بنگرانست ۳۔ ج=خاسته برطرز مصفا، ب=برفتار بط رود
۴۔ ج=جامع ۵۔ اوج=دروی ۶۔ ب=خالی ۷۔ ب وج=ازبست
۸۔ ب=نبشت ۹۔ اوب=مکان ۱۰۔ 'ب وج' این شعر تعارفی ندارند

غزل نمبر:۱۴۵

باب سابع عشر مردف بردیف 'ظا' است

[۱۵] که زظلمت ببرد از بدن هر مسکین

دُرّی که قیمتش نتوان گفت آنست لفظ[۱] — از ذات بی نشان تعالیٰ نشانست لفظ[۲]

۳ روح قدس که یک کلمه است ز کلام او — در هر دلی چو آب زفیضش روانست لفظ

۴ نقطقش مدام ولفظ یکی بی حروف وصوت — کس نیست مطلع که درو تاچه سانست لفظ

انوار لفظ[۵] دوست ندیدست هیچ کس — در پردهٔ حروف بکلی نهانست لفظ

لفظ است هر چه هست چو دیدم بفکر من — خود صورتیست عالم فانی و جانست لفظ

معنی که آن خفی است[۶] بگنج خزانیش — در کسوت حروف مر اورا بیانست لفظ

۷ ما گر بصورتیم میان مکان وکون — ۸ معنی بلا مکان وهم لامکانست لفظ

گر قوت قالبست طعام و شراب لیک — زنده بروست روح که قوت روانست لفظ

۹ گشتست لوح سینهٔ مسعود و جان قلم — پیوسته برزبان فصیحش ازانست لفظ

غزل نمبر:۱۴۶

باب ثامن عشر که مردف بردیف 'عین' است

[۱۶] که کند چشمهٔ جان را زفؤاد سنگین

اگر تو حالت درویش بنگری بسماع — بگوئی اش که حلالست سماع بالاجماع

شنیده بانگ[۱۰] زمستی[۱۱] چو مرغ[۱۲] لاهوتی — شود یکی بچپار او چو وقت جنگ شجاع

چو عارفان بتواجد زخویشتن بجهند — کنند باهمه اوصاف خود نهفته وداع

شود وجود منور بنور لم یزلی[۱۳] — ۱۴ زجان مرد چو خیزد بگاه وجد و سماع

دماغ شان نشود پر زبوی عشق ازل — ضرورتست که سازند جبه را دراع

چو ملک شانست ورای دو کون عندملیک — قرار چون بگیرند اندرین اقطاع

سماع مذهب مسعود به ز طاعات است — بیای مطرب خوشگو نشسته گوئی سماع

۱،۲۔ ب= نقط ودراشعار دیگر ردیف ''لفظ'' آمده است ۳۔ 'ب' این شعر ندارد ۴۔ مصرع در 'ب' نطقش مدام دوست ولفظ یکی بی حروف وصفت ۵۔ ا= لطف ۶۔ ا= معنی است آن خفی است

۷۔ مصرع در 'ب' ما گر چه بصورتیم میان مکان کون چه ۸۔ مصرع در 'ا و ب' معنی بلا مکانست وهمه لا مکانست لفظ ۹۔ در 'ب' مقطع در غزل ماقبل آمده است ۱۰۔ ا= مرغ ۱۱۔ ج= مفتی

۱۲۔ ب= مرد ۱۳۔ ب= لم یزل ۱۴۔ مصرع در 'ج' زجان مرده چه خیزد بگاه وجد شعاع

۱۵،۱۶۔ 'ب وج' این شعر تعارفی ندارند

غزل نمبر: ۱۴۷

بشوق دوست کشیدم چون بغایت جوع بکرد نور جمالش درون سینه طلوع
جمال طلعت صانع چو آشکارا شد[۱] ز چشم گشته بکلی نهان همه مصنوع
کسی که مست شراب جمال ساقی شد قلم بروز حسابست از سرش مرفوع
نماز ما دگرست و نماز خلق دگر بجان حضور ظهورت بدل خشوع وخضوع
نماز مست خرابات نوع دگر دان دران نماز نباشد روا سجودو و رکوع
سماع طاعت[۲] مردانست ملک سرّ خدا[۳] که می جهیم ز عالم چو می شود مسموع
جهانست فرع و جهاندار[۴] اصل مایه اوست درون سرّ تو پیداست از اصول و فروع
چو بیخ اصل به نخل وجود تست چرا برای چند رطب می کنی بفرع مشروع[۵]
[۶] خزانهٔ که نهان بود زیر پردهٔ غیب درون سینهٔ مسعود بنگر آن مجموع

غزل نمبر: ۱۴۸

باب تاسع عشر که مردف بردیف 'غین' است

که کند دیدهٔ ظاهر زصفا باطن دین[۱۳]

مرا از شغل[۷] دنیا میسر است فراغ چرا بشغل خدا رونمی کنیم بلاغ
چرا[۸] بباغ جمالش چو کبک نخرامم برای جیفه چه گردیم میان مشتی زاغ
چو روح من شه مرغان باغ لاهوتیست در آشیان جهان برچه مانده ام چو کلاغ
بجیفه شده[۹] مشغول خلق مثل سگان که هم بدیدنش[۱۰] آید زقبح استفراغ
نفس که قیمت او نیست در جهان پیدا دریغ صرف بکردیم ماه ببازی ولاغ
چه دوستی است برین فانیان مشتی خاک که زین قبیله روانند جمله مثل الاغ
کسی که واله حسن وجود فانی شد پس از فناش ضرورت بجانش امدّ داغ
[۱۱] چرا بمندیل دنیا بمانده ام چون جغد که در درونهٔ تست از جمال دلبر باغ
[۱۲] چو طوطیان چمن زار قدس زین گلخن[۱۳] جدا شو ای دل مسعود گر تراست دماغ

۱۔ ج= آشکارشود ۲۔ ب=طلعت ۳۔ اوج= ملک سرّ خدائی ۴۔ ب= جهان راست
۵۔ اوب=شرع ۶۔ مصرع در'ب' خواهی که نهان بودند زسر پردهٔ غیب ۷۔ اوج= مشغل
۸۔ ا=مرا ۹۔ ا=شد ۱۰۔ ب=زدیدنش ۱۱،۱۲۔ 'ج' این دواشعار ندارد
۱۳۔ 'ب وج' این شعر تعارفی ندارند آگاهی: یک صفحه از 'ج' غائب است لهذا یک غزل ردیف 'غین' وسه غزل ردیف 'ف' و یک غزل ردیف 'ق' غائب اند

غزل نمبر: ۱۴۹

ماراست در نظر زخط سبز یار باغ[1]   وز گلشن رخش بگرفتست بو دماغ

۲ ما بلبلیم مست ز گلزار حسن او   عشاق دیگرند جدا مانده چون کلاغ

ما می کنیم رقص چو طاؤس فوق عرش   روح منست کز دو جهان یافتست فراغ

شه طوطی که برسر این[3] سبز طوطیانست   خلقی فتاده برسر جیفت مثل زاغ ۴

طاقست سینه ام که نبودست جفت او[5]   نور جمال دوست درانست چون چراغ

هجر نگار در دل من[6] آتشی زد است[7]   در سینه بنگرید که هر سوست چند داغ

کردم سوار روح قدس بر براق عشق   دنبال یار رفته فرستادم این الاغ

تا چند غمزها زنی و خندها کنی   گشتی نقاب کرده جهانی بلاغ لاغ

مسعود ما نظر بگلستان کجا کنیم   ماراست در نظر ز خط سبز یار باغ

غزل نمبر: ۱۵۰

باب عشرین که مردف بردیف 'فا' است

۱۴ بدہد فرحت توحید بدلهای غمگین

از صافی رخش دل تاریک گشت صاف   ۱۵ وحدت نمود روی یکی کرد اختلاف

از مژدهٔ وصال شده راست چون الف   بارغمت که قامت ما کرده بود کاف

مارا نماز باخم ابروی دلبراست   ۸ دارید زین رکوع و سجود شما معاف

ماحاجیان کعبهٔ حسنیم در جهان   هر صبح می کنیم بکوی بتان طواف

بروعدهٔ شراب طهورند[9] زاهدان   ماراست چهرهٔ زلب لعل بت، کفاف

ما خود غزا کنیم همیشه[10] برای دوست   مائیم با[11] شهادت کامل درین مصاف

ماکشتگان خنجر تسلیم گشته ایم   شاید، اگر ز ملک حقیقی زنیم لاف

تاقاف قرب جان مرا عین عشق داد   سیمرغ وار روی[12] نهفتیم بعین قاف

مسعود را چو شاهد معنی نمود روی   آئینهٔ وجود شد از رنگ[13] وهم صاف

۱۔ ب=خط سبز یار باغ   ۲۔ مصرع در 'ا' موجود نیست، بجای این مصرع شعر مابعد آمده است

۳۔ ا= آن   ۴۔ در 'ا' این مصرع موجود نیست پس این نسخه یک شعر کم دارد   ۵۔ ب= مثل او

۶۔ ب=ما   ۷۔ ا=زده است   ۸۔ مصرع در 'ا' = داریم از رکوع وسجودی شما معاف

۹۔ ب=طهورند   ۱۰۔ ب=همیشه کنیم   ۱۱۔ ب=تا   ۱۲۔ ب= آرزوی

۱۳۔ ب=زنگ   ۱۴۔ 'ب وج' این شعر تعارفی ندارند   ۱۵۔ 'ج' این غزل ندارد

غزل نمبر:۱۵۱

۱۶ کی رسد آن نگار ما[1] غمزه زنان ز آن طرف   منتظرند مردمان کرده دو دیده را هدف
ق مست و خراب و بیخبر چشم بگشت رخ بجوی[2]   زلف کشاده[3]، بسته لب، کرده پیاله را بکف
تا شده از نظر نهان صبح جمال روی او   همچو شفق همی خورد دیده ز خون خود علف[4]
دل ز هوای روی او نالد اگر بگویمش   یار کجا و ما کجا بیهدا چون سگان مخف
دور شدست آسمان انجم او شرارها   ۵ آه زدند هر سحر سوختگان غم زتف
خانهٔ خود خراب چون کرد بگریه چشم من   از رخ آفتاب او در نظرش فتاده دف
داغ عبودیت اگر یار نهد بجبهه ام[6]   از همه خسروان مراهست پسنده آن شرف
۷ لشکر غم بصحن دل صف زده بود هر طرف   خاستهٔ عشق از کمین حمله کنان شکسته صف
تابش روی اوست جان[8] سایهٔ نور او بدن[9]   صورت او درون دل مثل دُرست در صدف
درّ یتیم هست دل نفس چنین مادرش[10]   گر صدفش تو بشکنی زوی نماید آن خلف
باد صبا بکوی او گر برسی بگوئیش   زود بیا که بی رخت شد دل مسعود تلف[11] ق

غزل نمبر:۱۵۲

۱۷ سروی چو قامتش نبود در چمن ظریف   باغی چو عارضش نبود در ارم لطیف
آن نازنین که از سر و تا پا لطیفه ایست[12]   رویش چگونه بنگرد این دیدهٔ کثیف
از حکم او چگونه توانم که سر کشم   او از همه قویست و منم از همه ضعیف
۱۳ خواهم شکست آه ازین کوه مثل کاه   بار فراق اوست ثقیل و تنم خفیف
۱۴ در باده خوردن است بت شیرین حریف ما   این کس ندیده است که شاهد شود حریف
بازار هر که گرم بعشق است عقل را[15]   یک جونمی خرد بجهان گرچه هست شریف
مسعود را اگر تو بجوئی به پرهن   ناید بدست هیچ، چنان گشته است نحیف

۱۔ ب= کجا برسد نگار من ۲۔ ا= وروح بجوی، ب= رخ بجوی ۳۔ ب= کشاد ۴۔ ب= دیدهٔ زین چون ملف ۵۔ مصرع در 'ب'= آه زده که هر سحر سوختگان او زدف ۶۔ ب= اگر باز دهد بجهت عالم
۷۔ مصرع در 'ب'= لشکر غم بصحن دل بود صفا بهر طرف ۸۔ نور دوست چمن بدل ۹۔ ا= بدان
۱۰۔ چنین ماه وش ۱۱۔ مسعود بک تلف، ب= مسعود تلف ۱۲۔ ا= لطیفه است ۱۳۔ 'ب' این شعر ندارد
۱۴۔ ب= خورده تست ۱۵۔ ب= عشق را ۱۶، ۱۷۔ 'ج' این غزلها ندارد

غزل نمبر:۱۵۳

باب احدیٰ عشرین کہ مردف بردیف 'قاف' است

بدہد قرب مع اللہ با ارواح گزین[۱۲]

ای خط[۱] خوشت تازگی سبزهٔ اوراق [۱۳] وی رنگ رخت روشنی دیدهٔ عشاق
طاقست دو ابروت[۲] کہ آن جفت ندارد در جفت بہ بینند فتادست عجب طاق
خواہی تو بخوان مومن و خواہی تو بخوان گبر جز از خم ابروی تو نہ قبلهٔ مشتاق
در ذات بتان گر چہ کسی خلق ندیدست معشوق منست از سرو تاپا ہمہ اخلاق[۳]
این صورت حسنست[۴] کہ مغیب است سراسر مخلوق بدین وصف کہ دیدست در آفاق
اندام تو پوشیده شود چون بگشائی کان زلف سیاہست بتا تا بسر ساق
ای ہر کہ برخسار دل آویز تو بیند گر سجده نیارد چو عزازیل شود عاق
در دفتر[۵] خوبی چو رقم باز گشائیم حسن رخ زیبائی تو بنیم باوراق
مسعود بجان آمده ازدست فراقت یارب چہ شد آن عہد کہ کردی تو میثاق

غزل نمبر:۱۵۴

باز ز دنیا شده جان ہوا خواه طاق دید کہ ہست سوی کس گفت مر اورا طلاق
روح چگونہ دہد روح درین چاه[۶] تن ق نور نماند[۷] درو مہ چو فتد در محاق
از سر عالم گذشت خنده زنان چو صبا ہر کہ شده پای گیر کرده ازو افتراق
فارغ و فرد از خودی دیده چو اورا ز شوق رقص کنان در رسید از سوی وحدت براق[۸]
برد مر اورا از چرخ و از سر کرسی و عرش ساختہ در لا مکان بہر سکونش وثاق
ساقی غیب آمده برد مر اورا ز خویش[۹] جست ز قرب و ز بعد رست ز وصل و فراق
مست شد از بوی عشق گشتہ ز خود بیخبر عقل چو گشتہ حجاب سوختہ در احتراق
طاق شد از خویشتن جفت شد از با احد[۱۰] طاق شود در جہان ہر کہ شود[۱۱] جفت طاق جاری

۱۔ ب=روی ۲۔ ا=ابروی ۳۔ ب=اوراق ۴۔ ب=حسیست
۵۔ صفحہ ۶۔ ب=چاه ۷۔ درہر سہ نسخہ=نماید ۸۔ اوج=الاق
۹۔ ب=بردرآوازخوش ۱۰۔ ب=چونکہ شد با خدا ۱۱۔ ب وج=بود
۱۲۔ 'ب وج' این شعر تعارفی ندارند ۱۳۔ 'ج' این غزل ندارد

اسم نمانده ازو گشته مسمیٰ همو — هر که نیارد سجود پیش رخت گشت عاق[1]

۲ گر تو نصیری من در ده دین سپر منی — باش مراد دلم از ره بالاتفاق

زینت هر رو شده بینش هر دیده گشت — سوختهٔ مسعود چون جان و دل[3] از اشتیاق

غزل نمبر:۱۵۵

ق دریای[4] عشق دوست چه بحریست پس عمیق — ق کز وی پیچ[5] نوع نیاید[6] برون غریق

با کاروان[7] عشق به منزل کجا رسیم[8] — راهست بی نهایت و ماییم بی رفیق

خنجر نمی نمائی[9] و مردم همی کشی — کسی چون سلامت ازتو برد جان برین طریق

گر از هوای چشم تو گشتیم کشتی — باری قصاص کن هم ازان غمزه بریق

هر چند دست و پا بزنم غرق تر شوم — من آشنا ندارم دریای غم عمیق

درشر کتست ملک چو بانفس روح را — خوب آنست قسم خویش گذاریم بر فریق

منما[10] مرا تو قوت بازوی خویشتن — دارم تن ضعیف و دل خسته جان رقیق

دُرهای آبدار که داری دران دو لعل — سازند گاه خنده دل خستگان عقیق

۱۱ چون شمع خیز از دل مسعود بک که تا — سوزد وجود خویش چو پروانهٔ حریق

غزل نمبر:۱۵۶

بیا بیا که ز خنجر بجان خلیده فراق — نهال وصل[12] بکلی ز دل[13] بریده فراق

نهان ز چشم منی و درون دل پیدا — براه جانست وصال و براه دیده فراق

ز چشم تا که نهان شد جمال یوسف دل — چو گرگ[14] پراهن جان وتن[15] دریده فراق

ق بیا نسیم بهار[16] وصال ازان گلشن — که بر حدیقهٔ دل چون خزان بریده فراق

کمان چرخ چه سختست آه گر سویش — درون سینه چوناوک مرا خلیده فراق

همیشه در دل پیوسته وزدیده جدا — برین طریق نگارا[17] کسی ندیده فراق

وصال یار کجائی ز بهر جان برون[18] — درون[19] سینهٔ مسعود بک رسیده فراق

۱۔ هست طاق ۲۔ 'ج' این شعر ندارد ۳۔ ب=تن ۴۔ درهرسه نسخه=دریاد

۵۔ درهرسه نسخه=پیچ ۶۔ ب=نیامد ۷۔ ا= کاربان ۸۔ اوب=رسد ۹۔ ج=همی نمائی

۱۰۔ اوج=بنما ۱۱۔ مقطع در 'ب' قبل ازشعرآخرین آمده است ۱۲۔ اوج= عقل ۱۳۔اوج=جان

۱۴۔ ا= کرد ۱۵۔ ا=دل ۱۶۔ ا=بهاری،ج=بیاور ۱۷۔ ا= نگاری

۱۸۔ ب= که بهرجان برونست آگاهی: در'ا' ترتیب اوراق مغلوط است

غزل نمبر:۱۵۷

باب اثنی عشرین که مردف بردیف 'کاف' است

[9] ببرد کفر ز دلهای مغان پرکین

تاولولهٔ عشق تو افتاد برافلاک — حورا و ملایک زده پراهن جان چاک
در سایهٔ بالای تو خورشید چو دیده — از چرخ فرود آمده خودرا زده برخاک
در نرگس جادوی تو سحریست مسخر — کان می کند اندر دل[1] هر شیفته ناپاک
شد صید تو بسیار دل ای ترک شکاری — بر بند دل شیفته ام نیز بفتراک
عکس رخ زیبای تو افتاد چو در جان — آئینهٔ دل گشت ز زنگار حدث پاک
زهر غم هجران تو[2] در جانم[3] اثر کرد — از لعل تو چویافت دل شیفته[4] تر پاک
بگرفت غم عشق تو سودای دل من — یک جرعه بده زان لب می گون طرب ناک
بردوش تو ماریست که جز خون نکند نوش — ق شد خوی تو مردم کشی[5] ای دوست چوضحاک [6]
در خاطر مسعود چو افتاد هوایت — بر خاسته چون شاه براهیم[7] ز املاک

غزل نمبر:۱۵۸

تا شاهد جمال تو بنشست در پلک [10] — بشستم زهر دو دیدهٔ خود نقش مردمک
اسرار ذوالجلال بروی تو ظاهرست — در روی تو جمال الٰهی است نیست شک
[8] ما سجده سوی قبلهٔ ابروی تو کنیم — کرد آنچنان که جانب آدم همه ملک
حورای عین اگر چه لطیف اند در بهشت — لیکن کجاست در رخ ایشان چنین نمک
ای نازنین ملایک سیرت در آب چشم — کز زهر غم کبود چون فلک [11]
افتاد خون زگریه غم وز دل خراب — آن چشم را بگو که مژگان زند کلک
چون دفتر وجود مسمیٰ فروگرفت — از صفحهٔ خیال تو کردیم اسم حک
از غیر یار گر تو بکلی کنی حذر — گوید بگوش جان تو بی واسطه معک
مسعود یک بخیز بجان پس بجوی یار — زیرا که فقر به بود از ملک مشترک

۱۔ ب= کان می نکند دردل ۲۔ ب=زهجرغم تو ۳۔ ج=جان ۴۔ ب=سوخته
۵۔ اوج=مردم کش، ب=هردم کشی ۶۔ این شعر صنعت تلمیح دارد، اشاره به بادشاه ضحاک (نمرود) است
۷۔ صنعت تلمیح اشاره به ابراهیم ادهم ۸۔ مصرع دوم= ماسوی قبلهٔ ابروی تو گشتیم
۹۔ 'ب وج' این شعر تعارفی ندارند ۱۰۔ 'ب' این غزل ندارد ۱۱۔ 'ج' این شعر ندارد

غزل نمبر:۱۵۹

یکی طالب یکی مطلوب بیشک — یکی در یک یقین باشد همان یک
نکو بشناس خودرا تا شناسی — که آنچه غیرتست وهم است بیشک
برو در عالم[1] لاهوت بخرام — مکن[2] ازصفحهٔ دل حرف هو حک
مجرد شو ز دنیا زود زیراک — زنگ هست او وزوجش هست مردمک
ازین بازیچهٔ رنگین حذر[3] کن — که بر بازیچه باشد میل کودک
درم راقلب زن تامرد گردی — مشو جویای خورده همچو مردک[4] ق
بکش زین جیفه دست و پیش او دار — که لرزیدست بروی همچو لرزک
بکن سر باز همچون مردان سرباز — چه باشی چون زنان پوشیده تارک
میان حلقهٔ مستان مدهوش — بیا چرخی بزن[5] بربانگ مستک[6]
به نرگس کوی هر مستی ببنی — مپرس از من اشارت کن چشمک
کشا زنجیر تن از گردن روح — برو از زیر این بام مشبک
قزح را زه کن تیر[7] فلک کش — بزن در دیدهٔ اغیار ناوک
زخاطر صورت مسعود بک شوی — بمعنی باش با یاری تبارک

غزل نمبر:۱۶۰

باب ثالث عشرین که مردف بردیف 'لام' است

برهانند چو بخوانند زشیاطین لعین [9]

ای ز حسنت گرفته دیده جمال — وز خیالت جهان[8] شداست خیال
پیش چشم از کمال حسن خرام — تابیازند دیده اهل کمال
عکس رویت چو در دلم افتاد — در گرفته همه جمال و جلال
چشم تو غازی است کز سر حسن — می کند هر طرف هزار قتال جاری

۱۔ ا=بردرعالم ۲۔ ب=بکن ۳۔ اوج=گذر ۴۔ درهرسه نسخه=خوردک
۵۔ ج=چرخی زنان ۶۔ اوج=مسلک ۷۔ ج=کن وتیر ۸۔ ا=چنان
۹۔ 'ب وج' این شعر تعارفی ندارند

آن دو ابرو نگر که پیوسته است — بر رخ آفتاب چون دو هلال
ماهِ نو لاف زد ز ابرویش — گفتمش جای تست در صف نعال[1]
گر[2] نظر را حرام می گویند — من[3] خریدم حرام را بحلال
نظرش عاشق و رخش معشوق — فارغ از قرب و بعد و هجر و وصال
او درخت است و چهرها گل او — که بصحن دلم گرفته نهال ۴
۵ ظاهر و باطن همه یا ریست — خواه بی مثل گوئی خواه امثال
روی[6] مسعود یک ز معنی اوست — صورت چشم چیست فرض محال

غزل نمبر:۱۶۱

بیا بیا که گرفتست مرا هوای وصال ۹ — کشیده ام غم هجران هم از برای وصال
شکسته وار بکویت فتاده ام بیمار — فراق تا که نکشتست[7] بکن دوای وصال ق
بلای هجر تو سودای دل چنان بگرفت — درون سینۂ محزون نماند جای وصال
فراق یار مرا از جهان برون آورد — ز راهِ جان بعنایت[8] درآ، درای وصال کذا در ج
خیال غیر مرا در حجاب هجر فگند — درون پردۂ هجران تو نمائی وصال
دلم زدرد جدائی خراب گشت اکنون — برو برو غم هجران بیا بیای وصال
چو یار در برم آمد برفت جان مسعود — شده برای وجودم مگر بلای وصال

۱۔ ا=صفِ نعال ۲۔ ج= گه ۳۔ ج= می خریدم ۴۔ 'ا' این مصرع ندارد، بجای این، مصرع دیگر است که در 'ب' در شعر مابعدی آید که مصرع اوّل آن شعر در 'ا' موجود نیست، پس 'ا' یک شعر کم دارد
۵۔ 'ا' مصرع ندارد و مصرع ثانیش در 'ا' در شعر ما قبل آمده است ۶۔ ب=روح
۷۔ ا و ج= نکشتست ۸۔ ا=بغایت ۹۔ 'ب' این غزل ندارد

غزل نمبر: ۱۶۳

گشتست چکان باز شراب از دهن گل — [۹] وقتست که در باغ بسازیم تحمل
پوشیده[۱] عروسان چمن چادر گلرنگ — [۲] انداخته بر سر ز عرش با همه سنبل کذا در 'ج'
کثر کرده کله لاله چو شه آمده در باغ — هر سوی ز مرغان سحر خاسته غلغل
بگریسته چندان ز هوایش گل نرگس — کز گریه بیفتاد بهر دیدهٔ خود گل
از پرده برون آمده گل جامه دریده — [۳] فریاد چو برخاسته از نالهٔ بلبل
ساقی بدو انگشت گرفتست پیاله — مطرب بسرودست و صراحیست بقلقل
[۴] هر نفی که کرد ابروش اثبات کند چشم — کان صاد صحیح است درین تای تامل
چون یافته جان آب طرب از لب ساغر — بشکفته ز شادی دل این[۵] شیفته چون گل
بودست ملال از خودیٔ خویش که مارا — مسعود برفته خود ازیک قدح مل

غزل نمبر: ۱۶۴

لعلت بگاه خنده لب ریخته چو مل — [۱۰] چشم میان دیده ز گریه فگند گل
دریاست چشم گر گزری بر پلک گزر — کز بهرگشت توسن تو بسته ایم پل
آن مردمان چشم که هر دو سیه دلند — خون دل بریخته از غمزه چون مغل
در هر دلی خیال تو بگذشت و ناله خاست — گوی که شه بگشت روان شد زنان دهل
تا گیسوی تو سلسله از عشق بر کشید — از حلقه اش بگردن ارواح ماند غل
گشتند ز آب دیدهٔ مست تو مردمان[۶] — کز لعلی لب تو همو گشته است مل
شاهنشه است عشق تو در ملک لایزال[۷] — پیشش پیاده ایست که گویند عقل کل
[۸] نفس گلیست مرکب روح لطیف تو — کز شاه عشق یافته از نور عقل کل
مسعود هر چه وصف تو گفتست اندکی — زیرا که جز بلاغ نباشد علی الرسل

۱۔ ا=پوشیدند ۲۔ مصرع در 'ا'=انداخته زعروس برسر همه سنبل ۳۔ ج=خواسته
۴۔ 'ج' این شعر ندارد ۵۔ ج=که ۶۔ ج=من مست مردمان ۷۔ ج=لم یزل
۸۔ 'ا' این شعر ندارد ۹،۱۰۔ 'ب' این غزلها ندارد

غزل نمبر:۱۶۵

در دل ماچون فگند دانه درخت ازل / خاسته در صحن دل بار گرفته عمل
زان شجر نامدار دانه بهر دل فتاد / گشت یکی بیشمار رسته درخت ازل
نفس گلست بوی او صورت عالم[1] گلست كذا در 'ج' / شاخ ویست عقل کل بیخ ویست لم یزل
هست برش روح قدس[2] شاخ زده هر طرف / بر سر هر شاخ او صورت[3] گل بی بدل
کرسی و عرش اندران از ازل و تا ابد / نُه فلک وهفت چرخ سایهٔ او فی المثل
در چمن هر دلی اوست که جان خوانیش / گر بدهی آب ذکر سر کشد از هر محل
آب ده آن شجر دیدهٔ مسعود بک / وان شجر نامدار ذات جهان ملل

غزل نمبر:۱۶۶

باب رابع عشرین که مردف بردیف 'میم' است
که بگرفته است سراسر اسرار تمکین[6]

من عاشق جان بازم در عشق سرافرازم [7] / من مرغ گرفته پر پیوسته به پروازم
گه مومن او باشم گه کافر قلاشم / گه زاهد طرازم گه رند دغا بازم
نی خاکم ونی بادم نی آبم ونی آتش / هر چار طبیعت را از یک صفتی سازم
بی پای روم در ره بی لب سخن آیم / بی چشم[4] جهان بینم بی خلق در آوازم
هم ظاهر و هم باطن چون هست وجود من / از ذوق وجود خود در نغمه و در نازم
تا زندهٔ ارواحم[5] سازندهٔ اجسامم / هم عقلم وهم عشقم هم سرم و همرازم
در صورت و در معنی جز سایهٔ من کس نی / بر صورت خود دایم زان عشق همی بازم
تا گلشن جان گردد بی خار زباغ گل / من خارتن خود را از بیخ بر اندازم
هر ذره ز تاثیرش خورشید ازل گردد / گر سایهٔ نور خود بر خاک بیندازم
اجرام همه کوکب گشتست مرا مرکب / زان کره گردون را پیوسته همی تازم
هر لحظه مرا دلبر مسعود ازل گوید / که ساقی هم رازست من همدم وهم سازم

۱۔ ب=عالی ۲۔ ج=روح روح قدس ۳۔ ج=برسرشاخ وجودصورت
۴۔ ا=چشمه ۵۔ ا=ارواهم ۶۔ 'ب وج' این شعر تعارفی ندارند ۷۔ 'ب' این غزل ندارد

غزل نمبر:۱۶۷

من عاشق بدنامم رد کردهٔ اسلام ۲ زینهار نبود باکی گر نیک سر انجامم
نی کافر و نی مومن نی ملحد ونی ترسا بیرون شدهٔ عالم نی خاصم و نی عامم
در گوشه چرا شینم چون مست خراباتم بر قبله چه رو آرم چون عابد اصنامم
در کعبه پرستم بت بر دیر طواف آرم در کفر یقین باشد صد شبهه در اسلامم
گر آبحیات آری برخاک روان ریزم ور باده بکف داری در حال بیاشامم
من مست بلا نوشم چون دیگ همی جوشم هر درد که پیش آید آشامم و بخرامم
من بلبل اسرارم صد گونه نوا دارم لیکن زپی جیفه پابند درین دامم
شد باز خرباتم چون چنگ کبک خود کذا در ج، در بوم گدا رویان چون بوم چه آرامم
گه ظلمت و گه نورم، گه اقرب و گه دورم گه روشنی صبحم گه تیرگی شامم
من دلبر چالاکم نی خواجهٔ املاکم بیگانه ز افلاکم بیزار ز ایامم
هم فردم وهم زوجم هم بحرم وهم موجم هم خسرو هم فوجم هم باده و هم جامم
هم طفلم و هم پیرم[۱] هم چاکر وهم میرم جامست بدست من لیکن چکنم خامم
مسعود مخوان مارا یار مدان مارا خود هست مسمیٰ اوگر من لقب و نامم

غزل نمبر:۱۶۸

من نه ام والله یارا من نه ام ۳ جان جانم جان جانم تن نه ام
وه چرا چون حیض عزلت مانده ام مرد مردم مرد مردم زن نه ام
گرچه گلخن می نمایم در نظر گلشن نو رسته ام گلخن نه ام
روی من بین زود ای یعقوب دل یوسفم من بوی پراهن نه ام
مرکب است این تن سوار اوست روح من سوار مرکب و توسن نه ام جاری

۱۔ ا=اسلام ۲،۳۔ ب این غزلها ندارد

گردرین ساکن نمانم از دغا — سایه باشد من درین مسکن نه ام
گر چه چون آهن سیه دل مانده ام — در سرشت آیینهٔ ام آهن نه ام
خرمن گاهست عالم لیک من — آتش سوزنده ام خرمن نه ام
من علی ام من ولی . ام من نبی — جم نه ام رستم نه ام بهمن نه ام
جوهر قدسم که اورانیست عرض — چون[1] در دریا و زر معدن نه ام
نور پاکم آمده در مشت خاک — کور چشمان را ولی روشن نه ام
نور من در تنگنای تن مبین — آفتابم ذرهٔ روشن نه ام
گرچه پنداری که گنجش در من است — صاحبم نی[2] گنج وهم مخزن نه ام
اوست کاندر نقش من ظاهر شدست — من نه ام مسعود والله من نه ام

غزل نمبر:۱۶۹

بلبل نوای کن که من بر خوشنوائی عاشقم — [3] — آخر تو بر گل عاشقی من برصبائی عاشقم
ای مرغ نالان سحر از حال من آگه نه — در هیچ صبحی ناید آن من بر صبائی[4] عاشقم
هر جا که او منزل کند گردد خراب آن مملکت — معمور نگذارد ولی بر بادشائی عاشقم
در کسوت هر شاهدی می آید و دل می برد — ایمن نه ام[5] از مکر او بر دلربائی عاشقم
هر گل ز اوصاف رخش دیگر نشانی می دهد — من عاشقم بر روی او نی برگهای عاشقم
در نغمهای چنگ ونی حسن نوایش ظاهر است — من عاشق نی نیستم بر خوشنوائی عاشقم
در صوتهای[6] زیروبم میگوید او اسرار خود — من عاشقم بر نطق او نی بر صدای عاشقم
در چشم و روح مردمان هر گه که او طالع شود — چون که رباید چشم را بر که ربائی عاشقم
ای چرخ گر بر دیگران گاهی وفا هم می کنی — بر من جفا کن زانکه من بر بیوفائی عاشقم
گر چشم دارم بر رخش از چشم پوشد روی خود — کس را نیارد در نظر بر خود نمائی عاشقم
مسعود از حسن رخش زیباست روی نیکوان — در هر رخی پیداست او بر خوش لقائی عاشقم

۱۔ ج''چون'' ندارد ۲۔ ج=هم ۳۔ ''ب'' این غزل ندارد ۴۔ ج=نیز جای
۵۔ ا=این نه ام ۶۔ ا=در صورتها

غزل نمبر: ۱۷۰

سر من خاک خواهد شد[2] بسودای[3] که من رام [1]　　کجا یابم مجالست این تمنائی که من دارم
بخواهم مرد دانم در بیابان[3] فراق او　　[4] که این قطع نگردد کم بدین پای که من دارم
غباری اوست ارواحی که در علوی و سفلی هست　　میان مغز سر سودای صحرای که من دارم
ریاض گلشن رضوان مرا کی دل پسند آید　　[8] واری جفت الماوی است ماوائی که من دارم
اگر چه مایۂ عمرم شود صرف اندرین سودا　　نباشد جز زیان سودی بسودای که من دارم
عجب نه بود اگر پیداست بر من آنچه پنهانست　　که پنهانست بر آفاق پیدای که من دارم
اگر چه کرد لا یعنی[5] بود اشکال اوهامی　　همه اثبات خواهد شد ببالای[6] که من دارم
شجر سرّ ست و جان موسیٰ روانم طور سینائی　　درون پردۂ سینه است سینائی که من دارم
تنم نایست او نائی ز نفخ[7] اوست گویائی　　که برهانست بر نفخش نواهای که من دارم
یکی نایست در پرده که پنهانی عدد دارد　　که نفخه اوست پیوسته درین نائی که من دارم
هوالاول هوالآخر هوالظاهر هو الباطن　　کجا تو آمدی مسعود غوغائی که من دارم

۱۔ ب و ج "این غزل ندارد"، همه تصحیح قیاسی است　۲۔ "شد" ندارد　۳۔ بیان
۴۔ "که" ندارد　۵۔ لانفی　۶۔ بالائی　۷۔ نفخه　۸۔ درای

غزل نمبر:۱۷۱

ما عاشق مستیم[۱] که جز می نپرستیم   از کعبه بریدیم و به میخانه نشستیم

در حلقهٔ گیسوی تو کفریست حقیقی   ما کافر عیار ازان کفر شدستیم

در راه خرابات قدم راست نهادیم   وز[۲] کوی مناجات و کرامات شکستیم

در دیده چون رنگ سر زلف تو بدیدیم   بر کفر گشادیم وز اسلام به بستیم

ما بو العجبانیم که[۳] از روی حقیقت   بت را پرستیم و خدارا نپرستیم

دل زان می لعل تو چو[۴] مرفوع قلم شد   ما هرچه بگوییم معافیم که مستیم

جان و جگر ماست همه نقل لب تو   زان لب نمکی ریز و دگر بار نجستیم[۵]

جز[۶] قبلهٔ ابروی تو محراب نه داریم   برما نظر انداز که هندوی تو هستیم

از اسم بریدیم و گرفتیم[۷] مسمیٰ   مسعود بزن دست که ما از تو برستیم

غزل نمبر:۱۷۲

ما ز عدم سر زده مست الست[۸] آمدیم   سجده بجان آوریم[۹] چون همه مست آمدیم

دوست چو شست الست در دل ما افگند[۱۰]   ما همه زان[۱۱] شست عشق جمله بشست آمدیم

در عدم لا اله لینست بدست جان من   گفت چو الا الله او[۱۲] ما همه هست[۱۳] آمدیم

۱۴ روی نموده چو دوست در دل ما از ازل   ما هم ازان تا ابد خویش پرست آمدیم

او چو الف راست بود نی نقط و نی شکست   ما نقط او شدیم زان بشکست آمدیم

خیز دلا از همه، قصد بکن[۱۵] سوی دوست   ما نه درین جایگا بهر نشست آمدیم

در دل ما ریخته است[۱۶] دوست زلب جرعهٔ   ما هم ازان می چنین مست الست آمدیم

دست نموده چو دوست در گل ما[۱۷] چهل صبح   ما همه گل شدیم دست بدست آمدیم

لشکر منصور عشق ظاهر و باطن گرفت   شاه چو بر قلب زد ما بشکست آمدیم

تاج بلندی ز عشق یافته مسعود بک   در نظر شاه غیب چون همه مست آمدیم

۱۔ ب=ماعاشق و مستیم ۲۔ ا=واز ۳۔ ا 'که' ندارد ۴۔ اوب=چون ۵۔ ب=نمکی زن که جگر پاره شد ستیم ۶۔ ب=چون ۷۔ اوج=بریدم وگرفتیم ۸۔ اشاره به 'الست بربکم' ۹۔ ج=بجانان دویم

۱۰۔ ب وج=دردل دریا فگند ۱۱۔ ج=ماهم اندرون ۱۲۔ اوج 'او' ندارند ۱۳۔ اوب=مست

۱۴۔ 'ب' این شعر ندارد ۱۵۔ ا=ازهوا فیض بکن ۱۶۔ ا=ریخت ست ۱۷۔ ب=من

غزل نمبر:۱۷۳

گه چو سرو سبز[1] سر افراختیم
گه چو شمع موم تن بگداختیم

گه میان عاقلان کردیم گشت
گه میان بیخودان جا ساختیم[2]

بر براق وحدت اندر لا مکان
بر نشستیم و بهر سو تاختیم

از خودی جستیم و بیخود آمدیم
هستی اندر نیستی در باختیم

دیده از غیر خدا بر دوختیم
چشم برذات خدا[3] انداختیم

از مکان و کون افشاندیم
سر بکوی لا مکان افراختیم

از حجاب جان چو بیرون آمدیم
دوست را از خویشتن بشناختیم

بس وجود خویشتن کردیم گم
با وجود او بکلی ساختیم

از برای چشم بد مسعود بک[4]
بر سر دار ملامت آختیم

غزل نمبر:۱۷۴

خیز جانا[5] خیز، جانان و جهان را کم زنیم
غوطه در دریای وحدت از فرح هردم زنیم

از مکان و از زمان آریم بیرون خویش را
پس قدم از لا مکان در حضرت اعظم زنیم

هستی خود را به بحر نیستی در افکنیم
بس دم انّی انا الله[6] بیخود و بیدم زنیم

نه فلک را گوی سازیم وز کن[7] چوگان کنیم
تا شود گوی و چوگان بر سرش محکم زنیم

بر جهیم از جمله اسماء و مسمّیٰ را شویم
پس زمستی همچو حلاج[8] از اناالحق دم زنیم

از سر شادی ملک و مال و فرزند و عیال
بر جهیم و دم ز ابراهیم بن ادهم زنیم

نیستی را مایه سازیم وز هستی برجهیم
پس دم هستی ورای عالم و آدم زنیم

اشک ریزیم[9] و جهان را غرق درطوفان کنیم
کشتی دل با ید الله اندران قلزم[10] زنیم

یار را مهمان دل خوانیم و چون مسعود بک
خدمتی سازیم و دست ازخوری[11] برهم زنیم

۱۔ ج=سبزه ۲۔ ب=بساختیم ۳۔ اوج=احد ۴۔ ب وج=را ۵۔ ب وج=خیز یارا
۶۔ اشاره بآیۂ قرآن، چون موسیٰ برای آتش به کوه طور رفت، صدای آمد ''آنّی انا الله'' ۷۔ ب=درکن
۸۔ صنعت تلمیح: منصور حلاج چون مستغرق شد پس گفت ''انا الحق'' ۹۔ ا=ریزم ۱۰۔ ب=اندرون دریا
۱۱۔ ب=ازخودبینی

غزل نمبر:۱۷۵

وقت آن آمد که سوی حضرت اعلیٰ رویم — قاب قوسین را گذاریم و در او ادنیٰ[1] رویم
نیستی سازیم هستی را بنفی لا الٰہ — پس براه بیخودی در منزل الّا رویم
آفتاب لم یزل در برج دل طالع شداست — پیش آن چون ذرّه رقصان بی سر و بی پا[2] رویم
از نهان و از عیان آریم بیرون خویش را[3] — جانب داننده پیدا و نا پیدا رویم
بر حواس خمس چون صمّ و بکم خوانده ایم — بر جهیم از دیده سوی نور او اعمیٰ رویم
چند بر امید فردا منتظر داریم دل — حالیا در کوی او[4] بی دی و بی فردا رویم
با بانگ سبحانی و آواز اناالحق برکشیم[5] — پس بسوی عالم هو بی من و بی ما[6] رویم
تا جمال بی نشان بی چشم و حسّی بنگریم[7] — نقش بی نقشی بدریم و همه یکتا رویم [15]
بر مسمای حقیقی اسم مسعودی[8] خطاست — در رهِ او بی همه اوصاف و بی اسماء رویم

غزل نمبر:۱۷۶

[9]

خیز تا جان و جهان را در سر جانان کنیم[10] — یار را در خلوت دل یکدمی مهمان کنیم
خرمن هستی بسوزیم از هوای نیستی — پس میان لا مکان از خورمی جولان کنیم
از صفا سازیم واحد این حواس خمس را — چارسوی و شش جهت بیرون ز جسم و جان کنیم
قبلهٔ جان را خم ابروی خوبان ساختیم[11] — باز آییم از همه، رخ جانب یزدان کنیم
گردش گردون گردان را دهیم از دل قرار — ربع مسکون را بامر کن فکان گردان کنیم
خارِ غم[12] از نرگس حق بین بلکی برکشیم — هر دلی را زان نظر همچون گل خندان کنیم
چون خلیل بت شکن جمله بتان را بشکنیم[13] — پس توجه روی دل را جانب سبحان کنیم
بر جهیم از جنگ نفس و بگوریم از چهار طبع — خاک و باد و آب و آتش از صفا یکسان کنیم
قرب و بعد و وصل و هجرای دوست انگیخت دودی[14] ق — ما همان دائیم دل فارغ ازین و آن کنیم

جاری

۱۔ ب=ادنی ۲۔ ب=تا ۳۔ ب=آئیم بیرون سرزده ۴۔ ب'او' ندارد ۵۔ ب=برکشیم
۶۔ ا=پا ۷۔ ب=بنگرم ۸۔ ب=مسعودم ۹۔ 'ج' این غزل ندارد ۱۰۔ ب=کنم
۱۱۔ ب=ساخته ۱۲۔ ب=غیر ۱۳۔ ب=بتان خواہم شکست، اشاره به ابراہیمؑ که بتان را شکست
۱۴۔ ا=انگیز دودی ۱۵۔ 'ج' این اشعار و مقطع ندارد

مرغ جان را از ین قفص در منزل اعلیٰ بریم　　لا مکان معمور سازیم این مکان ویران کنیم
ہمچو نوح از بحر دل آریم طوفانی پدید　　غرق در وی ہفت چرخ و انجم و ارکان کنیم
رکن دینیم و شہاب[2] چرخ دل قطب زمان　　[3] بلک زین ہم فارغیم و نام خود پنہان کنیم
جای ما بیرون جسم و جانست ای مسعود　　بگذریم از ہر دو تا کی گشت در زندان[4] کنیم

غزل نمبر:۱۷۷

در عشق گر پیدا شوم پیدا و نا پیدا شوم　　ہم پردۂ ہستی[5] درم ہم از جہان یکتا شوم
از کودکی بالغ شوم و از کفر و دین فارغ شوم　　بی تن شوم بی جان شوم بی سر شوم بی پا شوم
گر وعدۂ فردا بود[6] امروز نقد جان من　　بیرون خرامم این زمان بی دی و بی فردا شوم
آن آفتاب لا مکان خیزد اگر ز شرق جان[7]　　چون ذرّہ سر[8] گشتہ از ان خورشید بی ہمتا شوم
بحری کہ در جان منست گر برزند موج از درون　　با آنکہ طوفانی[9] شود آیم برون دریا شوم
من انسی و جانی نہ ام من بحری و کانی نہ ام　　من مرغ بستانی نہ ام اینجا نہ ام آنجا شوم[10]
من ہستی دیرینہ ام از ذات من زادست جان　　آنجملہ نا پیدا شود[11] گر من درین پیدا شوم
من مرغ آن آشیانہ ام در دام بہر دانہ ام　　گر بشکنم منقار تن فارغ ازین غوغا شوم
خود[12] من نہ ام مسعود بک این اسم او جان منست　　چون ذات من پیدا شود بی اسم و بی اسماء شوم

غزل نمبر:۱۷۸

من روح روح روحم ہم فتح و ہم فتوحم　　ہم نوحیم بطوفان[13] ہم غرق ساز نوحم
در جانہان نہانم در سرّہا عیانم　　در چہرہا جمالم در جامہا صبوحم
در روشنی صفایم در تیرگی ضیایم　　در خستگی دوایم در بستگی فتوحم
ہر نُہ فلک بدوران از من شدست گردان[14]　　خود قالبست عالم من درمیانش روحم
مسعود لایزالم خورشید بی زوالم　　بر کافران عدوم بر مومنان نصوحم

۱۔ ا=بدید ۲۔ اشارہ بہ پیر خود رکن الدین شہاب' ۳۔ مصرع در 'ا'= بلکہ ما زین فارغیم این نام ہم پنہان کنیم
۴۔ ا=رندان ۵۔ ا= ہم زپردۂ ہستی ۶۔ ب=شود ۷۔ ب=شوق جان ۸۔ اوج=برگشتم
۹۔ اوج=چون نم در گلیست ۱۰۔ ب= آنجا نہ ام اینجا شود ۱۱۔ ب=از جملہ ۱۲۔ اوب=اسم او صاف
منست ۱۳۔ ب=نوح ہم بطوفان ۱۴۔ شد دست گردان

غزل نمبر:۱۷۹

۱

جهان گم گشته در خود نمی دانم — کجایم من کجایم من کجایم
ازان ساقی که دارد دور باقی — فنایم من فنایم من فنایم
کند غلفت تصور زانچه از آن — در آیم من در آیم من در آیم
بدانی کیستم گر صورت سبر — نمایم من نمایم من نمایم
اگر در صحبتم شینی ز نوخیز — بلایم من بلایم من بلایم
ترا کوه خودی کان نیست حرگاه — ربایم من ربایم من ربایم
برو از خود که تادر پردهٔ تو — بمانم من بمانم من بمانم
توئی تا دور از خود وان بتحقیق — ترایم من ترایم من ترایم
مرا محبوب می گوید که مسعود — شمایم من شمایم من شمایم

غزل نمبر:۱۸۰

نقش بی نقشی بجان آورده ام — بی نشان را در نشان آورده ام
برده ام خود را ورای لا مکان — لا مکان را در مکان آورده ام
آن که کونین است اندر قبضه اش — در دل او را جای جان آورده ام
سرهای کان نهان در لوح بود — چون قلم من بر زبان آورده ام
۲ کرده ام آیینهٔ دل را صفا — صورت و معنی دران آورده ام
گوهر جانست اندرکان من — گوش کن کز بهرآن آورده ام
۳ شسته ام در قعر دریا چون صدف — دُرّ وحدت در دهان آورده ام
شسته ام از لوح دل نقش دو کونین — درمیانش کن فکان آورده ام
برده ام مسعود یک را از میان[۴] — های هوئی درمیان آورده ام

۱۔ 'او ج' این غزل ندارد ۲۔ 'ب' این شعر ندارد ۳۔ 'ا' این شعر ندارد ۴۔ ج=درمیان

غزل نمبر:۱۸۱

من مرغ بستان دلم پر بندم و آنجا روم
اینجا نباشد منزلم پر بندم و آنجا روم

از عالم گل[۱] بر شوم وز عقل کل[۲] برتر شوم
در منزل دیگر شوم پر بندم و آنجا روم

بگذارم این کون و مکان بگذارم این جان و جهان
جای که هست آن بی نشان پر بندم و آنجا روم

لاهوت جای جان من جبروت و ملکوت آن من
ناسوت هست زندان[۳] من پر بندم و آنجا روم

آنجا نه درد و نی صفا آنجا نه درد و نی دوا
آنجا نه خوف و نه رجا پر بندم و آنجا روم

نی آسمان و نی زمین نی عرش و نی روح الامین
جز ذات رب العالمین پر بندم و آنجا روم

من درِّ دریای قِدَم[۴] در قعر بحر مطلقم
او مصدر و من مشتقم پر بندم و آنجا روم

۵ درد ام زلفت مانده ام در چاه غم افتاده ام
بحری که از وی زاده ام پر بندم و آنجا روم

هم جان و هم جانانه ام هم مرغ و هم آشیانه ام
در دام بهر دانه ام پر بندم و آنجا روم

۶ من سرّ الله اکبرم وز عرش کرسی برتر ام
ازین و آن بگزرم پر بندم و آنجا روم

۷ پرواز گیرم از جهان در بحر حق[۸] گردم نهان
رقصی کنم در لا مکان پر بندم و آنجا روم

۹ بگذارم این زندان تن کاورد جانرا درمحن
جای که هست آن جان من پر بندم و آنجا روم

مسعود در خوف و رجا ماندم گرفتار هوا
بگذارم این هر دوسرا پر بندم و آنجا روم

غزل نمبر:۱۸۲

خویش را در کوی مستان برده ام[۱۰]
درمیان بیخودان جا کرده ام

دامن از کون و مکان بر چیده ام[۱۱]
۱۲ دست از جان و جهان افشرده ام

غنچهٔ دلرا بآب ذکر دوست
درمیان باغ جان پرورده ام

در قیامت هم نگردم هوشیار
زان می کز دست جانان خورده ام[۱۳]

کرده ام جانرا فدای پای دوست
دوست را پس جای جان آورده ام

جاری

۲،۱۔ اوج=دل ۳۔ ا=رندان ۴۔ ج=من اندرین پای قِدَم ۵۔ 'ب' این شعر ندارد
۶۔ 'ا' این شعر ندارد ۷۔ 'ج' این شعر ندارد ۸۔ ا=دل ۹۔ 'ج' این شعر ندارد ۱۰۔ ا=دیده ام
۱۱۔ ا=نهاده ام ۱۲۔ مصرع در'ا'=سر زکوی لامکان بر کرده ام، در'ب و ج' این مصرع در شعر دیگر آمده است
۱۳۔ ا=برده ام

خلق گر زنده همی داند مرا   زنده ام از دوست و از خود مرده ام
هستی اندر نیستی افگنده ام   نیستی در کوی هستی برده ام
۱ پای برتر از مکان بنهاده ام   سر بکوی لا مکان بر کرده ام
از برای راحت این نفس شوم   اختر مسعود جان آورده ام

غزل نمبر:۱۸۳

از مکان و کون بیرون جسته ایم   درمیان لا مکان بنشسته ایم
خار را از غنچه بیرون کرده ایم   جمله تن همچون گل و گلدسته ایم
لعل او شیرین است چون خرمای تر   واز هوایش جمله ما دل خسته ایم
تختهٔ دل را بآب معرفت   از نگار و نقش کلی شسته ایم
تا به بندد[۲] صورتت در چشم ما   کلک صورت از میان بگسسته[۳] ایم
زنده ایم از عشق جان افزای او   رشتهٔ جانرا زتن بگسسته ایم
ق از وجود کلی[۴] بیرون رفته ایم   با وجود لم یزل پیوسته ایم
۵ از سر هردو جهان نگذشته ایم   چشم را از غیر حق بر بسته ایم
گرچه اسم ماست مسعود از ازل   ما ز اسم و از مسمیٰ رسته ایم

غزل نمبر:۱۸۴

جلوهٔ توحید بی نامست و نام   عشرت طاؤس بی دامست و دام
اندران صحبی که نور یار نیست   پیش چشم عاشقان شامست و شام
هر که در سودای دلداری بسوخت   پختگان دانند کو خامست و خام
جام تن گر بشکنی دریاء غیب[۶]   بادهٔ جام ترا جامست و جام
قبلهٔ خاصان خم ابروی تست   قبلهٔ عامان که این عامست و عام جاری

۱۔ 'ا' این مصرع ندارد ۲۔ ج= تانه بندد ۳۔ ج=بشکسته ام ۴۔ در هر سه نسخه = کل
۵۔ 'ج' این شعر ندارد ۶۔ 'ج' دریارغیب

بر هوا از خورمی جولان بکن | توسن نفس تو گر رامست و رام
تلخ داری گر ز لذت کام خویش | مر ترا با یار تا کامست و کام
می روم در لا مکان بی پا و سر | رهروانش را همین کامست و کام
۱ بگذر ای مسعود بک از نام خویش | جلوهٔ توحید بی نامست و نام

غزل نمبر:۱۸۵

امروز درین مجلس جزیار نمی بینم | شد روشن از و چشم اغیار نمی بینم
۲ از نور رخ دلبر پوشیده شده چشمم | دلدار نمی خواهم دیدار نمی بینم
شد سر[۳] عیان در من گشته همه جان تن | بیرون و درون خود جز یار نمی بینم
اسلام مجاز[۴] من شد دور ازین مجلس | در مجلس خود من جز کفار نمی بینم
کفر سر[۵] گیسویت بگرفت همه دلرا | رگهای تن خود جز زنار نمی بینم
صد خرقه بیک باده بفروختم از مستی | تسبیح نمی خواهم و دیدار نمی بینم
از دیده بیرون کردم[۶] هر خار که جان خستی | در باغ وجود اکنون یک خار[۷] نمی بینم
بیمار بدست جانم از نرگس بیمارش | زو رفت چو بیماری بیمار نمی بینم ۸
مسعود شده نامم محمود شده جمعم | در جمع وجود اکنون اسرار نمی بینم

۱۔ مصرع در 'ب'= بگذر از نام مسعود بک ۲۔ 'ا' این شعر ندارد ۳۔ ج=شهره ۴۔ ج=مجازی
۵۔ ا و ب= کفر بر ۶۔ ا= آرم ۷۔ ب=جز خار ۸۔ 'ج' این اشعار و مقطع ندارد

غزل نمبر:۱۸۶

[1]

بشکن قدح باده که مامست الستیم — بی باده[2] هم از لعل لبهای تو مستیم
از سجده و محراب بیکبار بریدیم — مدهوش شده بر در میخانه نشستیم
تا نیستی دوست[3] به هستی بخریدیم — در هستی او باز ز سرمست شدستیم
گر قبلهٔ ابروی نمائی ز سر شوق — صد کعبه گذاریم مر اورا به پرستیم
دستار فگندیم ز سر بر در خمار — وز دست مغان رشتهٔ زنار به بستیم
تا کفر حقیقی نشده رهبر جانم — از قبلهٔ اسلام مجازی نشکستیم
جز یار نه بینیم[4] و نخواهیم و نجوئیم — وز خویش گذشتیم ز اغیار برستیم
در کفر سر زلف تو چون روی تو دیدیم — از رشته زنار دگر باد گسستیم
گشتست ز کعبه رخ مسعود بک ای دوست — در کعبه چه بینیم چو از کفر برستیم

غزل نمبر:۱۸۷

[5]

ساقی قدحی در ده کز عشق تو میسوزم — تا از می گلرنگت چون شمع بیفروزم
بر گرد وجود تو کان شمع جهانسوز است — از شوق چو پروانه می گردم و می سوزم
تا دیدهٔ شوخ من با روی تو خوگیرد[6] — چون بال[7] پلکها را از غیر تو می دوزم
تا لوح جمال تو دل خواند بالهامی — او جهل باندازد هر علم که آموزم[8]
[9] از روز و شب عالم چون صبح برون جستم — شد رنگ رخ و زلفت تا آنکه شب و روزم
قرضی که ستد جانم در[10] روز ازل از تو — از خویش برون آیم آن قرض تو در دوزم
مسعود بک از مستی با دوست همی گوید — بر دار تو منصورم در وصل تو فیروزم[11]

۱۔ 'ج' این غزل ندارد ۲۔ ا=نی باده ۳۔ ب=تا نیستی از دوست ۴۔ ب=جز دوست نشینم
۵۔ 'ج' این غزل ندارد ۶۔ ب=خوی گیرد ۷۔ ا=باز ۸۔ ا=منورم ۹۔ مصرع در
'ا'=از روز و شب عالم بی خویش برون جستم ۱۰۔ ا=از ۱۱۔ ب=افروزم

غزل نمبر:۱۸۸

بگشای لب که ازوی هوس شراب دارم [۱] نمکی بریز زان لب که دلی[۲] کباب دارم
شب من چو گیسوی تو صنما سیاه گشتست بخیال اگر چه در وی مه و آفتاب دارم[۳]
خم ابروی تو امشب در دیده ام نشسته[۴] [۵] شاید اگر بگویم مه در نقاب دارم
یک قطرهٔ ازان رخ برلب چکان که هردم بی هوش می شود جان دل بر گلاب دارم[۶]
شاید که نقش رویت در چشم من نشیند پیوسته در خیالت[۷] نقشی بر آب دارم
دل از خیال خوبان یک لحظه باز ناید او بر خطا بغلطد[۸] و من بر صواب دارم
تو بحسن آفتابی و منم به خربهٔ غم نظری بحال[۹] من کن که دلی خراب دارم
[۱۰] جانان بخواب گاهی شاید کنارم آیی من چشم خویش هر شب عمدا بخواب دارم
مسعود دل[۱۱] زکویش دانم که باز ناید تا چند خویشتن را اندر عذاب[۱۲] دارم

غزل نمبر:۱۸۹

از بی خبر بی روی او این دیده را پر خون کنم [۱۳] قامت همچون الف را عین مثل نون کنم
تا خیال روی او در[۱۴] چشم ما گیرد قرار مردمان دیده را[۱۵] از خانها بیرون کنم
صورت زیبای او از چشم ما پنهان شد است در سر سودای او این دیده و دل خون کنم
قامت آن سرو باغ جان خونیست اندکنار[۱۶] من[۱۷] کنار خویش را از گریه چون جیحون کنم
نقش او در چشم ما پیداست چون صورت در آب ما چرا نظارهٔ آن نقش دیگر گون کنم
رهروان کوی او راهست هر دو پای بند[۱۸] این جهان و آن جهان را در ره هم چون کنم
عشق خوبان در دل عاشق نمی گیرد قرار گرهی خواهیم لیلی[۱۹] خویش را مجنون کنم
[۲۰] گر چه کم گردد ز آب دیده نور چشم ما آتش سودای او درجان خود افزون کنم
عشق او افروخت آتش در دل مسعود بک روسیه از دود آن خوبشیرانه گردون کنم

۱۔ 'ج' این غزل ندارد ۲۔ ا=دل ۳۔ کرم خورده ۴۔ ا=نشسته است ۵۔ مصرع در 'ب'= کی شاید اگر بگویم در آفتاب دارم ۶۔ ب=دل بر کباب دارم ۷۔ ا=خیالش ۸۔ ا=بغلطید ۹۔ب=بجان ۱۰۔ مصرع در 'ب'= جانان بخواب گاهی شاید کنارم آیی ۱۱۔ ب= بک ۱۲۔ ب= عمدا خراب ۱۳۔ 'ج' این غزل ندارد ۱۴۔ ب= تاخیال او درون ۱۵۔ ب= مردمان رادیده ۱۶۔ ب= جهان چونیست اندر کنار ۱۷۔ ا=ما ۱۸۔ ب= هست چون دریای بند ۱۹۔ ب= گرهی خواهم که لیلی ۲۰۔ مصرع در 'ا' گر چه گردد ز آب دیده نور چشم ماپدید

غزل نمبر:۱۹۰

۱

آن نازنین مست من بنمود رخ چو صبحدم   دل شد خراب از دیدنش جان گشت مرفوع قلم[۲]

شد کعبهٔ جان روی او محراب دل ابروی او[۳]   سر[۴] چون خم گیسوی او از بهر سجده گشت خم

صبح وصالش خنده زد سرو قدش شرمنده شد[۵] کذا   چندان ز گریه چشم من اندر سحر افگنده نم

باده صبا از کوی او آورد بوی در چمن   [۶] وز دید باغ آن بوی را روی گل شد مشکدم

دل شد ز سودای خطش سرگشته چون باد سحر   نقاش صنعش چون زده بر مه ز مشک تر رقم[۷]

در هر گلی کز روی او یابد نشانی[۸] چشم من   گرد سرش از آرزو گردد چو باد صبحدم

بگرفت حسن ابروش مه گشت در عالم نشان[۹]   برخاست شکل قامتش شد سرو در خوبی علم[۱۰]

هر گه که خورشید رخش[۱۱] طالع شده در چشم من   شب گشت روز از روشنی آمد خوشی و رفت غم

در دیدهٔ مسعود بک افتاد چون عکس رخش   شد آتش سودای او افزون ز آب دیده کم

غزل نمبر:۱۹۱

۱۲

من زان دو لب شیرین صد شور بر انگیزم   از جرعه نیندازد[۱۳] من خون جگر ریزم

ای شاهد می خواره کن درد مرا چاره   در سینهٔ ما بنشین[۱۴] تا با تو در آمیزم

بربود ز من دین را تا غمزهٔ هندویت   برباد شده ای جان آن تقویٰ و پرهیزم

با آنکه سرم سازد صد پاره رقیب تو   پیوسته چو شانه من در زلف تو آویزم

دی کار[۱۵] چنان کرده از سینه خدنگ تو   پیکانش نمی یابم هر چند که می بیزم

وصف لب شیرینش در هر غزلی آرم   تا تنگ شکر یابند عشاق ز تبریزم

مسعود ز سودایش جان بر لب من آید   گوید که دهن بگشا کز بند تو بگریزم

۱۔ 'ج' این غزل ندارد ۲۔ 'ا' ناخوانان ۳۔ ا=محراب دو ابروی او ۴۔ او ب=من
۵۔ ب=سرسبز شد ۶۔ مصرع در 'ب' وز دید باغ آن بوی را گشت گل زان مشکبو ۷۔ ب=رقم زد بر مه ز مشک ترقم
۸۔ ا=یابی نشان ۹۔ ا=نهان ۱۰۔ ا=عدم ۱۱۔ ا=ازل ۱۲۔ 'ج' ایل غزل ندارد
۱۳۔ ا=بر اندازد ۱۴۔ ا=در سینه در آ بنشین ۱۵۔ ا= کرد

غزل نمبر:۱۹۲

هر روز دل و دیده در راهِ تو می[1] بازم　　هر شب بخیال تو می سوزم و می سازم
تو شمع دلی و من پروانهٔ سرگشته　　بر گرد تو می گردم سر پیش تو می بازم
سوادی سر زلفت پیوسته مرا زیبد　　توشاهد عیاری من رند دغا بازم
گر سرو زند لافی با قامت موزونت　　با نوک مژه اورا از بیخ بر اندازم
حسن رخ زیبایت[2] در دیدهٔ من شسته　　در حلقهٔ عشاقت شاید که سر افرازم
ازلعل دل آویزت سرمست چنان گشتم　　در روزِ قیامت هم با خویش نه پردازم
مسعود تو ام جانان تو اختر سعد من　　بر عالم و بر آدم از نام[3] تو می نازم

غزل نمبر:۱۹۳

[4]

من که از لعل تو درجان کندنم　　[5] خون دل می نوشم و جان می کنم
دارد از زلف تو سودای دگر　　هر سو موی که بینی بر تنم
شد سپید از گریه این روی سیه　　اینست تاریکی بچشم روشنم
مهر خم بشکن شراب و نقل آر　　تا دهان بند گویان بشکنم
گر زند لاف از[6] قدِ زیبای تو　　سرو را از بیخ و از بن بر کنم
پای در گل ماند از هجرت مرا　　هم ازان من دست بر سر می زنم
چشم من گر بی تو در گل بنگرد　　گل میان دیدهٔ او افگنم
از خیالِ روی او گشتم خیال　　در خیالم کین خیالست یا منم
نیک چون دیدم من ای مسعود بک　　از وجودم هست من پراهنم

۱۔ ج=همی　۲۔ ج=زیبا بین　۳۔ ج=ناز　۴۔ "ج" این غزل ندارد
۵۔ مصرع در "ا"=خون همی نوشیم وجانی می کنم　۶۔ ا"از" ندارد

غزل نمبر:۱۹۴

۱

باز یارِ خویش را بر شکل دیگر دیده ام — مست بی خود ازمی و بگرفته ساغر دیده ام
چشم او غلطان و جان هوشیاران مست ازو[۲] — زلف او پیچان و دین زو گشته ابتر دیده ام
بر میان[۳] نازکش کان جعد پر پیچیده بود — عین چون مار سیه بر صندل تر دیده ام
مردمان چشم من در ظلمت افتادند ازان[۴] — کز خیال زلف او ظلی مصور دیده ام
۵ تا نهال قامتش در چشم من کردست جا — ق کافرم[۶] گر جانب سرو و صنوبر دیده ام
چشم های مردمان را خاک پایت سرمه شد — چون نهاد از نازکی آهسته پا بر دیده ام
پیشِ من مسعود او هر گه که غلطان آمد است — چشم من در خاک غلطید است من گر دیده ام

غزل نمبر:۱۹۵

سر باز بکن جانان تا پیش تو سر بازم — و آن حلقهٔ گیسو را در گوش دل اندازم
در لاله زنم آتش بی آب کنم نرگس — از یاد تو بر هر گل هر گه که نظر بازم
نخل قد زیبات گردد زیر من آید — ۷ در حلقهٔ عشاقت چون سرو سر افرازم
۸ شمع رخ تابانت تا در نظرم آید — پروانه صفت باتو می سوزم و می سازم
در دیده خیال تو هر گاه که جا گیرد — از خویش برون آیم جز باتو نه پردازم
مرغان ملک سیرت در دام تو افتاده[۹] — بر دانه خال تو من نیز به پردازم[۱۰]
مسعود معاذ الله کز عشق تو باز آید — بر هر دو جهان چون من زین فخر همی نازم

۱۔ "ج" این غزل ندارد ۲۔ ا=ازان ۳۔ ب=درمیان ۴۔ ب=افتاده جان
۵۔ "ا" این شعر ندارد ۶۔ کافر ۷۔ در "ب" مصرع=پروانه صفت باتو می سوزم و می سازم، آگاهی: این مصرع در "ا" در شعر متاخری آید و "ب" آن شعر ندارد ۸۔ "ب" این شعر ندارد ۹۔ ا=افتاده
۱۰۔ ب=نپردازم

غزل نمبر:۱۹۶

[۱]

زان غمزه تیر حسن چوگاهِ نظر خورم   از دیده خون بر یزم و باز از جگر خورم
خونِ من آب گشته ز دست جفای تو   تا چند غصه ها ز رقیب تو در خورم
هر کس ز تیر غمزهٔ تو بست دیده را   من چشمها کشاده که تیر دگر خورم
۲ بریاد دوست چشم گشایم بسوی صبح   از اشک نم بی بازم و باد سحر خورم
یاری که خسته گشت دل از خار هجر او   تا کی ز نخل قامت موزونش بر خورم
یکدم من از وفای تو[۳] پاپس نیاورم   گر صد هزار تیغ برین فرق سر خورم
شاید که[۴] پای بر سر مسعود بک نهی   دایم فتاده خاک برین رهگذر خورم

غزل نمبر:۱۹۷

۵ داده ام ترک یکی زن[۶] ،زنِ دیگر چکنم   کرده ام خانه خرابی دگر از سر چکنم
همه کس از زن و فرزند گرفتار شدند   بهر شان وقت خوش خویش مکدر چکنم
زن به خر بار کشد[۷] مسخره سازد فرزند   خویش را بی سببی مسخره و خر چکنم
غم دیرینه مرا در بر عشق کهن است[۸]   در بر خویش بشهوت زن نو بر چکنم
زر و زیور طلبد خلق برای زن خویش   چون زن و خانه[۹] ندارم زر و زیور چکنم
کشته ام نفس سگِ خویش به تیغ فاقه   مرده را[۱۰] باز بشهوات و هوا بر چکنم
کرده ام ضبط چو زن نفس خسیس خودرا   خویش را ضبط زن و گفتِ برادر چکنم[۱۱]
زن و فرزند کمندیست برای مردمان   من دران دام مشقت بستم سر چکنم
خلق می گفت که مسعود چرا زن نکنی   گفتمش نفس نماندست چکنم بر چکنم

۱۔ ''ج'' این غزل ندار ۲۔ این مصرع در ''ب'' دوبار آمده است ۳۔ ب= یک ذره از وفای تو
۴۔ ا''که'' ندارد ۵۔ ازین شعر معلوم می شود که مسعود بک زنِ خود را اطلاق کرده بود، مردمان به او برای زواج دیگر گفته باشند ولیکن او این مشورت را نپذیرفت ۶۔ ب= یکی را ۷۔ ا=زن نه بار کشد، ب=زن کشد نه بار کند، ج=زند تهی بار کشد ۸۔ ب= در بر عشقی وکشت ۹۔ ب=چون زن خانه
۱۰۔ ا=مردرا ۱۱۔ ا=زنی گفت بیادر چکنم، ج=زنی گفت نیارد چکنم

غزل نمبر:۱۹۸

باب خامس وعشرین که مردف بردیف "نون" است

[1] عین چون ابروی خوبانست بهار بر چین

مست شد از بوی عشق جان خراباتیان[3]   [2] چرخ زنان می روند جانب آن بی نشان
مست و[4] پریشان همه بی سر و سامان همه   باهمه و بی همه کرده رخ خود نهان
[5] ساخته از سر قدم دست فشان از عدم   آمده اندر قدم گشته همه جانِ جان
بی می خمار مست بی لب ساغر خراب   مست پریشان شده بر شده بر آسمان
قالب شان از صفا نورِ جنان یافته   کز سر پرنور او مهر[6] نموده عیان
ریخته انجم ز چرخ گردنِ گردون شکست[7]   هفت فلک خم گرفت کرد زسر نردبان
عشق براقی شده شوق گرفته رکاب   نعره زنان از صدا آمده در پیش شان
روح ز قالب بجست حسن بران برنشست   خواست ز خود بگذرد عقل گرفته عنان
بند عنان را گسست روح زگرمی عشق[8]   آمده بیرون ز خود سوی احد شد روان
رفت زکرسی و عرش رست[9] ز لوح و قلم   بر سر سدره[10] نشست دید نهانرا عیان
موج محیط ازل جوش زنان در رسید   کشتی هستی شکست برد همه این و آن
کون و مکان غرق شد جان و جهان گشت گم   گشت نشان بی نشان گشت مکان لا مکان
دید[11] چو مسعود را سخت پریشان شده   ساقی غیب آمده بوسه زنان بردهان[12]

غزل نمبر:۱۹۹

از مستی من مست شده حلقهٔ مستان   میخانه شده کعبه و ما باده پرستان
جان گشته ز عکس لبِ لعلش همه می   وز روی صفا آمده در سینهٔ مستان
شد باده چنان مست ز تاثیر لب دوست   در شیشه[13] نگنجید ز مستی بشکست آن

جاری

۱۔ 'ب وج' این شعر تعارفی ندارند   ۲۔ 'ج' این غزل ندارد   ۳۔ ب=جان جوانابیان
۴۔ 'ب' ندارد   ۵۔ در 'ا' این شعر مکرر است   ۶۔ 'محو'   ۷۔ ب= گردون گردان شکست
۸۔ ب= شکست از سر مستی عشق   ۹۔ ب=چیست   ۱۰۔ ب=صدره   ۱۱۔ ا=دیده
۱۲۔ ا=دردهان   ۱۳۔ ب=درسینه

صوفی که مرا توبه همی داد زمستی — چون حال مرا دید بمیخانه نشست آن
کف کرده چو دریای حقیقت ز سرِ خویش — زان کف همه اجسام بیکبار بست بر آن
هر چشمه که زاں بحر خبر یافت روانی[۱] — با بحر یکی گشت همه آب شداست آن
موجی که ز دریای حقیقت شده بیرون — در سینهٔ مسعود بجوييد که هست آن

غزل نمبر: ۲۰۰

[۲]

بزن غوطه در قعر دریای جان — که این بحر را کس ندیدست کران
ز گفت و شنیدن برونست آن — تو صم و بکم و عمی بخوان
دلش تا ز بویش چو گل بشگفد — بران خار گلها بر این بوستان
تو لیکن نه بندی نظر زین چمن[۳] — بهار دلت تا نگردد خزان
ترا خار هستی بجان می خلد[۴] — بکش تا سراسر شوی گلستان
بگوشه نشین باش قانع بفقر — چه گردی پئی جیفه چون سگان
مدار از کسی طمع بیکس بباش[۵] — که تا دست گیرد کس بیکسان
۶ دو عالم بذات تو هست تعبیه — نه فلک نشانیست ازان بی نشان
بکن صیقل آئینهٔ دل نگر — درو صورت معنی غیب دان
چو غائب شوی در حضورش ز خود — نشان بی نشانست مکان لامکان[۷]
حجاب ره خویشتن هم توئی — دران کوش تا تو روی ازمیان
زهستی خود چو برون آمدی — نهانست عیان و عیانست نهان
۸ تو مسعود شو لوحِ دل در نگر — تو هستی تو بودی نهان و عیان

۱۔ ج=روحانی ۲۔ 'ج' این غزل ندارد ۳۔ ا=درچمن ۴۔ ب=مستی بیای خلد
۵۔ ا=مباش ۶۔ مصرع در 'ب'=هردوعالم بذات تست بقیه ۷۔ ب=بر مکان
۸۔ مصرع در 'ا'=مسعودشوی لوح دل بس نگر

غزل نمبر:۲۰۱

[1]

آن نقش نگارین را در دیدهٔ من بنشان — بگور ز سر دیده[2] بنشین به[3] درون جان

هستی تو ایاز من محمود ازان گشتم — [4] بنشین به درون جان این سوز دلم بنشان

[5] بگشای لب از خنده تا پاره کنم زنده — من شاه، توئی بنده، من بنده، توئی سلطان[6] ق

دریاب که بیهوشم چون خمر[7] همی جوشم — می ریز ز لب ساقی با باده بکن میکشان

من دیدهٔ گریان را چون ابر همی بارم — تا مهر گیا روید هر سوی ازین باران

ای گلشن سبز من شد بسط تو فیض من — برگیر تو نبض من از درد دوئی برهان

هستی تو، مسیح من روی تو، صبح من — این مردهٔ خاکی را از آب کرم بزیان

هم دیده بکن روشن هم سینه بکن گلشن — گردان دل و جان وتن از نور خدا تابان

ای اختر سعد من یک روز به برج دل — [8] در طالع مسعود آ، کن خانهٔ جان بستان

غزل نمبر:۲۰۲

باز خرامان رسید سرو خرامان من — راست نشسته[9] چو تیر در دل پرّان من

با دو هلال آفتاب خاسته در نیم شب — زلف چو از رخ فگند آن مه تابان من

فتنهٔ دین منست غمزهٔ هندوی دوست[10] — زلف پریشان او[11] آفت ایمان من

روشنی صبح شد خندهٔ[12] شیرین او — خون شفق ریخته دیدهٔ گریان من

دل نگشاید مرا در چمن و بوستان — تا ز کنارم برفت سرو گل افشان من

باد صبا هر سحر مشک فشان می رسد — آمده بادی مگر[13] بوی گلستان من

چون ز سر زلف او آمده بادصبا — گشت چو دامان گل[14] چاک گریبان من

چون غزل من یکی در همه دیوان[15] کجاست — حجت[16] دیوان شاه[17] آمده دیوان من

چونکه بگیرد[18] قرار خاطر مسعود بک — کرد پریشان مرا مست پریشان من

۱۔ 'ج' این غزل ندارد ۲۔ ا=بسر دیده ۳۔ اوب=بر ۴۔ مصرع در 'ا'=بنشین تو درون جانِ آن شور دلم بنشان ۵۔ 'ب' این شعر ندارد ۶۔ کرم خورده ۷۔ ب=خم ۸۔ مصرع در 'ب'=در طالع مسعود اگر خانهٔ جان بستان ۹۔ ا=نشست ۱۰۔ ب=او ۱۱۔ ا=اوست ۱۲۔ ب=خنده صبح شد ۱۳۔ ب=گر ۱۴۔ ب=زدامان گل ۱۵۔ ج=هم دین ۱۶۔ ج=نجسته ۱۷۔ اوج=شان ۱۸۔ اوج=چونه بگیرد

غزل نمبر:۲۰۳

ما هست که در دائرهٔ مشک تر است این — یا روشنی دیدهٔ صاحب نظر است این
آن رخ نتوان گفت که رشک ید بیضا است[1] — وین خط نتوان خواند که دور قمر است این
این روح حقیقی است که گشتست مصور — [2] بادی نتوان گفت که جن و بشر است این
[3] آن چشمهٔ خضر است که چون غنچه چکیدست — یا بهر دل شفتگان گل شکر است این
این پیرهن یوسف مصری است رسیده — یا بوی خم گیسوی آن خوش بشر است این
گشتست ز بویش دل آشفتهٔ من مست — این باد صبا نیست که بادی دگر است این
جانان نظری بر دل آوارهٔ ما کن — دیراست که افتاده درین رهگذر است این
احوال دل سوختگان پخته شناسد — هر خام چه داند که چه سودای سر است این
رخسارهٔ مسعود بک ای دوست چه بینی — کس[4] خشک ندیداست که پیوسته تر است این

غزل نمبر:۲۰۴

۵

پیوسته سر کشید بگوش تو ابروان — خورشید که دید هلالین حاجیان[6]
در خانهای چشم که بت را نشانده ای — گشتند بت پرست ازان فتنه مردمان
قدت مگر ز صندل تر باز ساخته — کای مارهای زلف زده حلقه بر میان
هر گه که سرو قد تو از پیش من رود — دنبال او ز دیده کنم چشمها روان
حسنت چگونه درک کند دیدهٔ بشر — در روی تست آیت دیدار بی نشان
سریست در جمال تو کاظهار آنست کفر — خود کافر است آنکه ازو کرد رو نهان
هر صورتی که هست[7] نمودار روی تست — محروم خلق و دولت دیدار رایگان
چیزی که در[8] تصور ما هست ازان برون — لیکن تصور آنکه کند اوست خود نهان
گر لن ترانی[9] است خطاب جلال او — مسعود بین توحسن جمالش به نیکوان

۱۔ ب'است'ندارد ۲۔ مصرع درٌب'=بادی نتوان گفت که جنش بشراست این ۳۔ 'ب'این شعرندارد
۴۔ ج= کش ۵۔ 'ج'این غزل ندارد ۶۔ ب=هلال این وحیله آن ۷۔ ب=هرصورتی لطیف
۸۔ درٌب'بعدازان متروک است ۹۔ صنعت تلمیح: چون حضور موسیٰؑ بخداوند اظهار دیدارش کرد پس خداوند درجواب گفت: لن ترانی "تو مرا هرگز نتوانی دید"

غزل نمبر:۲۰۵

[1]

چشم خواب آلود او بربود از سر خواب من　　غمزه اش شد یا که کهاء مره قصاب من

بر بتان[2] چشم او ماراست پیوسته نماز　　تا خم ابروی خودرا ساختست[3] محراب من

طفل چشمانش ببازی دل ز پیران می برد　　این هنر آموخته دانم زان قلاب من

تیرگی لیلة القدر است آن گیسوی او　　روشنی لیلة البدر[4]ست زان مهتاب من

وه چه سختست آن کمان ابرویش کاندرو[5]　　تعبیه[6] کردست گردون جان ستان برتاب من

بر قضای حکم او پیوسته می دارم نظر　　تا چه فرمان صادر آن سلطان کند درباب من

از قضا آید مگر در دیده ام خواب اجل　　ورنه از سودای او رفتست کلی خواب من

ق آبروی بود[7] مارا درمیان خاص و عام　　آتش عشقت فرود آورد اکنون آب من

چشم از گریه نمی ماند دمی مسعود بک　　مردمان را غرق خواهد کرد این سیلاب من

غزل نمبر:۲۰۶

تا که افتاد ازان روی جدا دیدهٔ من　　خواب در چشم ندیده[8] صنما دیدهٔ من

بی تو من چشم ندارم که جهان را بینم　　خانهٔ دیده خرابست بیا دیدهٔ من[9] ق

ق بکشم چشم می خواهم[10] که بمالم با پا[11]　　کو فگندست درین عین بلا دیدهٔ من

صورتی نیست ترا تا بتصور آرم　　خود کجا نعمت دیدار، کجا دیدهٔ من

۱۲ چون نهم پای تو بر چشم، بترسم که ترا　　سخت آید چو بکوبی[13] ته پا دیدهٔ من ق

چشم را طاقت دیدار نباشد هرگز　　تا بگیرد مه من از تو ضیا دیدهٔ من

دیده ام گرچه نماند[14] چو تو آئی در پیش　　تو بیا زود برو گو بلقا دیدهٔ من

چشم خواهد که کند جای تو در خانهٔ خویش　　تا به بیند قدری سر ترا دیدهٔ من

جاری

۱۔ 'ج' این غزل ندارد　۲۔ ا=برنیاز　۳۔ ب=ساختست　۴۔ ب=لیتهٔ اللیل

۵۔ ا=ابروانش کاندرون　۶۔ ب=بقیه　۷۔ ابروی بود　۸۔ ا=نیاید　۹۔ ب=بی دیدن من

۱۰۔ ب=بخواهم　۱۱۔ ب= که بمالیم ترا　۱۲۔ مصرع در 'ب'= من چون نهم پای تو بر چشم به برسم که ترا

۱۳۔ ب= کلوخی　۱۴۔ اوب=توئی

گرچه پیوسته خورد تیر کمان ابرویت | هم نخواهد که شود از تو جدا دیدهٔ من
گر همیشه صنما روی تو باشد در چشم | سیر هرگز نه شود دیدهٔ نا دیدهٔ من
خواب در دیدهٔ مسعود کجا یابد | که گرفت آب ز سیل مژها دیدهٔ من

غزل نمبر: ۲۰۷

می کنی باد گری ناز گه دیدن من | خود همانست چگویم صنما مردن من
وقت مردن ز تو گر شربت دیدار رسد[1] | وه چه شیرین شود این تلخی جان کندن من
بکش ای دوست ازین اندوه هجران برهان | که صواب است من الله ترا کشتن من
[2] می گلرنگ همی نوشی و خوش می خسپی | خبری نیست ز بیداری و خون خوردن من
من نخواهم[3] که به بازار تو رسوا گردم | چاک سازند سگان هر طرفی دامن من
با خیال سر زلف تو که بازی کردم | گشت پیچیده سراسر بخیالش تن من
منم آنجا بحقیقت که توئی پیوسته | خود خیالست که ماندست به پیراهن من
بروم والله ازین عالم فانی بردار | که برانی ز مژه[4] تیغ تو برگردن من
من بران وعده نخسپم همه شب ای مسعود | که صبا وقت سحر می رسد از گلشن من

غزل نمبر: ۲۰۸

[5]

آن چشمهٔ حیات که هست آرزوی جان | گشته روان دو دیده چو آن[6] چشم شد روان
شد خانها خراب ز سیلاب چشم من | چشم است این ندانم یا بحر بی کران
خواهم بآب چشمهٔ حیوان به پرورم[7] | آن سرو را که از قد او[8] می دهد نشان
گفتم بیک نظاره دل من قبول کن | گفتا که نیست دولت دیدار رایگان
در هر گلی که حسن رخش دیده بنگرد | دارد بجای موی[9] پلک خارهای آن جاری

۱۔ ب=شود ۲۔ ج این شعر ندارد ۳۔ ج=بخواهم ۴۔ ا=سر ۵۔ ج این غزل ندارد
۶۔ ا=از ۷۔ ب=برسروم ۸۔ ب=تو ۹۔ ب=دارد و دیده جای

پیوسته سر کشیده بگوشت[۱] ابروان[۲] — آری بگوش قصه بگویند حاجیان
بر ملک روم تاختن آورد شاه زنگ — کز زنگیان حصار شده گرد رومیان
هندو بچه که ملک خراسان گرفته بود — هم عاقبت اسیر شده دست کافران
مسعود بک چنانکه ازین باد[۳] شد خراب — یا رب بباد[۴] دیدهٔ اغیار هم چنان

غزل نمبر:۲۰۹

باب سادس عشرین که مردف بردیف 'واو' است

درد عشق است برای دل هر گوشه نشین[۱۴]

باز بجان می خلد قامت چون تیر او — کرد دلم را اسیر زلف چو زنجیر او
برسر نقاش چین گر گذرد آن نگار — محو کند در زمان صنعت[۵] تصویر او
آیت حسن است آن خط که بگرد رخ است — لیک بشان کسی نامده تفسیر او
من نتوانم کشید از سر سوداش سر — پای دلم را گرفت زلف چو زنجیر او[۶]
در نظر[۷] اہل زہد دی که خرامان گذشت — ۸ آتش سوداش بسوخت خرمن تزویر او
۹ دل که کشیدن[۱۰] گرفت برشکن زلف یار — عمر نگر صرف شد آمده تقدیر او
شیفته مسعود چون آه زند هر سحر — چرخ کند گریه خون از دم شبگیر او

غزل نمبر:۲۱۰

۱۱

تا از نظر برفت رخ دلپذیر او — در چشم من نیامده روی نظیر او
تاریک گشت بی رخش ای باد چشم من — گردی ز کوی او برسان[۱۲] بر ضریر او کذا
من هر دو دیده کرده سپر چون براب گل — ۱۳ تا از کدام سوی زسرگرد تیر او
از پرتو رخش همه عالم منور است — تا خود چه نور یافته چشم بصیر او

جاری

۱۔ ا=سرکشید بگوش تو ۲۔ ب=ابروش ۳۔ ا=بار ۴۔ ا= که باد ۵۔ اوب=صفت
۶۔ اوب=جهان گیراو ۷۔ ج=نظری ۸۔ مصرع در 'ب'= آتش سوداش سوخت خرمن خرداو
۹۔ 'ج' این شعرو مقطع ندارد ۱۰۔ ب= کشیده ۱۱۔ 'ج' این غزل ندارد ۱۲۔ ب=برسد
۱۳۔ مصرع در 'ا'= تا آنکه ہمچو باد کند گرد تیراو ۱۴۔ 'ب وج' این شعر تعارفی ندارند

جعدش بظلم خانهٔ چشم[1] خراب کرد ق   گردند مردمان بضرورت اسیر او [2]

دل می کشد بسوی دو گیسوی عنبرش[3]   آورد باد بوی مگر از عبیر او [4]

دل بند من بجز خم گیسوش نیست کس   تا ای رفیق من که بود دلپذیر او

من چشمها کشاده چو نرگس چهار سوی   تا از کدام سوی در آید بشیر او

مسعود این چه دولت جاوید روی داد   کو شاه ملک جان شد و این دل سریر او

غزل نمبر:۲۱۱

۵

غیرت خورشید گشت طلعت رخسار او   غارت اسلام کرد طرّهٔ طرار او

خنجر آن غمزه را داد ز خونم چو آب   تیز چو آتش شده تیغ زبان دار او

ریخته پروین ز چرخ چون زده دندان شعاع[6]   لعل پکان خورده خون از لب دُر بار او

نور رخش برده بود از همه اسلام وکفر   گر نمودی خطش ظلم ز رخسار او

بر زده از مشک خون بررخ گلگون رقم   در زده خاری بجان از گل بی خار او[7]

زلف شکن بر شکن یافته از حسن چون حور   گشته شکسته دلان بسته بهر تار او

نرگس رعنای گل می نگرد هر طرف   باد صبا کی رسد مژدهٔ دیدار او

سر الٰہی است آن خط که برآن عارض است[8]   نیست کسی جز رخش محرم اسرار او

من چو برآتش کنم چرخ چو پروانه مست[9]   شمع بگوید که نیست شیفته یار او

تنگدست آن دہن هم نتواند فروخت   گر چه بجان می خرد بوسه[10] خریدار او

[11] دیدهٔ مسعود بک دید که تا یار را   یافته خواب اجل دیدهٔ بیدار او

۱۔ چشم   ۲۔ مصرع در 'ب' گشتند مردمان بضرورت بصیراو   ۳۔ ا=عنبرین   ۴۔ مصرع در 'ب'= آورد بوی عطر مگر از عبیراو   ۵۔ 'ج' این غزل ندارد   ۶۔ ب=خم زده دیدن شعاع   ۷۔ ا=رخساراو

۸۔ این خط که بر عارض است   ۹۔ ا=شب   ۱۰۔ ب=بوی   ۱۱۔ مصرع در 'ب' دیدهٔ مسعود بک داد چو بایار را

غزل نمبر:۲۱۲

۱

عاشقان گشتند مست از بوی تو — عارفان مانند گم در روی تو
روی دل از قبلهٔ جان گشته بود — گر ندیدی در خم ابروی تو
زاہدان جملہ کرامت کردہ گم — پیش سحر نرگس جادوی تو
ای بسا فتنہ کہ در اسلام خاست — از نہاد غمزهٔ ہندوی تو
کفر شد سرمایهٔ ایمان من — تا کہ شد دلبستگی باموی تو
خلق اندر چار طبع[۲] و شش جهت — ما توجہ کردہ[۳] دل را سوی تو
هست سر حلقہ میان عارفیان — ہر کہ دارد حلقهٔ گیسوی تو
ہیچ جا جانان نمی گیرد قرار — تا جدا افتاد دل از کوی تو
غنچہ را بادی کہ بوید ای نسیم — گر نباشد در دہانش بوی تو
ہمچو پہلو قامت من خم گرفت — تا نشیند یک دمی پہلوی تو
در سر مسعود بک شد[۴] این ہوا — کافتد اندر حلقهٔ بازوی تو

غزل نمبر:۲۱۳

۵

سلسلهٔ روح شد زلف دل آویز تو — رایحهٔ روح گشت لعل شکر ریز تو
شکر شیرین کہ شور در دل خسرو زدہ[۶] — یافتہ این چاشنی از لب جان بیز تو[۷]
خلق چنین شیفتہ برمہ نو کی شود[۸] — لعل نتابد[۹] اگر از سم شبدیز تو
تا کہ بدور رقم دائرهٔ مشک شد — روز جہان کرد شام مہر شب انگیز تو
زاہد مغرور اگر شاہد ما بنگری — خاک شود این ہمہ تقویٰ و پرہیز تو

جاری

۱۔ 'ج' این غزل ندارد ۲۔ ب=چارسو ۳۔ ب=باتوجہ باد ۴۔ ا=خاست
۵۔ 'ج' این غزل ندارد ۶۔ ا= فگند ۷۔ ا=جان سوز ۸۔ ب=برمہ و حور کم شود
۹۔ ب= حسن نباشد اگر

ماه فتاده ز بام سرو ستاده بجای　　　خاسته در صحن باغ چون قد نو خیز تو
از سر هر آهنی[1] می گذرد همچو باد　　　آب ز خونم که یافت آن مژه تیز تو
خون مرا گر بریخت باک ندارم ازان　　　خون گیا ریخته است نرگس خونریز تو
گشته پریشان ز سر خاطر مسعود بک　　　کرد پریشان چو باد زلف دل آویز تو

غزل نمبر: ۲۱۴

در نقابست همیشه صنما دیدن تو　　　ناز ها کردن و دل بردن و خندیدن تو
تو مرا کرده نقاب و نگری من محروم　　　آه و فریاد ز نالیدن[2] من دیدن تو
چشم پر فتنه مغلطان و مغلط از شوخی　　　خلق هم دید و بغلطید ز غلطیدن تو ۳
تاج سرها شده از شیفتگی پا مالت　　　هم ازان تاختن توسن و پیچیدن تو
وه چه ذوق است به پشت غم دل راگفتن　　　و از سر چشم بر آشفتن و نشیدن تو
دیده بر دیده نهاده[4] نگریدن سویت　　　ناله و عجز و نیاز من و نازیدن تو
گر نیائی سوی مسعود هم از دور بس است　　　یاد آوردن ازین خسته و پرسیدن تو

غزل نمبر: ۲۱۵

وه چه زیبا است آهسته خرامیدن تو　　　ایستاده شدن و جانب خود دیدن تو ۵
خاک بوسیدن خون خوردن و جان دادن من　　　عهدها کردن[6] و بشکستن و گردیدن تو
۷ گریه ها کردن و جان دادن و خوردن من　　　نازها کردن و دل بردن و خندیدن تو
خیز با ناز روان شو بچمن تا چون زاغ　　　کبک رفتار کند گم ز خرامیدن[8] تو
خراب آید[9] شب تاریک چو تنها باشی　　　لب گرفتن[10] به دغا از من و دزدیدن تو
آفریدند گل از بهر چه نازک، دانی　　　والله ای دوست که هم از پی پوئیدن[11] تو
۱۲ زین طرف پای فتادن به تقاضا از من　　　زان طرف باز شکنها و ستیهیدن تو
چند یاد آری و نالی ز وصالش مسعود　　　دود[13] بر چرخ رسیدست ز نالیدن تو

۱۔ ا= آہن　۲۔ ا= نادیدن، ب= مادیدنم　۳۔ مصرع در ہمہ نسخہ ہا بی وزن است　۴۔ ج= نہادن
۵۔ مصرع در 'ج' = نازہا کردن وخون خوردن وخندیدن تو، آگاہی: این مصرع در 'ب' در شعر متاخری آید و 'ا' آن شعر ندارد　۶۔ ب= عہد کردن　۷۔ 'او ج' این شعر ندارند　۸۔ او ج= خرامیدن تو　۹۔ ا= خوب آید، ب= خواب آید　۱۰۔ ج= بگرفتن　۱۱۔ ب و ج= نوسیدن　۱۲۔ 'ج' این شعر ندارد
۱۳۔ ج= زود

غزل نمبر:۲۱۶

۱

گر عاشق مردانه ای دیوانه شو دیوانه شو — بر شمع هستی چرخ زن پروانه شو پروانه شو

هم جامهٔ جان[2] چاک کن هم صحن دلرا پاک کن — از جان و از دل بر گذر جانانه شو جانانه شو

هم عقل را دیوانه کن هم روح را پروانه کن — هم سینه را ویرانه کن افسانه شو افسانه شو

در زلف دلبر دست زن بر بند دل در[3] هر شکن — در حلقه اش جان را فگن چون شانه شو چون شانه شو

زنجیر آن گیسو بکش یک جرعه زان لب بچش — هر سوی می زن چرخ خوش[4] دیوانه شو دیوانه شو

بردار غیرت[5] رو نشین غیر خدا چیزی مبین — گر جان تو دارد یقین مردانه شو مردانه شو

۶ اندر سرای لا مکان بی پا بر آئی هر زمان — بگذار این هر دو جهان مستانه شو مستانه شو

دل را ورای عرش دان رقص بکن[7] در لا مکان — پس با امیر مرسلان هم خانه شو هم خانه شو

چندین چنان دین می بری[8] آموز از من کافری — دل ساز جای آن پری بت خانه شو بت خانه شو

مسعود بک دل از هوا کن پاک تا یابد صفا — بیرون رو از هر دو سرا[9] بیرانه شو بیرانه شو

غزل نمبر:۲۱۷

۱۰

باب سابع عشرون که مردف بردیف 'ہا' است

[11] آید ازو ہدیهٔ غیب بشکل تضمین

دی شب که بود دربرم[12] آن نازنین چو ماه ق — امروز کرد صبح وصالم بغم سیاه

سودای درد عشق سویدای دل گرفت کذا — در من نماند هیچ بجز آه آه آه[13]

کوه فراق خویش چو بر سینه ام نهاد — بشکست تن ز بار[14] گرانیش همچو کاه

او از همه غنی است[15] منم از همه فقیر — سلطان کجا بسوی گدایان کند نگاه

جاری

۱۔ 'ج' این غزل ندارد ۲۔ ب= هم جان جانان ۳۔ ا= دلرا ۴۔ ب= هر چرخ گوئی می زن خوش

۵۔ ب= بردام غیرت ۶۔ 'ب' این شعر ندارد ۷۔ ا= چرخی بزن ۸۔ ب= چندین چه از من می بری

۹۔ ب= بیرون ز تو هر دو سرا ۱۰۔ 'ب و ج' این شعر تعارفی ندارند ۱۱۔ 'ج' این غزل ندارد

۱۲۔ ا= دربران، ب= دلبرم ۱۳۔ ب= در ما نماند هیچ بجز آه آه ۱۴۔ ب= بشکست بارها ۱۵۔ ب= و

درویش کان سواد فقیریش یافته است[1] — بازیچه است در نظرش ملک بادشاه
این چشم شوخ کرد نظر بر جمال او — رویش سیاه ساخته مردم بدین[2] نگاه
من نور آن دو عارض زیباش[3] دیده ام — ای مردمان برای چه بینم به مهر و ماه
ای آفتاب حسن یکی[4] سوی ما نگر — کاندر شب دوزلف تو گم کرده ایم راه
مسعود بک که سرکش آفاق حسن بود — بر خاک آستانش فگنده ز سر کلاه

غزل نمبر:۲۱۸

[5]

ای آرزوی جان و چراغ دل و دیده — بی روی تو شب تا بسحر[6] دیده چکیده
آن لعل دل آویز بیک خندهٔ شیرین — هر جا که دلی بود به شوخی بخریده
چشمت که چو آهوی رمیدست به تندی — دل کرد اسیر و ز کمندم برمیده
زلف تو کمندیست که بر خار چو جامه — بر بسته دل خلق بهر موی کشیده
ق زان[7] گل که نهادی تو بر آن عارض نازک — در سینه چگویم که چه[8] ازار رسیده
لب بسته در آمد بسخن چشم تو بامن — باهر مژهٔ گفته[9] بابروی شنیده
گر سینه مسعود شگافند پس از مرگ — هر گوشه خدنگ مژه یابند خلیده

غزل نمبر:۲۱۹

در انتظار رویت چشمم براه مانده — از دیده خواب رفته در سینه آه مانده
چشمم بخانهٔ تو جا داد مردمان را — پیش رخت بدیشان زان رو[10] سیاه مانده
گر مایه ام زیان شد در عشق سود نیست[11] ق — کاندر سر گدائی سودای شاه مانده
۱۲ شاید که سر بر آرد شبدیز تو نهد پا — گشته چو نعل زرین بر چرخ ماه مانده
انکو که در زنخدان[13] افتاده همچو یوسف — رفته رسن ز دستش در قعر چاه مانده

جاری

۱۔ ا=یافته ۲۔ ا=برین ۳۔ ا=زیباست ۴۔ ا= گهی ۵۔ ج این غزل ندارد
۶۔ ب=سحراین ۷۔ درهردو=وی ۸۔ ا چه ندارد ۹۔ ا= گفت ۱۰۔ ب وج=بدیشان زان رری
۱۱۔ درهرسه نسخه=سودانیست ۱۲۔ ب این شعر ندارد ۱۳۔ اوج=دران زنخدان

سرهای خسروان شد از بس که پا بمالت — نعل سم سمندت بر هر[۱] کلاه مانده

از بس که کرد جولان بر فرق توسن تو — در هر سری که بینی زان گشت راه مانده

نزدیک پیش آیت[۲] هر خسروی که آید — چون بادشاه گردون دور از سپاه مانده

مسعود چون فتاده در بند خوبرویان[۳] — شد محو طاعت او جمله گناه مانده

غزل نمبر: ۲۲۰

ز بهر روی تو این چشم من چها دیده — هنوز چند کنی و ه تو، دیدهٔ نا دیده

گهی ز دیدن دیدار تو نیاسودم — تو یک نظر بنمائی و دیده نا دیده

نهم دو دیده براهت بدین امید مگر — کنی نگاه خرامش بزیر پا[۴] دیده

اگر خیال تو آید درون خانهٔ چشم — کشم ز رشک برون[۵] مردمانش با دیده

چه روز باشد اگر درمیان خانهٔ من — دودیده آیی و گوئی مرا گشا، دیده

چو چرخ[۶] چشم بگردد اگر رخت بیند[۷] — چگونه روی تو بیند بگو مرا دیده

شدیم گم چو ترا یا فتیم هم[۸] در خود — حواس خمس یکی گشته چون ترا دیده

جهانست خرمن گاه و تو کهربائی منی — نماند گاه ضرورت چو کهربا دیده

جمال روی تو هر دیدهٔ که دیده نماند[۹] — ولیک دیدهٔ مسعود رفت نا دیده

غزل نمبر: ۲۲۱

[۱۰]

ساغر مستی بدست ما بده — نیستی بستان و هست ما بده

جان من آوردهٔ در هوش[۱۱] تن — هوش تن بستان و مست ما بده

صد شکست افگندهٔ در هر دلی — حاصل این صد شکست ما بده

کردهٔ صد جای خسته جانِ ما — ق زان دو لب داروی خست[۱۲] ما بده

جاری

۱۔ ج=هم ۲۔ ب وج=پیشوایت ۳۔ ب وج=زلف رویان ۴۔ ج=بدیده

۵۔ ب= کنم زرشک درون ۶۔ ب=ز چرخ ۷۔ ب=بینم ۸۔ ب=هر ۹۔ ب=هردیدکی

دیدنماند ۱۰۔ 'ج' این غزل ندارد ۱۱۔ ب= قبض ۱۲۔ درهردونسخه=جنت

مومنان را دور کن از حلقه ام | کافران بت پرست ما بده
۱ جیفهٔ دنیای دون[۲] افگنده ایم | قاب قوسین را بدست ما بده
۳ می جهد جانم چو تیر شست تو | صید کن وقست بشست ما بده
از برای خاستن بنشته ایم | خاستن اندر نشست ما بده
جان مسعود است مست از بوی عشق | بادهٔ صافی بدست ما بده

غزل نمبر:۲۲۲

۴

زہی اسیر قدم لا الہٰ الاّ اللہ | زده بخاک[۵] علم لا الہٰ الاّ اللہ ق
ہزار معنی پاک اندرون صورت خاک | چو گنج زیر ــــــــــــــ الاّ اللہ ناخوانان
نبشته بود بلوح قلوب پاک نبود | روان ہنو ــــــــــــــ الاّ اللہ ناخوانان
کسی کہ دم زند چون مسیح ــــــــــ ناخوانان | دہد حیات ــــــــــــــ اللہ ناخوانان
ز نفی خویش کہ اثبات یافتہ از محبوب | زہی ثبوت قدم لا الہٰ الاّ اللہ
طریق وصل نباشد مگر بنفی خودی | کسی کہ کرده حرم لا الہٰ الاّ اللہ
کدام کشتہ بر اعضاش با چار بداش ناخوانان | ز خود بموت چہ غم لا الہٰ الاّ اللہ
تراست حرف[۶] تمنا وآن الف چو لام ق | زبار عشق بہ صنم[۷] لا الہٰ الاّ اللہ ق
نشاط[۸] وصل فضائیست زانکہ لا باشد ق | الف بلام[۹] بہم لا الہٰ الاّ اللہ ق

۱۔ ا=دنیاودون،ب=زشت ۲۔ 'ب' بااین مصرع، مصرعی دارد کہ 'ا' درشعر مابعد دارد ۳۔ 'ب' بااین مصرع، مصرعی دارد کہ 'ا' درشعر ماقبل دارد ۴۔ 'اوب' این غزل ندارند ۵۔ خاکہ ۶۔ 'حرف' ندارد
۷۔ غم ۸۔ نشا ۹۔ بالام

غزل نمبر: ۲۲۳

مذہب ما خویش پرستی شده　　نیستی ما همه هستی شده
رفت ز ما کبر بلندی و نفس　　شیوهٔ ما مستی و پستی شده
شست[۱] ازل[۲] آمده دل بحر جان　　مرغ دلم ماهی شستی شده
عقل برفت از سر[۳] هشیار ما　　مایهٔ هوشم[۴] همه مستی شده
بوی می عشق بجانش رسید　　زاهد ما شاهد پستی[۵] شده
روح دلم در قفس جسم[۶] بود　　بازوی اوهام شکستی شده
وهم دوئی در نظرم جای داشت　　دیدهٔ هستی[۷] چو به پستی شده
خستگی اندر دل محزون شده[۸]　　چون تو لب خویش بخستی شده
رفت ز مسعود بک این دین عام　　مذهب او[۹] خویش پرستی شده

غزل نمبر: ۲۲۴

۱۰

باب ثامن وعشرون که مردف بردیف 'لای' است

صورت اغیار نیاید بچشمهای حق بین

افگند سایه آن مه برخاک چون ز بالا [۱۱]　　ارواح ما بر آورد[۱۲] از شوق او علالا
چون نفس ما بدزدی کا لای او ربوده　　در چشم بند کرده از خشم[۱۳] خصم کالا
با[۱۴] عشق او بگفتم کای شه ترا غلامم　　گفتا که چند گوی هر دم دروغ لالا[۱۵]
تا آفتاب رویش بر چرخ کی بر آید　　ما[۱۶] چشم باز کرده بینیم سوی بالا
ما یم لام گشته از هجر آن الف قد　　لیکن چو در بر آید گردد وجود ما لا[۱۷] ق
سجده به پیش آدم کرده همه ملایک　　ز ابلیس[۱۸] بر نیامد که نور حق تعالیٰ

جاری

۱۔ ج=شسته ۲۔ ب=الست ۳۔ ب=دل ۴۔ ب=موسم ۵۔ ب=بطنی ۶۔ ج=چشم
۷۔ ب=حسّی ۸۔ ب=شود ۹۔ ب=ما،ج=تو ۱۰۔ 'ب' این شعر تعارفی ندارد ۱۱۔ 'ج' این غزل
ندارد ۱۲۔ ا=درآورد ۱۳۔ ا=چشم ۱۴۔ ا=بر ۱۵۔ ا=بدورود دروغ والا ۱۶۔ ب=تا
۱۷۔ در هردو نسخه=بالا ۱۸۔ ب=از جانش

[1] چون تعبیه است نورش در شمع روح انسان ‌ ‌ ‌ گردد اگر بسوزی از نور عرش والا

نُه چرخ و هفت گردون در نور او فروشد ‌ ‌ ‌ چون کرده از دل من خورشید جان تلالا

از سروهای معنی یکسر بلند گشته ‌ ‌ ‌ مسعود بک ز لطفش[2] چون بر[3] کشید بالا

غزل نمبر:۲۲۵

باب تاسع و عشرون که مردف بردیف 'یا' است

[4] یاری از وی طلبد هر که بخواهد تمکین

ای یار[5] ندانم که تو چونی و کجائی ‌ ‌ ‌ نزدیک تر از بینش و از دیده جدائی

درد طلب وصل تو از پای در آورد ‌ ‌ ‌ باشد گهی آن روز که از در تو درائی

سر گشته شده هر طرفی چند بجوییم[6] ‌ ‌ ‌ بیرون ز جهانی و درون دل مائی

در مظلمه افتاد دل گم شدهٔ من ‌ ‌ ‌ ره یابد اگر پرده ز رخ باز گشائی

رویت نتوان دید بدین چشم که داریم ‌ ‌ ‌ الّا که از لطف و کرم خود تو بنمائی

ایشیم همه هیچ، توئی مایهٔ اشیا ‌ ‌ ‌ گردیم همه چیز چو در چشم درائی

گرجان برود در طلبت باک نداریم[7] ‌ ‌ ‌ باید که تو در طالع مسعود درائی[8]

غزل نمبر:۲۲۶

[9]

ای آنکه ز روی او[10] صد گونه نشان داری ‌ ‌ ‌ مرغان سحر گه را تا کی بفغان داری

جان بر سر لب آمد از درد فراق تو ‌ ‌ ‌ یک لحظه ندادی دل یارب تو چه جان داری

نزدیک شد این جانم دور از تو برون آید[11] ‌ ‌ ‌ تا چند هنوز آن رخ در پرده نهان داری

[12] گفتی که گمان دارم کز غمزه برم جانت ‌ ‌ ‌ امروز یقین گردد چیزی که گمان داری

کی از تو توان بردن زین گونه سلامت جان[13] ‌ ‌ ‌ چشم تو بخون ریزی و آن غمزه گمان[14] داری

جاری

۱۔ 'ا' این شعر ندارد ۲۔ ا=زلفش ۳۔ ا=زن ۴۔ 'ب و ج' این شعر تعارفی ندارند

۵۔ ب=ای دوست ۶۔ ب=بجویم ۷۔ ا=ندارم ۸۔ ب=برآئی ۹۔ 'ج' این غزل ندارد

۱۰۔ ب=ای صبح روی او ۱۱۔ ا=آمد ۱۲۔ مصرع در 'ا'= گفتی که گمان بردی کز غمزه برم جانت ۱۳۔

ا=لازم شده جان دادن ۱۴۔ ب=امان

[1] ای چشم کجا بینی آن سرو خرامان را   با آنکه بهر دیده صد جوی روان داری
مسعود بصد زاری افسانهٔ دل گوید   لیکن تو چنان مستی که گوش بران داری

غزل نمبر:۲۲۷

[2]

ربودی ای صبا جانم مگر از یار می آئی   هوای مشک و عنبر شد جهانی گشت سودائی
گلستان می شود خورم[3] چمن در خنده می آید   بوقت صبح گل[4] افشان چو در گلزار می آئی
اگر گاهی گزر افتد بکوی[5] شهسوار من   زمن گوئی بصد زاری برو که ترک یغمائی
در آب و آتشم بی تو ز اشک چشم و زاه دل   نما رخ ورنه خواهم داد جان از درد تنهائی
اگر چه صورت خوبت ز چشم ما نهان گشتست   ولیکن در دل و دیده بمعنی عین پیدائی
غبار صحن باغ دل بآب دیده بنشاندم   برای آنکه تاروزی بحسن خود[6] بیارآئی
بحسن و ناز وصف تو چگونه می توان کردن   که حسن صورت خوبان گرفته[7] از تو زیبائی
دو زلف عنبر افشان را چنین درهم چه می سازی[8]   که از سوداش[9] هر عاقل نهاده سر چو شیدائی
اگر چه هیچکه مسعود در دنیا نیاسوداست   بحق ناز مقبولان ز حسن خود بیاسائی

غزل نمبر:۲۲۸

[10]

آن خط که بران صفحهٔ رخسار نبشتی   با مشک سیه مایهٔ کافور سرشتی
از خال رخت گر چه شود کفر در اسلام   کافر نتوان گفت که گشتست بهشتی
زیبائی رخسار تو گر در نظر آید   حورا و ملایک کند اقرار بزشتی
گشتند ز سیل مژه ام مردمکان غرق   چون[11] غرق نگردند نیابند چو کشتی
ما سر[12] نتوانیم کشیدن ز جفایت   دریای دل افتاد ز گیسوی تو کشتی

جاری

۱۔ 'ب' این شعر ندارد ۲۔ 'ج' این غزل ندارد ۳۔ ا=خرم ۴۔ ب=مشک ۵۔ ا=بسوی
۶۔ ا=خویش ۷۔ ا= گرفتست ۸۔ ا=ظاهر چومی بینی ۹۔ اگر سوداش ۱۰۔ 'ج' این غزل ندارد
۱۱۔ ا= تا ۱۲۔ ب 'سر' ندارد

ای دل[1] نتوان گفت ترا عرش بسدلیش　　تادر تو توئی هست یقین دان که کنشتی
جز[2] صورت مسعود هر آن نقش که بینی　　[3] پندار که نقشی است که بر آب نبشتی

غزل نمبر:۲۲۹

[4]

لب تو غرق جلابست تو هم می دانی　　دہنم گشته پر آبست تو هم می دانی
قطرهٔ خوی ز رخسار تو افتاد بگل[5]　　هم ازان بوی[6] گلابست تو هم می دانی
دیده با گریه بران مست بگفتا کای شوخ[7]　　خانه ام بی تو خرابست تو هم می دانی
مردمان از سر سودات[8] همه پندارند　　چشم تو[9] مست ز خوابست تو هم می دانی
پیش تو چشم سپر ساخته ام غمزه بزن　　بر سپر تیر صوابست تو هم می دانی
از تو گر بوسه بخواهم[10] بزنی بر دہنم　　چه سؤال و چه جوابست تو هم می دانی
روی نمای که تا یک نظری بینم سیر　　که مرا کار شتابست تو هم می دانی
دیده بر عارض تو زاغ شده می بیند[11]　　ماهِ من این چه غرابست تو هم می دانی
شد خضاب سر انگشت تو خون دل من　　وه چه خونریز خضابست تو هم می دانی
قدری آب دو چشم و دل بریان دارم　　چه شراب و چه کبابست تو هم می دانی
مکن اغماز[12] چو غم پیش تو گوید مسعود　　که درین دل غلابست[13] تو هم می دانی

۱۔ ا 'دل' ندارد　۲۔ ا=در　۳۔ مصرع در 'ا'= پندار تو نقشی که بران آب نبشتی　۴۔ 'ج' این غزل ندارد
۵۔ ب=برگل افتاد　۶۔ ب=خواب　۷۔ ا= بگوئیدای شوخ　۸۔ ب=سوداش　۹۔ ا 'تو' ندارد
۱۰۔ ب=نخواهم　۱۱۔ ا=می بینم　۱۲۔ ا=آغاز　۱۳۔ ا=غذابست

غزل نمبر: ۲۳۰

۱

اگر در زلف آن مهتاب بيني | نخواهی در شبی[2] مهتاب بيني
تو[3] در ابروی آن هندو نظر کن | عجب تیغی است تا محراب بيني
ز سیل چشمهایم مردمانرا | میان خانه چون غرقاب[4] بيني
بلعلی لبش ای[5] جان شیرین | چو موری مانده در[6] جلاب بيني
برفت آن خشمگین چون از بزم گفت | کنون روی مرا[7] در خواب بيني
بدنبالش دوان آب[8] دو چشم | ز جوشش عین چون سیماب بيني
ز سیلاب مژه مسعود بک را | گهی افتاده در غرقاب بيني

غزل نمبر ۲۳۱

۹

نظری بقبله دارم به جمال خوبروی | نه به کعبه میل دارم[10] نه جنت آرزوی ق
دم صبح را بجویم که دهد ز تو نشانی | دم باد را به بینم که رساندت بوی
تو مشو به پرده تا من نروم[11] ز پرده برون | ق که نقاب حیف باشد[12] بچنین لطیف[13] روی ق
ز هوای تو مرا شد تیز دو چشم روشن | چه کنم که دیدهٔ من نرود دگر بسوی
بفراغ دل زمانی نظری بخوبروی | به ازانکه چتر شاهی همه عمر های هوی
مسعود را چه بيني سرو دست و پا بریده | که زهر وصل جانان با خون کند وضوئی

۱۔ 'ج' این غزل ندارد ۲۔ ب=شب ۳۔ ا=نه ۴۔ ب=مرغاب ۵۔ ب=بلعل لبش این
۶۔ ب=بر ۷۔ ا= که اکنون روی من ۸۔ ا=بدنبال روان آب ۹۔ 'ب و ج' این غزل ندارند
۱۰۔ دارد ۱۱۔ ب=نرفتم ۱۲۔ بند ۱۳۔ لطف

غزل نمبر: ۲۳۲

۱

ای فتنهٔ نو خاسته بر[2] حسن چه می نازی / تا چند دل عاشق مجروح گذاری کذا
چون[3] عادت خوبانست بسازند و بسوزند[4] ق / ای دوست و لیکن تو بسوزی و بسازی
ما پیش تو در عین نیازیم چو ابرو / پیوسته تو مشغول بکبری و نیازی
پابند بهر حلقهٔ گیسوی تو گردد / با زلف تو گرباد کند[5] دست درازی
ماییم بت پرست خرابات و خرابی / زاهد تو بزاری سر آن عشق چه بازی
کرد است همه غارت اسلام ز شوخی / محراب گرفتست مگر آن کافر و غازی
ما عشقِ حقیقی بجّوی هم نستانیم / گردیدن خوبانست[6] درین عشق مجازی
در پیش بتان آر سجودی بارادت / ای زاهد مغرور اگر مرد نمازی
مسعود غباریست که درین دیده نشسته / با خون جگر می کنم[7] ای دوست نمازی

غزل نمبر: ۲۳۳

۸

حسن که تو داری نتوان گفت که ماهی / غرق است مه از شرم تو در آب چو ماهی
گشتست ز سبزی خطش کشف همه راز / رخسارهٔ تست آیینهٔ سرّ الهی
مرفوع قلم شد دل دیوانه ز سوداش[9] / [10] من فارغم اکنون ز اوامر و نواهی
سازم ز سواد خط سبز تو پیامی / بیرون کشم از دیده سپیدی و سیاهی
[11] گر عشق گناهست فدایش همه طاعت / در زهد صلاح است بکردیم تباهی
ای خضر که سر چشمهٔ حیوانست مقامت / از حسن زنخدانش چرا غرق به چاهی
بس خرقه که از زلف دو تابت شده یکتا / ای ترک قباپوش که کج[12] کرده کلاهی

جاری

۱۔ 'ج' این غزل ندارد ۲۔ ا=درحسن ۳۔ ا= گر ۴۔ ب=بسوزند و بسازند
۵۔ ب=باز کف ما کند ۶۔ خوبانت ۷۔ ا=می کند ۸۔ 'ج' این غزل ندارد
۹۔ ب=دل دیوان دانش ۱۰۔ مصرع در 'ا'=فارغ شده اکنون ز اوامر و نواهی
۱۱۔ 'ب' این دو اشعار ندارند ۱۲۔ ا= کژ

هر جا که دلی بود بتاراج نهاد است | آن کافر هندوی سیه ترک سپاهی
شد ملک حقیقت ز ازل بر تو مسلم[1] | مسعود بک این جمله سپاهند و تو شاهی

غزل نمبر:۲۳۴

۲

جانم بلب آمد بتمنای سلامی | بیک سخن[۳] از یار نیاورد پیامی
تا خون که ریزد که شود زندهٔ جاوید | آن غمزهٔ قتال کشیدست حسامی
هر هفت فلک بر سر او ریخته انجم | خورشید من از حسن بر آمد چو پیامی
تا از نظرم گشت نهان طلعت زیباش | بی نور بماندیم فتاده به ظلامی
۴ دشنام ازان لب نتوان گفت که تلخست | شیرین تر ز آن کس نشنیدست کلامی
احوال دل سوختگان، خام چه داند | تا پخته شمارند[۵] چو نمائیم بخامی
نا خورده می[۶] از جام وصال تو دریغا | بشکسته دلم سنگ فراق تو چو جامی
تا از سر کوی تو دلم دور فتاداست | آرام نگیرد چو صبا هیچ مقامی
از حلقه او کس نجهید است سلامت | مسعود دل شیفته افتاد به دامی

غزل نمبر:۲۳۵

۷

ای ماه شب افروز که در حلقهٔ شامی | خورشید کشد پیش رخت صبح سلامی
گر لاله کله دار شد و سرو شد آزاد | بر هر دو کمند حسن تو اثبات غلامی
سوسن زبان[۸] آوری از لعل[۹] تو دم زد[۱۰] | گل گفت دروغست مزن لاف کلامی
مشغول بذکر تو لب مومن و کافر | معمور بعشق تو دل عارف و عامی[۱۱]
سودای تو پختیم همه عمر دریغا | در تو اثری نیست ازان سوز ز خامی[۱۲]

جاری

۱۔ ا=پیش مسلم ۲۔ 'ج' این غزل ندارد ۳۔ ا=بیکی سحر ۴۔ مثل حافظ شیرازی:
اگر دشنام فرمائی دگر نفرین دعا گویم کلام تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا ۵۔ ا=شمارد ۶۔ ب=تاخورد ی
۷۔ 'ج' این غزل ندارد ۸۔ ب=بزبان ۹۔ ا=حسن ۱۰۔ ب=زدم ۱۱۔ ا=درعارف عامی
۱۲۔ ا=ازان سودهٔ می

در شرح نیاید که چه دردست درین دل   من برتو چه گویم که درین جام مدامی[1] ق
ای ماه که در پنجهٔ گیسوت مقام است[2]   احوال گرفتار تو دانی که بدامی
عکس رخ خورشید تو در دیده چو دیدیم   گفتم عجبست این که تو هم صبحی و شامی
بگرفته چو عشق تو همه ملک وجودم   گفتا که منم عاشق و معشوق تو نامی
در ملک صناعت شده ام غیرت خسرو☆   درحسن غزل سعدی☆ و در نظم نظامی☆
اصلند میان شعرا شان و دگر فرع   همه مقتدیانند تو مسعود امامی

غزل نمبر:۲۳۶

۳

دم بدم ای یار[4] جان ده تو چرا می شکنی   خسرو آفاق توئی پشت گدا[5] می شکنی
مفلس بی مایه منم شخص توئی سایه منم   تخت ترا پایه[6] منم پایه چرا می شکنی ق
خسته تو کردی دل ما در ته[7] منزل   باز توئی حاصل ما گرچه ز ما می شکنی
ق می فگنی سنگ بلا بر سر پاکان[8] ز قضا   ۹ می شکنی دست جدا پای جدا می شکنی
مست در آ از در من دست بنه برسر من   جای تو در خاطر من گر چه ز جا می شکنی
ای دل آواره بیا روی مگردان ز خدا   از پی لذات و[10] هوا عهد خدا می شکنی
می شکنی دل ز کسی کو شکند قلب بسی   بس تو خسی و خسی هم بسزا می شکنی
۱۱ سوی فنا آمده در من و ما آمده   هم ز بقا آمده هم ز بقا می شکنی
از تن من آه چرا روح فگندی ببلا   درنگری گشت[12] دو تا پشت کرا می شکنی
اختر مسعود توئی آدم داؤد[13] توئی ق   عابد و معبود[14] توئی گر تو هوا می شکنی

۱۔ ا=درین جاءبدامی، ب=درانجامدامی ۲۔ ب= گیسوش مقامت ۳۔ 'ج' این غزل ندارد
۴۔ ب=ای مایهٔ جان ۵۔ ب= کرا ۶۔ ا=شاه، ب=مایه ۷۔ ا=بردر ۸۔ ب=ماکان
۹۔ مصرع در 'ب'= دست جدامی شکنی پای جدامی شکنی ۱۰۔ ب=لذات هوا ۱۱۔ مصرع در 'ا'=سوی فنا آمده ام
ازمن وما آمده ام ۱۲۔ ب=درنگرای خسته ۱۳۔ آدم وداؤد ۱۴۔ عابدمعبود ☆سخنوران نامور فارسی

غزل نمبر: ۲۳۷

١

سخت پریشان شده باز کرامی طلبی   آب حیاتی ز خضر آب چرامی طلبی

چشم خدا بین ترا تیره کند گرد هوا   آرزوی نفس بده گر تو خدا می طلبی

روی دگر سو مکن باد گران خوی مکن   قلب ترازوی مکن کر تو چرامی طلبی

گوهر او در دل تست عالم جاں منزل تست   حاصل کن[2] حاصل تست زر ز گدا می طلبی

عالم خوابست جهاں برسر آبست جهاں   دیه[3] خرابست جهاں وه تو چرامی طلبی

چشمهٔ دریا دلی هست نهان زیرگلی   گوش بنه[4] جانب او گر تو صدامی طلبی

مست شو از بادهٔ هو، از حدثان ساز وضو   سوی فنا روی بکن[5] گر تو بقامی طلبی

٦ چون ز حدث پاک شوی خواجهٔ افلاک شوی   زهر تا تریاک توئی پس تو کرامی طلبی

اختر مسعود مگر برتو بتابد چو قمر   چشم بنه جانب او گر تو ضیامی طلبی

غزل نمبر: ۲۳۸

٧ ای عالم نادانی چندین وچه[8] می خوانی   علمی که مفیداست آن دانم که نمی دانی

شد موی سرت برزی در نحوی و در صرفی   زو فهم نشد حرفی علم است که ربّانی

آن فهم نه این فهم است گر واسطهٔ سهم است   بی وسوسه و وهم است از اسلم شیطانی

آن گشته اسرار است اندر دل ابرار است   آموختهٔ یاراست آن علم اقران خوانی

زان علم گذر باید زان یار نظر باید   زآنِ تو اثر باید در دیدهٔ انسانی

هم خانه منور کن هم دیده مصورکن   هم جامه معطر کن زان طلعت روحانی

٩ بگذر زسر عالم و از ذریت آدم   زیرا که توئی آن دم از نفخهٔ سبحانی

نا گاه اجل آید هر ملک که برباید   آن لحظه چه کار آید بیهوده پشیمانی

جاری

١۔ 'ج' این غزل ندارد ۲۔ ا= آن ۳۔ ب= دید ۴۔ ب= به بند ۵۔ ا= کن

٦۔ 'ب' این شعر ندارد ۷۔ 'ب' این دو اشعار دارد فقط ۸۔ ا= بچه، مصرع در 'ب'= ای عالم یارائی چندین چه همی دانی ۹۔ 'ج' این اشعار دارد فقط

١ تو گوهر کان او درتست نشانی او[2] — یک نفحه ز جان او در انسی و در جانی
بایار اخوت کن با خاص فتوت کن — با عام مروّت کن این است مسلمانی
مسعود چه می گوئی هر سوی چه می جوئی[3] — ز آینه نمی شوئی زنگار ز نادانی

غزل نمبر:۲۳۹

۴

صبح است صبوحی و صبیحی و صباحی — هر سوی و بهر کوئی صلاحی و فلاحی
مرغان سحر گه برقصندو نشاط اند — و ز بهر پریدن همه بکشاد جناحی
ساقی طرب خیز رسان زان لب میگون — اندر دل هر شیفته ای راحت راحی
پیوسته بنوشیم می از جام لب تو — زیرا که درین شیشه شرابیست مباحی
در مجلس من مست گنهگار طلب کن — دل سخت ملول است ازین خیر و صلاحی
تا بوی ریاحین تو آمد بمشامم — دل می بکشاید بریاضی و ریاحی
چون غنچه ازان خنده زنانیم همیشه — روحیست غم عشق و دل ماست مراحی
نقد ریست ترا کامل و من سخت فقیرم — در کیسه بینداز بکن صرف صحاحی
مسعود بک و مطرب و معشوق و مدامت — صحبت و صبیحی و صبوحی و صباحی

غزل نمبر:۲۴۰

۵

ای اختر لطیف که در برج قالبی — هم روشنی روزی[6] و هم ظلمت شبی
ما عاشق تو ایم و توبا عشق در دمی — ما ذاکر تو ایم و توبا ذکر در لبی[7] ق
از عشق زادهٔ تو درون قالب بشر — لم یولدی ولم یلدی بی ام و ابی
ملک خلافتی که بر آدم رسیده بود — میراث ماست خواستم اینست زبانی
جاری

١۔ 'ج' این اشعار دارد فقط ۲۔ ا=نشانی ۳۔ ا=پوئی ۴۔ 'ج' این غزل ندارد ۵۔ 'ج' این غزل ندارد
۶۔ ا=روز ۷۔ اوب=درپسی

ما از چہار مذہب عامان گزشته ایم
دین منت عشق تو مارا تو مذہبی

گر دیگر ان بنصب خود فخر می کنند
ق مابی نصب[1] شدیم که مارا تو منصبی

حسنِ جمال روی تو در خود طلب کنیم
کز دیدہا بعیدی و از پیش اقربی

جاں را تو می بری ز مکان سوی لا مکان
ای عشق لم یزل تو چه با خویش مرکبی[2]

با خویش باش باد گراں روچه آوری
گر فیض ذوالجلال وجود مرکبی[3]

ما نسخۂ محمد مرسل فتاده ایم
زیرا که هر دلیست درین نسخه نبی[4] ق

مخصوص بهر خاص نبشتست این کتاب
مسعود بک که احمد محمد نخشی

غزل نمبر:۲۴۱

۵

دوش آمد[6] از درم یکسر درون عیاره ای
بسته در حلقۂ گیسوی دل آواره ای

از سر مژگان او دربند هر سو رخنه
وز خیال غمزه اش در هر دلی کناره ای

ترک چشمانش سیه روگشته[7] از خون ریختن
غمزۂ هندوئ او چون چرخ مردم خواره ای

تن به پیراهن شود آزرده رویش از نظر
نرم اندامش چوگل دل سخت تر از خاره ای

مردمان چشم او در دیدۂ غلطان او
گوئیا طفلست مست شیر در گهواره ای

قامتش طوبیٰ و حسنش هرتنی شاخی ازو
بر سر هر شاخ بنموده چوگل رخساره ای

۸ آن صنم در چشم روشن دیدۂ تاریک ازو
مردمان هرسوی گردان بهر یک نظاره ای

لعل او مایه است شکّر را دهانش تنگدل[9]
پاره باید کرد تا نوشیند شکر پاره ای

دیده ام پوشیده شد از هجر آن مه چون فلک
میکند هر صبح از مژگان دران استاره ای

دل اسیر نفس کردی جان گرفتار هوا
برسرم بگماشتی یک ره زنی عیاره ای

ازبقا آوردۂ مسعود بک را درفنا
گر نسازی تو که سازد چارۂ بچارۂ ای

۱۔ درهردونسخه=نصیب ۳-۲۔ ب=مربی ۴۔ درهردونسخه=دینی ۵۔ 'ج' این غزل ندارد
۶۔ ب=دست آید ۷۔ ب=سیه اوگشت ۸۔ 'ب'=این شعرندارد ۹۔ ب=تنگدار

رباعیات

بست و نُه حرف تہجی است کہ غزلیات آمد
ہمبرین نوع نود و پنج رباعی است تو از فکر بہ بین

ردیف "ا"　　رباعی نمبر:۱

ای غافل محروم از اسرار خدا　　پیداست بجانب ہمہ انوار خدا
با تست خدا قریب چو باتن جانت[۱] ق　　زین قرب بعیدی تو با نکار خدا

رباعی نمبر:۲

رفت[۲] از سر من شیخ و بغم کشت مرا　　گفتا کہ بدہ دست مدہ پشت مرا
من بر سر سجادہ نشستم گریان　　چون کرد اشارت بسر انگشت مرا

رباعی نمبر:۳

این نور رسول است چو روح این تن ما　　وین فیض خدائیست درین روزن ما
آن نور چو از سرّ بگوید لاغیر　　'ھو' گوید ہر موی کہ ہست در تن ما

رباعی نمبر:۴

چون خسرو جانست نصیر دل ما　　در منزل باقیست سریر دل ما
ما جانب اغیار چرا می بینیم[۳]　　پیوستہ چو او ہست بصیر دل ما

رباعی نمبر:۵

ما مرغ قدیمیم و جہان خانۂ ما　　برتر ز مکانست و زمان[۴] خانۂ ما
آریم بیرون ز نفخہ چون شمع وجود　　گردند ملایک ہمہ پروانۂ ما

۱۔ در ہر دو نسخہ = جان　۲۔ ج = رفتہ　۳۔ ج = می بینم　۴۔ ج = زما

آگاہی: "ب" رباعی ہا ندارد

رباعی نمبر:۶

ای روی تو آیینۂ معنی است مرا سودای تو سرمایۂ عقبیٰ است مرا
تا شکل[۱] قدت خاستہ بر شکل شجر بر نور رخت سجدۂ موسیٰ است مرا

رباعی نمبر:۷

در دین شما دل نکشاید[۲] مارا وین زہد سیہ کار نیاید مارا
ایمان حقیقی چو بجان روی نمود ایمان شما کفر نماید مارا

ردیف 'ب'

رباعی نمبر:۸

تا چند کشد این دل شیفتہ عذاب نی روز قرارست نہ شب راحت خواب
از ہجر تو شد آب ہمہ خون جگر وز راہِ پلک بیرون چکید این[۳] ہمہ آب

رباعی نمبر:۹

ما مست و خرابیم خرابیم و خراب جز بادہ دگر[۴] ہیچ ندانیم صواب
ساقی و حریف و می و پیمانہ ہمہ ماییم، ز خمار چہ جوییم شراب

رباعی نمبر:۱۰

در یاب کہ دل رفت ز دستم، دریاب سیلاب مژہ کرد مرا غرق در آب
تنگ آمدہ ام از خود و[۵] از جملہ جہان کو جذبہ کہ تا وا رہم از عالم خواب

رباعی نمبر:۱۱

آن چشمۂ حیوان کہ تو داری برلب [۶] خشکست نگارا چو زبانم در لب
جانم بلب آمد از ہوای لب تو تا آنکہ نرفتست بنہ لب بر لب

۱۔ ج=سرو ۲۔ ا=بگشاید ۳۔ ج= آن ۴۔ ج= مگر ۵۔ ج'و'ندارد
۶۔ 'ج' این رباعی ندارد

ردیف 'ت' رباعی نمبر:۱۲

سیمرغ دل ماست بقافِ تربت ۱ زان می زند این شیفته لاف قربت
کعبہ رخ یارست کہ در جان منست سر گشتگی جانست طواف قربت

رباعی نمبر:۱۳

مردیم لب[۲] تشنہ بکویت ہیہات ما خشک لب و در لب تو آب حیات
بشکست مرا قلب رخت، جان بربود لشکر شکند زود چو شہ گردد مات

رباعی نمبر:۱۴

ہستی چو ہمہ اوست ہمہ ہستی چیست ☆ چون مایۂ تو نیستی است ہستی چیست
چشم تو نمایش است و ہستی جہان وآن را کہ نہ بینند پس آن ہستی چیست

رباعی نمبر:۱۵

سلطان حقیقی دل و جان بخش من است ملک ازل از آہ و جہان بخش منست
آن چیز کہ نیست است و این ہست چرا بی زحمت اغیار بجان بخش منست

رباعی نمبر:۱۶

بر شمع تو پروانۂ چون عود کجاست ق ور[۳] آتش غم خورد مرا، دود کجاست
سودای تو سرمایۂ من کرد زیان فارغ شدم اکنون بہ ازین سود کجاست

ردیف 'ث' رباعی نمبر:۱۷

افتادہ چرا ایم بزندان حدوث ق ماراست چو ملک پدر[۴] آدم موروث
تا بوی گلستانِ قِدم کی برسد باری کہ دلم خستہ شد از خار حدوث

۱۔ 'ج' این رباعی ندارد ۲۔ ج=ہمہ ۳۔ ا=در ۴۔ ا=قِدم

☆ آگاہی: 'ج' بعدازین رباعی ندارد

رباعی نمبر:۱۸

ملکی کہ مرا بود ز آدم میراث　　گم گشت بکلی من اللہ غیاث
چو قاضی حاجات توئی در ہمہ حال　　من از تو چرا باز نخواہم میراث

ردیف 'ج'　　رباعی نمبر:۱۹

ما مفلس و در سینۂ ما مخزن گنج　　ما صوفی و در دیدۂ ما مشتی پنج
چون مخزن اسرار الٰہی دل ماست　　خود را ز پی جیفہ چہ آریم برنج

رباعی نمبر:۲۰

مغرور چہ گشتی تو بدین زرین تاج　　در گورنہ شاہی و نہ ملک و نہ خراج
پا مال کند سرت بصد خواری کہ او　　آنکس کہ ترا ہمی گفت ای سرتاج

ردیف 'ح'　　رباعی نمبر:۲۱

از پیچش گیسوی تو حیران شدہ روح　　بکشاید اگر زلف تو گردد مفتوح
ہر سو کہ نہد چشم شود فتح دگر　　دریابد ازان لعل دل آویز فتوح

رباعی نمبر:۲۲

ساقی بکفم داد پر از بادہ قدح　　در سینۂ محزون ز می انداز فرح
ق سرگم[1] شدہ ای چند کنی فرزین بند　　یک مہرہ بینداز کہ افتاد طرح

ردیف 'خ'　　رباعی نمبر:۲۳

بگذشتہ ام از ہر دو جہان چو شہ بلخ　　لذات جہانست مرا چون می تلخ
مشتاق رخ دوست چنانم ز جہان　　مشتاق مہ غرۂ عیداست بسلخ

۱۔ پرگم

رباعی نمبر:۲۴

روبت صنما غنچه صفت، خندان رخ   از شرم تو پوشیده همه خوبان رخ
رو گرچه سیه گشت بسی دیدهٔ من   در چشم نیاید چو رخت ای جان رخ

رباعی نمبر:۲۵

سیبی افتاد است بران سیب زنخ   صد چشمهٔ حیوانست درآن سیب زنخ
مدهوش ز بویش شده ام چون موسیٰ [۱]   آن جنت عدنست مگر آن سیب زنخ

ردیف 'ذ'

رباعی نمبر:۲۶

تا درد فراق تو برین سینه فتاد   هرگاه تنم کوهِ بلا را بنهاد
من قصه درد خویش گفتم مه و سال   از دست جفا باش کسی داد نداد

رباعی نمبر:۲۷

از سوز غمت در جگرم آب نماند   در دیده ها بجز خواب اجل خواب نماند
تا صورت ز بیای تو در چشم من آمد   جز قبلهٔ ابروی تو محراب نماند

رباعی نمبر:۲۸

در دیده های من جز رخ دلدار نماند   پیش نظرم پردهٔ [۲] پندار نماند ق
مدهوش شده رفتم در دیر بتان   در دیر بجز صورت دیار نماند

رباعی نمبر:۲۹

در کوی خرابات همه مستانند   طاعت بفروشند و گنه بستانند
از عالم لاهوت بقا نباشد منزل   آن دم [۳] که به هو مرکب دل را رانند

۱۔ صنعت تلمیح: اشاره به موسیٰ: چون او پرتو نور خدا دید بی هوش گشت، ۲۔ پرده های ۳۔ آمدم

رباعی نمبر:۳۰

دَرویش چو در فقر و بلا قانع گردد و از ہستی و اسباب جہان مانع گردد
چون از ہمہ مصنوع کند بیزاری کلک قلم قدرت صانع گردد

رباعی نمبر:۳۱

بر مست خرابات قلم کی باشد جای که قلم نیست رقم کی باشد
ماییم درین جسم ہمہ روح اللہ آنرا وجود اوست عدم کی باشد

رباعی نمبر:۳۲

ق در دیده ہای[۱] من صورت اغیار نماند در گلشن جان جز گل یک خار نماند
بگرفت ہمہ ملک وجودم نورش در ظاہر و باطن بجز آن یار نماند

رباعی نمبر:۳۳

در حلقۂ شان اسیر ہمہ دلدارند بگذر ز کسانی کہ دوئی پندارند
ق آنانکہ بدانند[۲] بدان عیارند وانرا کہ ندانند بدان اغیارند

رباعی نمبر:۳۴

در صحبت شان باش کہ دل ہشیارند تا پردۂ پندار ز دل بردارند
و از عقل بری و ز خودی بیزارند مستند ز دلدار کہ ازان ہوشیارند

رباعی نمبر:۳۵

عاشق کہ سماع از غنائی شنود از بہر دینی راز نہانی شنود
در حالت وجد چون بگوید ارنی[۳] ق بی واسطہ ہمہ ترانی[۴] شنود

۱۔ درديده ۲۔ براند ۴،۳۔ آگاہی: چون موسیٰ بخدا گفت: ارنی انظر الیک (از آیہ قرآن) یعنی خودرا بہ من نمایش کن کہ دیدار تو خواہش می کنم

ردیف 'ذ'　　　　رباعی نمبر:۳۶

گریار جفا کند نباشد ماخوذ　　　ور مست خطا کند نباشد ماخوذ
این درد قضائیست که در من افتاد　　　چیزی که قضا کند نباشد ماخوذ

رباعی نمبر:۳۷

ای لعل تو کز چشمۂ حیوانست لذیذ　　　تلخیش ز لذات جہانست لذیذ
شادیٔ جہان را بجوی ہم نخرم　　　غمہای تو در سینہ چنانست لذیذ

ردیف 'ر'　　　　رباعی نمبر:۳۸

بی روی تو یک لحظہ مرا نیست قرار　　　دل سخت ضعیفست وتنم سخت نزار
چون غنچہ و سرو باغ آید در چشم　　　گہ بوسہ کند یاد دلم گاہ کنار

رباعی نمبر:۳۹

شد چشمہ ز شمشیر فراق تو جگر　　　در خستگی حال دل خستہ بنگر
خورشید صفت برآئی از شرق دلم　　　من کاستم از ہجر تو چون قرص قمر

ردیف 'ز'　　　　رباعی نمبر:۴۰

ای قد بلند تو سراسر ہمہ ناز　　　وی زلف پریشان تو پیچان و دراز
ہم از تو نیاز خاست اندر دل من　　　در چشم تو نازست در ابروت نیاز

رباعی نمبر:۴۱

در خانۂ چشمست کہ آن صورت ناز　　　آورد چو ابروی جہانی بہ نیاز
رخ جانب محراب چہ آرم چو مرا　　　در قبلۂ ابروی تو پیوستہ نماز

ردیف 'س' رباعی نمبر:۴۲

بیرونست جمال رخت از وہم و قیاس کز دیدن او گشت یکی پنج حواس
تا تابش دندان تو در چشم من آید از ہر مژۂ دیدہ چکاند الماس

رباعی نمبر:۴۳

ساقی نچشیدہ است می لعل تو بس گردانست برو جملہ جہانی چو مگس
آسودہ مرا روی تو دیدن ندہد در دیدۂ وحشت گہی از چشم تو خس

ردیف 'ش' رباعی نمبر:۴۴

ای مست می ناز کہ ہستی مدہوش بر نالۂ این خستہ نمی داری گوش
من شرح حدیث تو چسان دریابم چشمان تو گویا و لبانت خاموش

رباعی نمبر:۴۵

بر خیز ز مستی خود ای نادرویش بیگانگیست یگانہ بودن باخویش
--------------------[1] تاگم نکنی دران نباشی درویش

رباعی نمبر:۴۶

ای شاہ بکن زاریٔ مفلس درگوش کز نالۂ او گشت جہانرا----[2]
دُر می چکد از دیدۂ من در زاری لیکن چہ کنم چون تو نداری درگوش

ردیف 'ص' رباعی نمبر:۴۷

تا گوشۂ ابروی تو شد قبلہ خاص شد مست ز دیدار تو ارواح خواص
باری کہ دل از غمزۂ او رفت ز دست تا چشم تو گہ تیغ کشد گاہ قصاص

۱،۲۔ ناخوانان

رباعی نمبر:۴۸

در چشم در آمد چو کنان آن بت رقص   افتاد ز تاب رخ او دیده بنقص
در طاق دو ابروی تو کان مقصد جانست   پیوسته دو صوفی ست سیه پوش برقص

ردیف ض

رباعی نمبر:۴۹

خورشید بلرزد چو نمائی عارض   مهتاب بکاہد چو کشائی عارض
در خاک درین دیده بسایم بامید   شاید مگر از لطف نمائی عارض

رباعی نمبر:۵۰

تا نور ز رخسار تو مه یافته قرض[1]   شد سجده به پیش رخ تابانش فرض[2]
یکذره ز انوار رخت خالی نیست   هم در همه اسماست وهم در همه ارض

رباعی نمبر:۵۱

ای صورت زیبا مکن از من اعراض   در دیده سواد خط تست نور بیاض
تا بر گلِ رخسار تو افتاد نظر   شد خار مرا گلشن هر هفت ریاض[3]

ردیف ط

رباعی نمبر:۵۲

تا شاہد جان را[4] شده این دیده بساط   سیمرغ دل از شوق در آمد بنشاط
گفته بزبان حال در گوش دلم   تا کی بنشینی تو درین کهنه رباط

رباعی نمبر:۵۳

بر صفحۂ رخسار چو شد پیدا خط   افگنده بدلهای همه سودا خط
افتاد میان من و تو بیزاری   این خط جدائیست نه نگارا خط کذا

۱۔ ا=قرص   ۲۔ ا=قرض   ۳۔ ا=زباض   ۴۔ ا=شاہدجان

ردیف'ظ' رباعی نمبر:۵۴

صد گوہر معنی است مرا در ہر لفظ   لفظیست کہ مثلش نبود دیگر لفظ
با آنکہ بسی لفظ بزرگان گفتند   مثل سخنم لیک بود کمتر لفظ

ردیف'ع' رباعی نمبر:۵۵

ما والہ ضعیفیم برای مصنوع   در روز حسابست قلم ازما مرفوع
ماراست سماع عشق، در حرمت این   ہر قول کہ گویند ندارم مسموع

رباعی نمبر:۵۶

در مذہب عاشقان وصالست سماع   گاہی است جواب و گہ سؤالت سماع
گفتی کہ در اخبار[۱] حرامست سماع   مارا ز ازل باز حلالست سماع

ردیف'غ' رباعی نمبر:۵۷

جانسوز جدائیست دل ماست چراغ   زان نور توان دید جمالش بفراغ
در عالم وحدت او بگذر ز دوئی   بنگر کہ نکوہست یکی نور چراغ

رباعی نمبر:۵۸

رخسار تو غنچہ است خط سبز تو باغ   وان خال سیاہست دران باغ چو زاغ
بازار مشائخ شکنان می آید   طفلان دو چشم تو کنان بازی ولاغ

ردیف'ق' رباعی نمبر:۵۹

ماندیم ہمہ عمر گرفتار فراق   شد پارہ دل خستہ ام از خار فراق
کن گاہی بوصل شاد اخر تو مرا   تا چند کشم کوہ گران بار فراق

۱۔ ا=اغیار آگاہی: این رباعی ہا ردیف'ف' ندارند

رباعی نمبر:۶۰

داری کہ سیماب نگارا با ساق　　سیماب شد از تابش این زیبا ساق
رفت از دل مردم ہوس ساقہ عرش　　پیش نظر از ناز گشادی تا ساق

ردیف 'ک'　　رباعی نمبر:۶۱

ای کوس علوت زدہ بر تہ افلاک　　تو برسر چرخ نو و من در تہ خاک
ای چرخ فرود آیی بکن چالاکی　　بر بند دل شیفتہ ام بر فتراک

رباعی نمبر:۶۲

تا دیدہ بران روی کشادست ملک　　بر راہ ز سوداش نہادست پلک
چون در سپیدیست کہ در دیدۂ من　　بروی چو صدف عین افتادست پلک

ردیف 'گ'　　رباعی نمبر:۶۳

زین نفسک زدن دل آمد تنگ　　پیوستہ گرفتار بناست و بہ ننگ
از تیغ ریاضت فگنم سر ز تنش　　در بیشۂ شیران چہ کند روبۂ لنگ

ردیف 'ل'　　رباعی نمبر:۶۴

گیسوی تو دامیست بران دانۂ خال　　شد مرغ دلم صید ازان دانۂ خال
مرغان ہمہ حسرت آن آب خورند　　چیدہ نشدہ ہیچ کہ آن دانۂ خال

ردیف 'م'　　رباعی نمبر:۶۵

ق دل[۱] مجمر وجان آتش و تن عود کنم　　سوزم ہمہ ہستی خودرا دود کنم
واللہ ولا سواہ بر خوانم وبس　　اثبات ازان ہستی مسعود کنم

۱۔ در ہردونسخہ 'تن'

رباعی نمبر:٦٦

در ملک صفا عاشق و معشوق منم او بحر محیط آمد و مغروق منم
نطقم همه تفسیر کلام الله است سیپاره دلم گشت که صندوق منم

رباعی نمبر:٦٧

ما عاشق مستیم و خرابات ندانیم معشوق پرستیم بت لات ندانیم
زنار به بندیم و به بتخانه درآئیم تسبیح چه گویم[1] که مناجات ندانیم ق

رباعی نمبر:٦٨

یاقوت ازان قوت دو یاقوت خوریم حلوا صفت از درد تو یاقوت خوریم
یاقوت خورد لعل تو از خون جگر یاقوت ازان لعل چو یاقوت خوریم

رباعی نمبر:٦٩

بی رویِ تو گر اشک نبارم چه کنم روزان و شبان غم نشمارم چه کنم
چون گشت نهان روی تو از پیش نظر بر راهِ تو گر دیده ندارم چه کنم

رباعی نمبر:٧٠

در آبِ حیاتیم و بقا می طلبیم[2] ق در عین لقائیم[3] و لقا می طلبیم ق
این خود مثل بود که بر خوانم و بس ما نور خدائیم و خدا می طلبیم

ردیف 'ن' رباعی نمبر:٧١

مائیم برون آمده از کون و مکان افگنده بصحرای قِدم مرکب جان
آنچیز که در چشم تو آید سایه است شخص از نظر حصه حرص است نهان

١۔ ا= چگویم
٢۔ می طلبم
٣۔ ا= بقائیم

رباعی نمبر:۷۲

منظور جہانست خدا ناظر آن　　کز فیض نظر داد بہر ذاتی جان
در ذات ہمہ ناظر وہم منظور است　　جانت نظری اوست بہر ذاتی دان

ردیف 'و'　　رباعی نمبر:۷۳

پیشِ نظرم چو شد پیدا او　　آمیختہ ہر پنج حواسم با او
گفت از سرِ جان خیز مرا می طلبی　　نشنید گہی دل شدہ با من او

رباعی نمبر:۷۴

دلم خراب شد از تیر و کمان ابرو　　کاریست مرا زخم نہان ابرو
تاثیر مژہ غرق کند اندازد　　پیوستہ کشیدہ است کمان ابرو

رباعی نمبر:۷۵

مسعود ندانم بچہ مشغولی[۱] تو　　کز ملک بقا غافل و معزولی تو
تا در نظر خلق نمائی معروف　　نزدیک خدا از ہمہ مجہولی تو

ردیف 'ہ'　　رباعی نمبر:۷۶

رخسارۂ تست آیت سبحان اللہ　　گیسوی تو ہست لا الٰہ الا اللہ
من ہر چہ بجز ذات بہ بینم گویم　　لاحول ولا قوت الا باللہ

رباعی نمبر:۷۷

تا خاستہ آن ماہ صنوبر بالا　　از سرو من ندیدہ است کس اختر بالا
آن سرو خرامان کہ نہان بود ہمی　　بگشاد چو گل نرگس پیکر بالا

۱۔ در''ا''ناخوانان

ردیف 'ی'

رباعی نمبر:۷۸

بر هیچ کسان قهر تو چندین چکنی   هر لحظه دل تنگ جفا زین چکنی
من هیچ نیم آنچه که هستی است توئی   عمرم همه رفتست بتلوین چکنی

رباعی نمبر:۷۹

بیزار شد از خویش اگر یار منی   تا با خود آمیخته در بند تنی
از ما و منی چشم تو پیدا آید   خواهی که چنینی گذر از ما و منی

رباعی نمبر:۸۰

ق مارا تو ز خود دور[1] چرا می داری   دل خسته و رنجور چرا می داری
هجر تو بر آورد ز مارا ز دل من   نزدیک منی دور چرا می داری

رباعی نمبر:۸۱

ای اختر روشن که بجان پنهانی   هم جانی وهم عشقی وهم جانانی
مجروح تو کردی دلم از زخم فراق   بر خسته چرا تیغ جفا می رانی

رباعی نمبر:۸۲

آن خنجر حسن است نگر تا بینی   کز تیزی او خسته دلها بینی
جز تیغ تو محراب ندید است کسی   بر خنجر عیبش نگر تا بینی

رباعی نمبر:۸۳

تا چند دلاروی ز خالق تابی   ق بگذشت[2] همه عمر تو در[3] کذابی
از بس که شکستی ز هوای مکرت   شد نام تو قلب از پی این قلابی

رباعی نمبر:۸۴

روز آدینه میانِ دو نماز این دیوان   ختم شد در ماهِ مبارک رمضان
سن بر هفصد و هفتاد و ثمانی است   کین سواد آمده در دیدهٔ عشاق عیان

رمضان ۷۷۸ھ

۱۔ کرم خورده

۲۔ ا= بگذشتها

۳۔ کرم خورده

ناقل نسخہ حبیب اللہ ی گوید:

دعائیہ شعر

یا رب از فضل و کرم جلوہ فزان شاہد

تا بگیرند ازو منفعتی جملہ جہان

تمام شد دیوان مسعود بک دہلوی بتاریخ بیست و پنج شہر شوال سـہ احد، در عہد بادشاہ فرخ سیر۔ کاتب الحروف فقیر حقیر پر تقصیر حبیب اللہ ولد عنایت اللہ

از آیات قرآنی که در کلام آمده اند:

آیت	مطلب	سوره و آیت نمبر		نظم	
ارنی، انظر الیک	روزی حضرت موسیٰ خواہش دیدار خداوند کرد "خود را بمن بنمائی که ترا به بینم	الاعراف	۱۴۳	وعظ	۲۴
اقرب من حبل الورید	ما از انسان قریب تر از رگ جان ہستیم	ق	۱۶	مناجات	۳۰
الست، بلیٰ	چون خداوند ہمه ارواح انسان آفرید، عہد ربوبیت خود از ایشان گرفت و پرسید: "آیا من پروردگار شما نه ام؟ ہمه جواب دادند: بیشک"۔	الاعراف	۱۷۳	مناجات	۱۱
الیٰ ربک فارغب	خداوند به رسول گفت: "به پروردگار خود توجه دارید"۔	شرح	۸	غزل	۴
انا بشر مثلکم	من مثل شما بشر ہستم	الکہف	۱۱۰	مدح شیخ شہاب الدین	۶
انی انا الله	بیشک من الله ہستم چون موسیٰ شعله ای بر کوه طور دید پس فہمید که این آتش است، پس برای آتش گرفتن بر کوه رفت۔ از شعله آواز آمد "انی انا الله"	القصص	۳۰	شعر رابع	۱۶

ازآیات قرآنی که درکلام آمده اند:

آیت	مطلب	سوره وآیت نمبر		نظم	
انّی جاعل فی الارض خلیفه	خداوند به فرشته ها گفت: ''من برزمین نائب خودخواهم آفرید''	البقره	۳۰	مدح شیخ رکن الدین	۲
انّا فتحنا	بعدصلح حدیبیه چون رسول خدأ به مدینه باز همی رفت این سوره ''فتح'' نازل شد: یعنی بیشک ترا فتح مبین دادیم۔	الفتح	۱	غزل۲۴	۷
تجری من تحتها الانهار	این آیت درقرآن بارها آمد یعنی زیرش (زیر جنت) جویها جاری است۔	التوبه	۷۲	مدح شیخ	۵
ترانی	خداوند به موسیٰ گفت: تومرا خواهی دید	الاعراف	۱۴۳	وعظ	۲۴
جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا	حق آمد و باطل محوشد، بیشک باطل برای محو شدن بود	الاسراء	۴۹	نعت اوّل	۹،۱۰
شهد اللهٔ انهٔ لا الٰه الّا هو	الله شهادت می دهد که غیرش لائق عبادت نیست	آل عمران	۱۸	غزل۵	۸، ۹
کن فیکون	درقرآن بارها آمده است که چون خداوند ارادهٔ تخلیق چیزی می کند پس گوید: شو، پس می شود	مریم	۳۵	غزل۱	۶

از آیات قرآنی که در کلام آمده اند:

آیت	مطلب	سوره و آیت نمبر	نظم
لیس کمثله شئ	مانند او چیزی نیست	الشوری ۱۱	غزل ۲۵ ۱
معهم	با ایشان است	البقره ۹۱	غزل ۷ ۱۳
نفخنا فیه من روحی	درقرآن اصل فعل "نفخت" من در (وجود آدم) از روح خود نفخ کردیم	ص ۷۲	مناجات خصوصی ۲۹
وابیضت عیناه من الحزن	چشمهای او از حزن وملال سفید گشت۔ چون یوسفؑ گم شد، پدرش در هجر او بسیار گریست	یوسف ۸۴	کلام قدسی ۴۳
وفی انفسکم	در نفس شما (نشانیهای ما ظاهر است)	الذاریات ۲۱	کلام قدسی ۱۸
یا اسفیٰ	های افسوس۔ یعقوبؑ در جدائی پسر خود بسیار می گریست و می گفت "افسوس بر (جدایی) یوسف"	یوسف ۸۴	کلام قدسی ۴۳

ماخذ ومصادر

کتاب	مصنف	مطبع	سن
اخبارالاخیار	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	ہاشمی، میرٹھ	۱۲۸۳ھ
اذکارابرارترجمہ گلزارابرار	فضل احمد (مترجم)	مفیدعام، آگرہ	۱۳۹۵ھ
تاریخ مشائخ چشت	پروفیسرخلیق احمدنظامی	جیدپریس، بلیماران، دہلی	۱۹۸۰ء
سلاطین دہلی کے مذہبی رجحانات	پروفیسرخلیق احمدنظامی	ندوۃ المصنفین، دہلی	۱۳۷۷ھ
تکملہ سیرالاولیاء	خواجہ گل محمد	مطبوعہ، دہلی	۱۳۱۷ھ
رسالہ مبلغ الرجال (مخطوطہ)	خواجہ کلان عبداللہ بن خواجہ محمد باقی باللہ	مخطوطہ، یونیورسیٹی کلیکشن نمبر ۱۹۱	۱۰۶۶ھ